مناقبِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ
شعراءِ اردو کا نذرانۂ عقیدت

۳۷
۴۹
۵۷
۷۱
۱۱۵
۱۴۹
۱۵۵
۱۵۸
۱۵۹
۱۸۹
۱۹۲
۲۰۶
۲۰۹
۲۱۸
۲۹۱
۳۰۸
۳۱۶
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۳۵
۳۳۹
۳۴۰
۳۵۳ ۲۳۴۶

غوثِ صمدانی شہبازِ لامکانی حضرت محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

کی بارگاہِ غوثیت میں

شعراءِ اُردو کا نذرانۂ عقیدت

مناقبِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تدوین:

راجا رشید محمود

ناشر

شانِ میراںؒ ویلفیئر ٹرسٹ

177- شادمان I - لاہور

مناقبِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

مرتب: راجا رشید محمود
مدیر اعلیٰ ماہنامہ "نعت" لاہور
کمپوزنگ / ڈیزائننگ: مدنی گرافکس نیو انارکلی لاہور فون: 723 0001
پروف خوانی: راجا اختر محمود
(مینیجر ماہنامہ "نعت" لاہور)
طباعت: نیو فائن پرنٹنگ پریس لاہور
اشاعت: اول (ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ)
ہدیہ: گیارہ مرتبہ "یا غوث الاعظم شیئاً للہ" کا ورد

شائع کردہ:
کرنل ڈاکٹر راجا محمد یوسف قادری
بانی شانِ میراں ویلفیئر ٹرسٹ 177-شادمان 1-لاہور

کلامِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

بے حجابانہ در آ از درِ کاشانۂ ما

کہ بجز دردِ تو کس نیست دریں خانۂ ما

گر بیائی بسرِ تربتِ ویرانۂ ما

بنی از خونِ جگر آب شدہ خانۂ ما

فتنہ انگیز مشو، کاکُلِ مُشکیں مکُشا

تاب زنجیر ندارد دلِ دیوانۂ ما

گر نکیر آید و پُرسد کہ بگو ربِّ تو کیست

گویم آنکس کہ ربود ایں دلِ دیوانۂ ما

نشّہ در بادہ، گُہر در صَدَف و بُو در گُل

آنقدر لطف ندارد کہ تو در خانۂ ما

شکر للہ کہ نمُردیم و رسیدیم بدوست

آفریں باد بریں ہمّتِ مردانۂ ما

محیؔ بر شمعِ تجلّائے جمالش مے سوخت

دوست مے گفتؔ زہے ہمّتِ پروانۂ ما

سیدی محی الدین عبدالقادرِ جیلانیؒ

مرتب (راجارشید محمود)

اور ناشر (کرنل ڈاکٹر راجا محمد یوسف قادری)

کے والدینِ مرحومین

کی محبتِ غوثِ پاکؓ

کے نام

فہرست

مناقب حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

☆☆☆☆☆

افتتاحیہ

سگِ درگاہ میراںؒ شو چو خواہی قربِ ربّانی
کہ بر شیراں شرف دارد سگِ درگاہ جیلانی"

سید السادات، غوثِ صمدانی، محبوبِ سبحانی، شہبازِ لامکانی، قطب الاقطاب حضرت میراں محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی اسلام کی تاریخ ساز اور لاثانی شخصیت ہیں۔ وہ حاملِ معارفِ باہرہ و حقائقِ زاہرہ کامل الاکملین، شیخ الارض والسمٰوات، شیخ الجنّ والانس، مظہرِ شانِ نبوت اور مصدرِ فیضانِ ولایت ہیں۔

غوث الاعظمؒ درمیانِ اولیاءؒ
چوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم درمیانِ انبیاءؑ

آپ اپنے نانا حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے زندہ کرنے والے (محی الدین) ہیں اور غوثِ اعظم و غوث العالمین ہیں۔ آپ کے خصائل و فضائل کو احاطۂ تحریر میں لانا ناممکن ہے۔ اس ضمن میں حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتیؒ فرماتے ہیں۔

یا غوثِ معظم نورِ ھُدیٰ مختارِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مختارِ خدا
سلطانِ دو عالم قطبِ علیٰ حیراں ز جلالت ارض و سما

آپ کا اسم گرامی ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی بن ابی صالح (موسیٰ) جنگی دوست ہے۔ آپ اپنے والدِ ماجد کی طرف سے حسنی اور والدۂ ماجدہ کی طرف سے حسینی سیّد ہیں۔ اس ضمن میں حضرت مولانا جامیؒ آپ کے نسب نامہ کے متعلق فرماتے ہیں:

گویم ز کمالِ تو چہ غوث الثقلینؓ
محبوبِ نبیؐ ابنِ حسنؓ آلِ حسینؓ

عالمِ اسلام کی یہ مایۂ ناز ہستی 470ھ میں گیلان (ایران) کے ایک قصبہ میں جلوہ گر

ہوئی۔ انھوں نے فیضِ محمدی (ﷺ) کے لازوال اور لاثانی انوار و تجلیات سے امتِ پاک کے قلوب کو منور کیا۔ آپ کا فیضِ روحانی آج تک جاری و ساری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ (۱۱)

''قصیدۂ غوثیہ'' میں حضرت سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنے مقام کے بارے میں فرماتے ہیں: ''جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو مجھے سلام کرتا ہے۔ جب نیا سال شروع ہوتا ہے وہ میرے پاس آتا ہے اور مجھے سلام کرتا ہے۔ مجھے ان باتوں کی خبر دیتا ہے جو اس سال میں واقع ہوں گی۔ ہر دن مجھے سلام کرتا ہے اور جو اس دن میں واقع ہوگا' اس کی خبر دیتا ہے۔ مجھے قسم ہے خدا کی ذات کی لوحِ محفوظ میں جو نیک بخت اور بد بخت لکھے جا چکے ہیں' وہ سب میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ میں خدا کے علم اور مشاہدہ کا غوطہ لگانے والا ہوں۔ میں تم سب پر خدا کی حجت ہوں اور میں حضرت رسول اللہ ﷺ کا زمین پر نائب اور وارث ہوں''۔

حضور غوث پاکؒ کی ولادت کے وقت ملتِ اسلامیہ کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ ملتِ اسلامیہ فسق و فجور کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوب چکی تھی۔ اخلاقِ ملت عظمت کی بلندیوں سے لڑھک کر گمراہی کی پستیوں میں جا گرا تھا۔ پانچویں صدی ہجری کے آخر میں اسلامی دنیا کے اندر بڑا انتشار و خلفشار پھیلا ہوا تھا۔ مسٹر گبن اور دیگر یورپین مؤرخین نے اس زمانہ کو دُنیائے اسلام کا تاریک ترین دور قرار دیا ہے۔

سیاسی مرکز بغداد کی حالت پستیوں میں گر چکی تھی۔ خلافتِ بنی امیہ کا سنہری دور جو عبدالملک بن مروان سے شروع ہو کر حضرت عمر بن عبدالعزیز تک رہا' قصۂ پارینہ بن چکا تھا۔ بنو عباس کا عروج ہارون الرشید کے خلافت سے گرتے گرتے عباسی خلیفہ مسترشد باللہ تک آ پہنچا تھا۔ غوثِ پاکؒ کے وقت میں خلافتِ بغداد کی گرفت اتنی کمزور تھی کہ ہر طرف طوائف الملوکی کا دور دورہ تھا۔ خلافتِ عباسیہ سمٹ کر بغداد کے گرد و نواح تک محدود ہو کر رہ گئی تھی اور عباسی امیر المومنین اب ترک سرداروں کے ہاتھوں میں کھلونا بنے ہوئے تھے۔

امیر عبدالرحمٰن اُموی کی قائم کردہ حکومت اندلس میں دم توڑ چکی تھی۔ یورپ کی عیسائی طاقتیں گھات لگائے بیٹھی تھیں کہ موقع ملتے ہی گرتی ہوئی دیوار کو آخری دھکا دے کر زمین بوس کر دیں۔[16] بیت المقدس عیسائیوں کے قبضے میں جا چکا تھا اور یورپی طاقتیں سرزمینِ عراق پر حملے کے لیے پر تول رہی تھیں۔ برصغیر کے شمال مغربی علاقے میں ہند کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے والے سلطان محمود غزنوی کے جانشینوں کی حالت قابلِ رحم اور افسوسناک حد تک خراب ہو چکی تھی اور ہندو راجگان اپنی ذلت آمیز شکستوں کا بدلہ لینے کے لیے پر تول رہے تھے۔ مصر میں سلطنتِ باطنیہ قائم ہو چکی تھی جسے علامہ سیوطیؒ نے سلطنت خبیثہ قرار دیا ہے۔ مسلمان امرا عیش و عشرت میں ڈوب چکے تھے۔ حرم سراؤں کی زیبائش اور لونڈیوں سے کیف و سرور حاصل کرنے کے علاوہ انھیں اور کوئی کام نہ تھا۔ امام غزالیؒ نے اپنی تصنیف ''احیاء العلوم'' میں اس زمانے کے علمائے سُوء کی تفصیل بیان کی ہے۔ جو ہر وقت شیعہ، سُنّی، حنبلی اور اشعری مناظروں میں مصروف رہتے تھے۔ عباسی خلفا میں سے ابو جعفر و منصور مہدی، ہارون اور مامون کو علم و ادب سے بڑی دلچسپی رہی۔ ہارون اور مامون کی کوشش سے بیت الحکمت قائم ہوا۔ جہاں یونانی فلاسفروں کی تصانیف کو عربی میں ڈھالا گیا۔ یونانی فلسفے سے مسلمان متاثر ہونے لگے۔ عقائد کی عمارت میں شگاف پڑنے لگے۔ ذہنوں میں شک پیدا ہونے لگا۔ معتزلہ اور باطنیہ جیسے فرقے پیدا ہو گئے۔

مصر میں باقاعدہ شیعیت کی شاخ اسماعیلیوں کی حکمرانی تھی اور ان کی نزاری شاخ خوف و دہشت کا نشان تھی اور اکابرینِ اہلِ سنت کے سر قلم کرنے میں مصروف تھی۔ اس طاقت کی موجودگی میں بغداد میں رافضیت اور شیعیت کو تقویت مل رہی تھی۔ بغداد شریف کا ہر شخص اپنی جان کے لیے لرزاں رہتا تھا۔ حسن بن صباح کے فدائی ہر جگہ موجود تھے۔ اس وقت بڑے بڑے اکابرین دین قرامطہ (باطنیہ) کے ڈر سے بغداد چھوڑ رہے تھے۔ قرامطہ صوفیوں کے گروہ میں اس طرح گھس گئے تھے کہ اصلی صوفی کو مصنوعی صوفی سے ممتاز کرنا دشوار تھا۔

اگرچہ بغداد شریف میں بڑے بڑے محدث اور مفسر از قسم علامہ خطیب بغدادی، علامہ ابن جوزی اور امام غزالی اپنے اپنے علمی کارناموں سے دُنیا کو روشناس کرا چکے تھے۔ فارسی شاعر عمر خیام بھی اسی عہد سے تعلق رکھتا تھا۔ ان علماء و فضلا کی مساعی بھی اس ماحول کو نہ سدھار سکی۔ دیانتداری بالکل ختم ہو چکی تھی اور صرف نام کا اسلام تھا۔

ایسے پُر آشوب دور میں رحمتِ باری کی رحمتِ کاملہ سے سیدنا غوث پاک کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔ جن کے روحانی انوار سے تاریک دل جگمگانے لگے۔ ذہنی تشکک ختم ہو گیا۔ افتراق اور انتشار کا دروازہ بند ہوا۔ روحانیت کا ادراک پیدا ہوا۔ عجمی فلسفیوں کا طلسم ٹوٹا۔ قرآن فہمی کا ذوق وشوق بڑھا اور شریعتِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اسلام کا بول بالا ہوا۔ معتزلہ اور باطنیہ تحریکیں دم توڑنے لگیں۔ ملتِ اسلامیہ کی شیرازہ بندی ہوئی اور عالمِ اسلام نے سکون کا سانس لیا۔ سیدنا غوث الاعظمؒ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت، علم، حسنِ اخلاق اور طرزِ اشاعتِ اسلام کی تجدید و ترویج فرمائی جو کہ اسلام اور عالمِ اسلام کے لیے فقید المثال خدمت کے زُمرے میں شمار ہوتی ہیں۔ آپ نے حقیقی اسلامی طرزِ فکر اور حسینِ کردار کو اپنے عہد میں نئے سرے سے زندہ فرمایا۔ اسلام کے اس نازک دور میں باطنیہ، معتزلہ، خارجی، شیعہ اور دیگر مخربِ اخلاق تحریکوں کو ختم کر کے دینِ اسلام کو پھر سے حیاتِ جاودانی بخشی۔ تجدیدِ اسلام سے آپ "محی الدین" یعنی دین کو زندہ کرنے والے مشہور ہوئے۔ آپ نے "قصیدۂ غوثیہ" میں اپنے اس نام کا تذکرہ اس طرح فرمایا ہے۔

أَنَا الْجِيْلِي مُحْيِي الدِّيْنِ اِسْمِيْ
وَ اَعْلَامِيْ عَلٰى رَأْسِ الْجِبَالِ

میں جیلان کا رہنے والا ہوں "محی الدین" کے نام سے پکارا جاتا ہوں اور میری عظمت اور رفعت کے جھنڈے پہاڑوں کی بلند ترین چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔

حضور غوثِ پاکؒ نے دینِ اسلام کی حقیقت اور روح کو اس طرح اُجاگر فرمایا کہ

اسلام اپنی اصلی حالت میں واپس آ گیا۔ آپ نے اس کی تجدید و ترویج کے لیے علمی اصلاحی، روحانی اور تبلیغی خدمات سرانجام دیں۔ وہ آپ اپنے عہد کے مفسرِ اعظم اور محدثِ اعظم تھے اور علم کا ایک بحرِ زخار تھے۔ حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ نے لکھا ہے کہ آپ حدیث، فقہ، وعظ اور علوم حقائق میں دسترس رکھتے تھے۔ امام ربانی عبدالوہاب شعرانیؒ اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ غوث الاغیاث سید عبدالقادر جیلانیؒ تیرہ علموں میں کلام فرمایا کرتے تھے۔

حضور غوثِ پاکؒ نے حضورِ اکرم ﷺ کے نقشِ قدم پر عمل پیرا ہو کر دین کو زندہ کرنے کے لیے اپنی ساری حیاتِ مبارکہ صرف فرما دی اور تجدیدِ اسلام کے لیے ایک باقاعدہ اور منظم نظام وضع فرمایا۔ آپ نے دینِ متین کے نفوذ کے لیے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور پھر بامِ عروج پر پہنچا دیا۔ حضور غوثِ پاکؒ کی بیشتر تصانیف عربی میں اور کچھ فارسی میں ہیں۔ علامہ ابوالحقائق صوفی محمد بیگ قادری نے اپنی کتاب ''مراۃ الغوثیہ'' میں آپ کی 6 بڑی اور 77 چھوٹی کتابوں کی فہرست مرتب کی ہے۔

اگر عصرِ حاضر کے انسان کا بغور جائزہ لیا جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ ہمارے دل مردہ ہو چکے ہیں کیونکہ ہمارے دلوں سے خوفِ خدا نکل گیا ہے۔ احساسِ انسانیت ختم ہو چکا ہے۔ انسانیت کا خون بہانا عام ہو چکا ہے۔ ایک دوسرے کی حق تلفی میں ہم عار محسوس نہیں کرتے۔ تاہم اگر ہم غوثِ پاکؒ کی تعلیمات کو اپنا لیں تو ہر غم و فکر سے آزاد ہو کر سکون کی زندگی گزار سکتے ہیں اور تقرب الی اللہ حاصل ہو سکتا ہے۔

ذیل میں مقامِ غوثِ اعظمؒ کے بارے میں اولیائے عظامؒ کے چند اشعار پیش ہیں۔

حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ نے غوثِ پاکؒ کی شان میں فرمایا:

قطبِ اقطابِ زمان و شاہبازِ لامکاں
مہربانِ بیکساں نائب شفیع المذنبیں ﷺ
نورِ گلزارِ حسیں آں جوئبارِ رحمتش

پیرِ پیراں پیرِ منؒ محبوبِ ربُّ العالمیں

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلویؒ:

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا
جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا
سارے اقطابِ جہاں کرتے ہیں کعبے کا طواف
کعبہ کرتا ہے طوافِ درِ والا تیرا
مزرعِ چشت و بخارا و عراق و اجمیر
کونسی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا
اے رضا یوں نہ بلک تو نہیں جیّد تو نہ ہو
سیّدِ جیّدِ ہر دہر ہے مولا تیرا

حضرت سلطان باہوؒ فرماتے ہیں:

منم سائلؒ بجزؒ تو نیست غم خوارم کہ گیرد دست
برحمت کن نظر برمن توئی مختارِ سبحانی

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

قبلۂ اہلِ صفا حضرتِ غوث الثقلینؒ
دستگیرِ ہمہ جا حضرتِ غوث الثقلینؒ
خاکِ پائے تو بود روشنیٔ اہلِ نظر
دیدہ را بخش ضیا حضرتِ غوث الثقلینؒ

مخدوم علاء الدین صابر کلیری علیہ الرحمہ پکارے:

من آمدم بہ پیشِ تو سلطانِ عاشقاں

ذاتِ تو ہست قبلۂ ایمانِ عاشقاں
در ہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر
دستم بگیر از کرم اے جانِ عاشقاں

خواجہ بہاء الدین نقشبند نور اللہ مرقدہٗ کی آوازِ تسلیم و رضا یہ تھی:

بادشاہِ ہر دو عالم شاہ عبدالقادرؒ است
سرورِ اولادِ آدم شاہ عبدالقادرؒ است
آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم
نورِ قلب از نورِ اعظم شاہ عبدالقادرؒ است

حضرت شاہ ابوالمعالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حاجئِ بغداد و گیلانم ز شوقِ خضرتش
گہ سُوئے بغداد و گاہے سُوئے گیلاں می روم

شیخ نور اللہ سورتی علیہ الرحمہ رطب اللساں نظر آتے ہیں:

گر نہ بینی در نبوت مصطفیٰ ﷺ را ہم قریں
شیخ محی الدینؒ ندارد ثانیؒ خود نیز ہم

حضرت شاہ محمد غوث قادری لاہوری نور اللہ مرقدہٗ یوں زمزمہ سرا ہوئے:

صبا بحسنِ ادب گو تو غوثِ اعظمؒ را
خدا سپُرد بہ تو کارِ ہر دو عالم را
تو آں شہی کہ کُنی رد قضائے مبرم را
بری ز خاطرِ ناشاد محنت و غم را

حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمہ اللہ تعالیٰ مدحِ غوثِ پاکؒ میں یوں تر زباں نظر آتے ہیں:

یا قطبِ ما یا غوثِ اعظمؒ یا ولی روشن ضمیر

بندہ ام تا بندہ ام جز تو نہ دارم دستگیر

بر در درگاہ والا سائلم یا آفتاب

خاطر ناشاد را کن شاد یا پیران پیرؒ

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی نغمہ گری ملاحظہ ہو:

غوثِ اعظمؒ دلیلِ راہِ یقیں

بہ یقیں رہبرِ اکابرِ دیں

اوست در جملہ اولیاءؒ ممتاز

چوں پیمبر در انبیاءؑ ممتاز

حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اولیاء اللہ (رحمہم اللہ تعالیٰ) تک کے ممدوح
ں اس لیے ان کی شان کما حقہٗ تو بیان نہیں ہو سکتی البتہ شعراءِ اُردو نے جس طرح ان کی
اہ میں عقیدت و ارادت کے پھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے' اس کی ایک
ا مرتب صورت میں حاضر ہے۔ غوثِ پاکؒ ہم پر مہربانی فرماتے ہوئے ہمارا یہ ہدیہ قبول
لیں تو زہے نصیب۔

خاکِ پائے غوث الاعظمؒ

ڈاکٹر کرنل راجہ محمد یوسف قادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

اللہ اللہ اہتمامِ رونقِ بازارِ غوثؓ
موجزن ہیں ہر در و دیوار پر اُنوارِ غوثؓ

مُصطفائی رحمتوں سے، مُرتضائی فیض سے
آج بھی عُقدہ کشائے خَلق ہے دربارِ غوثؓ

اپنے مے نوشوں پہ لطفِ چشمِ ساقی دیکھیے
رہنمائے ہوش ہے ہر ایک اک میخوارِ غوثؓ

عرض پیرا ہے زبانِ خامشی میں دیر سے
اک فقیرِ بے نوا، اِک طالبِ دیدارِ غوثؓ

کاش ڈھل جائے کسی صورت غمِ ہجراں کی دھوپ
کاش ہو جائے میسّر سایۂ دیوارِ غوثؓ

اک طرف میری نظر میں ناصرِؒ عالم پناہ
اِک طرف میری نظر ہے عازِمِ دربارِ غوثؓ

فیضِ مُرشِد ہی سے اے ساحرؔ یہ حاصل ہے وقار
فخر کی جا ہے کہ مَیں ہُوں خادِمِ سرکارِ غوثؓ

ساحرؔ صدیقی

منقبت حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

اللہ اللہ کیا رہ عزّ و وقارِ غوثؓ ہے
رہنمائے شمعِ طیبہ خود غبارِ غوثؓ ہے
دیکھ کر مجھ کو سرِ محشر کسی نے کہہ دیا
یہ کوئی خاطی نہیں ہے بیقرارِ غوثؓ ہے
ہر قدم پر لازمی پاسِ ادب! اے راہرو
منزلِ ہستی نہیں ہے رہ گزارِ غوثؓ ہے
جس کا جی چاہے محبت سے گزر کر دیکھ لے
دل مرا روزِ ازل سے رہ گزارِ غوثؓ ہے
کیف بار آنکھوں سے کیا آنکھیں ملائے گا کوئی
نشۂ ہستی نہیں مجھ کو خمارِ غوثؓ ہے
شمعیں جل جل کر جلائیں کیوں نہ مُردہ حسرتیں
روشنی کی ہر جھلک آئینہ دارِ غوثؓ ہے
غنچہ و گُل محو و بیخود سے نظر آئیں نہ کیوں؟
ہر گلستاں کے رگ و پے میں بہارِ غوثؓ ہے

شاہ انصار الہ آبادی (کراچی)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کرتے ہیں جنّ و بشر ہر وقت چرچا غوثؒ کا
بج رہا ہے چار سُو عالم میں ڈنکا غوثؒ کا

نزع میں مرقد میں محشر میں مدد فرمائیں گے
ہو چکا ہے عہد پہلے ہی ہمارا، غوثؒ کا

خالقِ کون و مکاں نے پہلے ہی روزِ ازل
لکھ دیا ہے میری پیشانی پہ "بندہ غوثؒ کا"

کیا عجب بے پوچھے مجھ کو چھوڑ دیں منکَر نکیر
دیکھ کر میرے کفن پر نام لکّھا غوثؒ کا

جھولیاں پھیلاؤ، دوڑو، بھیک لو، دامن بھرو
بٹ رہا ہے آستاں پر عام باڑا غوثؒ کا

آنکھیں ملنے کے لیے ہاتھ آئے چوکھٹ غوثؒ کی
سر رگڑنے کے لیے مل جائے روضہ غوثؒ کا

سلطنت شاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی ہے
رائج اقلیمِ ولایت میں ہے سکّہ غوثؒ کا

جمیلؔ قادری رضوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھ کو الفت ہے جنابِ غوثؒ کی
یہ عنایت ہے جنابِ غوثؒ کی

دولتِ عشق آپ کی مجھ کو ملی
سب بدولت ہے جنابِ غوثؒ کی

درہمِ داغِ جگر سے ہوں غنی
دل میں ہے دولت جنابِ غوثؒ کی

اس سے راضی ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا
جس کو الفت ہے جنابِ غوثؒ کی

زندہ کر دینا ہزاروں مُردوں کو
اک کرامت ہے جنابِ غوثؒ کی

منکرِ دیں قلب میں تیرے بھلا
کیوں عداوت ہے جنابِ غوثؒ کی

ڈر نہیں حاذِق سقر کی نار سے
دل میں الفت ہے جنابِ غوثؒ کی

محمد فخرالدین حاذق

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

ہر قدم پر ہے حکومت غوثؒ کی
اللہ اللہ استطاعت غوثؒ کی

اُس میں آ جاتی ہے قوّت غوثؒ کی
ہو میسّر جس کو قُربت غوثؒ کی

سلسلے سارے مُقرّب ہیں مگر
سب سے اولیٰ ہے جماعت غوثؒ کی

ہر جگہ حاصل تصرُّف ہے انھیں
ہر طرف پھیلی ہے شہرت غوثؒ کی

محسنِ دینِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں غوثِ پاکؒ
حاصلِ ایماں ہے الفت غوثؒ کی

ساری دُنیا پر ہے احساں آپ کا
ساری خلقت ہے رعیّت غوثؒ کی

ہے "ہٰذِہٖ اللہِ مُلکِیْ" سے عیاں
عزّت و جاہ و جلالت غوثؒ کی

حامدؔ الوارثی (فیصل آباد)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترا ذرہ مہِ کامل ہے یا غوثؓ
ترا قطرہ یمِ ساحل ہے یا غوثؓ

کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوثؓ
وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوثؓ

قدِ بے سایہ ظلِ کبریا ہے
تو اُس بے سایہ ظل کا ظل ہے یا غوثؓ

تری جاگیر میں ہے شرق تا غرب
قلمرو میں حرم تا حِل ہے یا غوثؓ

گلستاں زار تیری پنکھڑی ہے
کلی سو خلد کا حاصل ہے یا غوثؓ

اشارے میں کیا جس نے قمر چاک
تو اس مہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہِ کامل ہے یا غوثؓ

ولیؒ کیا مرسلؑ آئیں؛ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم آئیں
وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوثؓ

جسے مانگے نہ پائیں جاہ والے
وہ بے مانگے تجھے حاصل ہے یا غوثؒ

فیوضِ عالمِ اُمّی سے تجھ پر
عیاں ماضی و مستقبل ہے یا غوثؒ

جو قرنوں سیر میں عارف نہ پائیں
وہ تیری پہلی ہی منزل ہے یا غوثؒ

ملک مشغول ہیں ان کی ثنا میں
جو تیرا ذاکر و شاغل ہے یا غوثؒ

ملائک کے بشر کے جن کے حلقے
تری ضو ماہِ ہر منزل ہے یا غوثؒ

بخارا و عراق و چشت و اجمیر
تری لو شمعِ ہر محفل ہے یا غوثؒ

کہا تو نے کہ جو مانگو ملے گا
رضاؔ تجھ سے ترا سائل ہے یا غوثؒ

اعلیٰ حضرت احمد رضاؔ خاں بریلوی

منقبتِ حضرتِ غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوثؒ
مگر تیرا کرم کامل ہے یا غوثؒ

دُہائی یا محی الدینؒ دُہائی
بلا اسلام پر نازل ہے یا غوثؒ

خدارا مرہمِ خاکِ قدم دے
جگر زخمی ہے، دل گھائل ہے یا غوثؒ

وہ گھیرا رشتۂ شرکِ خفی نے
پھنسا زُنّار میں یہ دل ہے یا غوثؒ

ترے بابا صلی اللہ علیہ وسلم کا، پھر تیرا کرم ہے
یہ مُنہ ورنہ کسی قابل ہے یا غوثؒ

بھرن والے ترا جھالا تو جھالا
ترا چھینٹا مرا غاسل ہے یا غوثؒ

رضاؔ کا خاتمہ بالخیر ہو گا
تری رحمت اگر شامل ہے یا غوثؒ

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

پڑے مجھ پر نہ کچھ افتاد یا غوثؓ
مدد پر ہو تری امداد یا غوثؓ
اُڑے تیری طرف بعدِ فنا خاک
نہ ہو مٹّی مری برباد یا غوثؓ
مرے دل میں بسیں جلوے تمھارے
یہ ویرانہ بنے بغداد یا غوثؓ
مُریدی لَا تَخَفْ فرماتے آؤ
بلاؤں میں ہے یہ ناشاد یا غوثؓ
کھلا دو غُنچۂ خاطر کہ تم ہو
بہارِ گلشنِ ایجاد یا غوثؓ
کرو گے کب تک اچھا مجھ بُرے کو
مرے حق میں ہے کیا ارشاد یا غوثؓ
حسنؔ منگتا ہے دے دے بھیک داتا
رہے یہ راج پاٹ آباد یا غوثؓ

مولانا حسنؔ رضا بریلوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

جہانِ حُسن میں تُو بے نظیر ہے یا غوثؓ
ترا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بشیر و نذیر ہے یا غوثؓ
ہر اک فقیر کا تو دستگیر ہے یا غوثؓ
بڑا غنی ترے در کا فقیر ہے یا غوثؓ
مسافرِ رہِ فردوس خوش نصیب ہے وہ
رہِ عراق کا جو راہگیر ہے یا غوثؓ
ہیں اولیاؒ تری قدرت نمائی کے قائل
تو خاص بندۂ ربِّ قدیر ہے یا غوثؓ
حبیبِ حق صلی اللہ علیہ وسلم کا' خدا کا نہ تُو ہو کیوں محبوب
ترا جمال عجب دلپذیر ہے یا غوثؓ
اَبد قرار ہے پرچم تری ولایت کا
تو ہی تو صاحبِ چتر و سریر ہے یا غوثؓ
بنا ہے آئنہ دارِ جمالِ شاہِ رُسل صلی اللہ علیہ وسلم
عجب ترا وہ رُخِ دلپذیر ہے یا غوثؓ

علامہ ضیاء القادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

ہے تیری ذاتِ معلّی وہ ذی حشم یا غوثؓ
ہے دوشِ اہلِ صفا پر ترا قدم یا غوثؓ

تمہارے دم سے ہیں روشن قلوبِ اہلِ کمال
ہے تم میں جلوہ فشاں لمعۂ قدم یا غوثؓ

تو بھیک ڈال دے جس کاسۂ گدائی میں
ترے گدا کے لیے ہے وہ جامِ جم یا غوثؓ

ہے تو وہ قادرِ قدرت نما خدا رکھے
ہے تجھ سا کون جہاں میں تری قسم یا غوثؓ

خدا قبول کرے شانِ زندگی کو مری
سرِ نیاز ترے سامنے ہے خم یا غوثؓ

دمِ وصال خدا و نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے ساتھ
زباں پہ نام تمہارا ہو دمبدم یا غوثؓ

یہ آرزوئے ضیاؔ ہے ہجومِ محشر میں
ہو میرا ہاتھ ترا دامنِ کرم یا غوثؓ

ضیاء القادری بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ محبوبِ شہِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یا غوثؒ
آپ مخدومِ جہاں، قطبِ زماں ہیں یا غوثؒ
آپ فردوس مکیں، خلد مکاں ہیں یا غوثؒ
آپ لختِ دلِ خاتونِ جناںؓ ہیں یا غوثؒ
مدح خواں آپ کے، اقطابِ زماں ہیں یا غوثؒ
معتقد آپ کے شاہانِ جہاں ہیں یا غوثؒ
سب مرید آپ کے مشتاقِ جناں ہیں یا غوثؒ
مرحبا آپ جو فردوس مکاں ہیں یا غوثؒ
سارے ولیوںؒ کی وہاں گردنیں خم ہوتی ہیں
تیرے نقشِ قدمِ ناز جہاں ہیں یا غوثؒ
میرے اوراد کا عنوان ہے "سبحان اللہ"
تیرے القاب مرے وردِ زباں ہیں یا غوثؒ
آپ ہم حلقہ نشینوں کے لیے ہر ساعت
مرکزِ دائرۂ امن و اماں ہیں یا غوثؒ

علامہ ضیاء القادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

فرقِ اَغواثؒ خمیدہ ترے در پہ یا غوثؒ
دوشِ اَقطاب ترے پاؤں کا منبر یا غوثؒ

آستاں سے نہ اُٹھاؤں گا کبھی سر یا غوثؒ
کہ اِسی در سے تو بنتے ہیں مقدّر یا غوثؒ

سرِ شوریدہ کو معراجِ عبادت ہو نصیب
بابِ عالی پہ جو سجدہ ہو میسّر یا غوثؒ

آپ کا بابِ کرم مرکزِ پرکارِ یقیں
آپ ہر ایک کی اُمّید کا محور یا غوثؒ

آپ کے شہر کی گلیاں ہیں کہ فردوس و ارم
ارضِ بغداد کی مٹّی ہے کہ عنبر یا غوثؒ

کامیابی نے وہیں بڑھ کے قدم چوم لیے
چل پڑا جانبِ منزل جو میں کہہ کر "یا غوثؒ"

در پہ حاضر ہے یہ فریادِ مجسّم بن کر
کُشتۂ رنج و الم آپ کا اخترؔ یا غوثؒ

علامہ اختر الحامدی الضیائی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

رنج و غم میں ہوں مبتلا یا غوثؓ
ہو نگاہِ کرم نُما یا غوثؓ

بحرِ آفت میں پھنس گیا ہوں میں
پار بیڑا مرا لگا یا غوثؓ

تو ہے قادرؒ میں بندۂ مجبور
اپنی قدرت ذرا دکھا یا غوثؓ

تیری صورت نبی ﷺ کی طلعت ہے
تیرا جلوہ خدا نما یا غوثؓ

تو نے زندہ کیا ہے دینِ نبی ﷺ
دلِ مُردہ مرا جلا یا غوثؓ

تیری صورت سے تیری سیرت سے
ہے عیاں حسنِ مصطفیٰ ﷺ یا غوثؓ

شان فقرِ علیؓ کی تجھ کو ملی
صبر حسنینؓ کا ملا یا غوثؓ

تو غریبوں کا ملجا و ماوا
تو فقیروں کا آسرا یا غوثؓ
دیکھنے والوں نے تجھے دیکھا
سر بسر نورِ کبریا یا غوثؓ
جاننے والوں نے تجھے جانا
مظہرِ حسنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا غوث
ماننے والوں نے تجھے مانا
پیشواؤں کا پیشوا یا غوثؓ

عبدالحامد قادری بدایونی

....

دُنیا میں بھی فلاح ہماری اُنھی سے ہے
محشرؔ کے دن بھی باعثِ بہبود غوثؓ ہیں
تحسران کا یہاں وہاں ہم کو نہیں خطر
امداد گار اپنے جو محمودؔ غوثؓ ہیں
(ر۔ر۔م)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

غم بڑھ گئے بیشمار یا غوثؒ دم بھر کو نہیں قرار یا غوثؒ
ہر دل میں چُھپے ہیں خار یا غوثؒ ہر آنکھ ہے اشک بار یا غوثؒ
بے کس کی ہے کون سننے والا ناکام ہے ہر پُکار یا غوثؒ
طوفاں میں پھنس گئی ہے کشتی ہوتی ہی نہیں یہ پار یا غوثؒ
دُکھیوں کو پناہ دینے والے بغداد کے تاجدار یا غوثؒ
جلووں کو نظر تڑپ رہی ہے ہے آنکھ رہینِ انتظار یا غوثؒ
ہم دیس میں بے وطن ہوئے ہیں مٹّی ہے اب اپنی خوار یا غوثؒ
محلوں کے چراغ گُل پڑے ہیں باغیچے ہیں بے بہار یا غوثؒ
محتاج ہیں تخت و تاج والے پھرتے ہیں خدائی خوار یا غوثؒ
اپنوں کی تلاش ہے نظر کو کب تک کریں انتظار یا غوثؒ
دربارِ نبی ﷺ میں عرض کر دو مجبور کی یہ پکار یا غوثؒ
پھر امن و اماں کے راج پلٹیں سینوں سے مٹے غبار یا غوثؒ
ہم موت کے گھاٹ آ لگے ہیں کیا عمر کا اعتبار یا غوثؒ
مظلوم پہ کیا کرم نہ ہو گا بغداد کے تاجدار یا غوثؒ

ثقلین احمد منوّر بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

محی الدّینؒ شہِ بغداد یا غوثؓ!
تمھی ہو سَیِّدُ الاَسیادؒ یا غوثؓ!

ہے تم سے زینتِ بزمِ ولایت
تمھی سے ہے جہاں آبادؒ یا غوثؓ!

تمھارے در کے ہیں سارے بھکاری
ولیؒ ابدالؒ قطبؒ اوتادؒ یا غوثؓ!

"بِلَادَ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ"
بجا ہے آپ کا ارشادؒ یا غوثؓ!

عطا ہو گر متاعِ فقر و عرفاں
مِرا دل ہو اللہ آبادؒ یا غوثؓ!

"مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ" کا دے کے مُژدہ
ہر اک غم سے کرو آزادؒ یا غوثؓ!

اَغِثْنِیْ بہرِ حق اے غوثِ دوراں!
ہے ہر سُو جور و استبداد یا غوثؓ!

ہدایت کے لیے اک بار آؤ
جہاں ہے مائلِ الحاد یا غوثؒ!
مصائب میں ہیں یہ اہلِ جہاں سب
تجھی سے طالبِ امداد یا غوثؒ!
ستاتا ہے یہ دورِ کفر ساماں
بلا لو جانبِ بغداد یا غوثؒ!
زیارت سے مُشرّف مجھ کو کیجو
ہے مدّت سے یہ دل ناشاد یا غوثؒ!
کرو اب بے نوا کی دست گیری
قمؔر ہے کُشتۂ بیداد یا غوثؒ!

(غلام حسین قمؔر یزدانی (پنوانہ سیالکوٹ)

....

پوچھتے ہو شہِ جیلاںؒ کے فضائل آسیؔ
ہر فضیلت کے وہ جامع تھے نبوّت کے سوا

(آسیؔ غازی پوری)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

اے ابنِ المرتضیٰ شاہِ ولایت
تو زہراؓ کا سرورِ دل ہے یا غوثؒ

حبیب خالقِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم کی
دُعاؤں کا تو ہی حاصل ہے یا غوثؒ

ہے تیرے فیض کا طالب زمانہ
ترے در کا ہر اک سائل ہے یا غوثؒ

ہے تجھ سے زینتِ بزمِ ولایت
ترا دم رونقِ محفل ہے یا غوثؒ

مِلا اب تک نہیں جو اولیاؒ کو
تجھے وہ مرتبہ حاصل ہے یا غوثؒ

ہے جس کی جستجو اہلِ نظر کو
تو ہی وہ جوہرِ قابل ہے یا غوثؒ

جدائی سے ہے جاں آئی لبوں پر
خبر لیجئے قمرؔ بسمل ہے یا غوثؒ

قمرؔ یزدانی (پنوانہ سیالکوٹ)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

آپ کا مرتبہ ولیوںؒ میں ہے برتر یا غوثؒ
بے شبہ آپ ہیں دلدارِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم یا غوثؒ

مخزنِ لطف و عطا مصدرِ اَلطاف و کرم
معدنِ جُود و سخا نور کا پیکر یا غوثؒ

آپ کے دم سے ولایت کی فضا ہے روشن
آپ ہیں رشکِ مہ و مہرِ منوّر یا غوثؒ

جُبّہ سائی درِ اقدس کی جسے حاصل ہے
کوئی ثانی ہے نہ اُس کا کوئی ہمسر یا غوثؒ

اس نے دُنیائے محبّت میں جگہ پائی ہے
آپ کی چشمِ کرم ہو گئی جس پر یا غوثؒ

فضلِ خالق سے ہوئی اُس کی تمنّا پوری
جس نے اک بار کہا ہاتھ اُٹھا کر "یا غوثؒ"

تا بہ کے ہجر کے صدمات اُٹھائے ضامنؔ
بہرِ حیدرؓ اسے بلوایئے در پر یا غوثؒ

ضامنؔ حسنی (حیدرآباد)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

تڑپتا ہے دلِ ناشاد یا غوثؒ
بُلا لیجے سُوئے بغداد یا غوثؒ
تمھارے دم سے ہے آباد یا غوثؒ
جہاں میں محفلِ ارشاد یا غوثؒ
رہینِ التفات اَقطابِ عالَم
ترے در کے گدا اوتاد یا غوثؒ
وہی دل ہے پزیرائی کے قابل
ہو جس دل میں تمھاری یاد یا غوثؒ
تمھاری دستگیری کا ہے محتاج
یہ دورِ فتنہ و الحاد یا غوثؒ
ہے وابستہ تمھارے دم قدم سے
بہارِ گلشنِ ایجاد یا غوثؒ
دلِ نازک پہ بارِ ہجر ہے شاق
سنو اب تو مری فریاد یا غوثؒ

حامد الوارثی (فیصل آباد)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

تمھاری شان کے قربان یا غوثؓ
عجب ہے شان عالیشان یا غوثؓ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لاڈلے زہرہؓ کے پیارے
علیؓ مرتضیٰؓ کی جان یا غوثؓ
حُسینیؓ بُرج کے روشن ستارے
حَسَنؓ کے حُسن کی بُرہان یا غوثؓ
چراغِ اہلِ بیتِ مصطفائی
مری کشتی کے کشتی بان یا غوثؓ
اُسے کیا آفتابِ حشر کا غم
ہو جس پر آپ کا دامان یا غوثؓ
نظر آ جائے اک جلوہ تمھارا
دلِ غمگیں کا ہے ارمان یا غوثؓ
بشکلِ بحرِ رحمت دو جہاں میں
رواں ہے آپ کا فیضان یا غوثؓ

خاکی امروہوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

درِ جناب ہے وہ قادرانہ در، یا غوثؓ
جھکے ہیں آ کے جہاں اولیاؒ کے سر یا غوثؓ

تم اُس سماءِ ولایت پہ ہو درخشندہ
نہیں جہاں پہ تخیّل کا بھی گزر یا غوثؓ

تمھی تو ہو مرے پُرسانِ حالِ زار آقا
نگاہِ لطف و کرم بہرِ حق اِدھر یا غوثؓ

بھرے نہ دامنِ اُمّید نعمتوں سے کیوں
تمھارے در پہ لگی جس کی ہو نظر یا غوثؓ

بلا لو پاس کہ ایّامِ زندگی میرے
تمھارے ہجر میں ہوں کس طرح بسر یا غوثؓ

خبر جو لاگے نہ تم بھی سگانِ در کی تو
پھریں گے ٹھوکریں کھاتے ہوئے کدھر یا غوثؓ

حسنؔ پہ مہر کرو مہرؓ کے وسیلے سے
یونہی رہے نہ تڑپا یہ عمر بھر یا غوثؓ

حسنؔ ہاشمی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

سنو میری بھی اب فریاد یا غوثؓ
خدارا کیجئے امداد یا غوثؓ

قدم تیرا ہے ولیوں کے سروں پر
ترے سر پر ترے اَجداد یا غوثؓ

سمجھتے ہیں تجھے عرفان والے
دیارِ فیض کی بُنیاد یا غوثؓ

ہے چشتیؔ سہروردیؔ نقشبندی
فقیروں پر ترا ارشاد یا غوثؓ

تری ذاتِ گرامی پر ہے روشن
جہاں والوں کی سب رُوداد یا غوثؓ

ترے اَحباب کو دیں گے فرشتے
قیامت میں مبارک باد یا غوثؓ

سید امین علی نقوی (فیصل آباد)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

نورِ جنّت مکاں ہیں غوثِ پاکؒ
دلبرِ خُلد آستاں ہیں غوثِ پاکؒ

بن کے خورشیدِ سپہرِ معرفت
آپ ہر دل میں نہاں ہیں غوثِ پاکؒ

ہیں مشائخ کاروانِ راہِ حق
آپ میرِ کارواں ہیں غوثِ پاکؒ

ہے وہ محفل جلوہ گاہِ حسن و عشق
انجمن آرا جہاں ہیں غوثِ پاکؒ

جن کا وارُ السلطنت بغداد ہے
وہ شہنشاہِ زماں ہیں غوثِ پاکؒ

بے نواؤں کے ہیں یہ فریاد رس
دستگیرِ بیکساں ہیں غوثِ پاکؒ

کیجئے اُن میں ضیاؔ کو بھی شمار
آپ کے جو مدح خواں ہیں، غوثِ پاکؒ

علّامہ ضیاؔء القادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

طورِ نظر جو ہے رُخِ زیبائے غوثِ پاکؒ
خود رفتۂ جمال ہے شیدائے غوثِ پاکؒ

خم ہے سرِ نیازِ مشائخؒ سُوئے عراق
قبلہ نما ہے نقشِ کفِ پائے غوثِ پاکؒ

مستِ مئے طہور ہیں رندانِ قادری
کوثر سے پُر ہے ساغرِ صہبائے غوثِ پاکؒ

ہر قادری فقیر ہے مستِ مئے حجاز
میرِ نجفؓ ہیں ساقیٔ صہبائے غوثِ پاکؒ

نورِ نظر امامِ حسنؓ کے ہیں آنجنابؒ
سارے امامِ وقت تھے آبائے غوثِ پاکؒ

مدحت سرا جنابؒ کے سلطانِ ہندؒ ہیں
ہیں خواجگانِ چشتؒ دلآرائے غوثِ پاکؒ

گردن پہ اولیاؒ کے قدم ہے جنابؒ کا
تسلیم ہر ولی کو ہے دعوائے غوثِ پاکؒ

مرضیٔ مصطفیٰ ﷺ سے ہے ہر فعل آپؓ کا
منشائے آنحضور ﷺ ہے منشائے غوثِ پاکؓ

جلوؤں کا عرش سے سرِ محفل نزول ہے
خیرُ البشر ﷺ ہیں انجمن آرائے غوثِ پاکؓ

حل مشکلیں ہوں ساریٔ مصائب ہوں سارے دور
وردِ زباں اگر رہیں اسمائے غوثِ پاکؓ

سرکار ﷺ کے لُعابِ دہن سے ہیں فیضیاب
ہیں ترجمانِ حق لبِ گویائے غوثِ پاکؓ

علّامہ ضیاءؔ القادری

....

ہو کسی مُشکل کا جب بھی سامنا
نجیِ دہنِ مصطفیٰ ﷺ کا نام لو

دین و دنیا میں جو چاہو بہتری
دامنِ غوثُ الوریٰؓ کو تھام لو

(ر۔ر۔م)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

کیا غم مری مدد پہ اگر غوثِ پاکؒ ہیں
اللہ بھی اُدھر ہے جدھر غوثِ پاکؒ ہیں

حامی مرے شفیق مرے داد رس مرے
ہیں اس طرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم اِدھر غوثِ پاکؒ ہیں

مجھ کو نہیں سفید و سیہ سے جہاں میں کام
میری نظر میں شام و سحر غوثِ پاکؒ ہیں

اس نام سے کلیجے میں ٹھنڈک نہ کیوں پڑے
مرہم برائے زخمِ جگر غوثِ پاکؒ ہیں

کر دیں گے ڈوبتی ہوئی کشتی کو دم بھر میں پار
باندھے مری مدد پہ کمر غوثِ پاکؒ ہیں

شمس و قمر سماتے نہیں ہیں نگاہ میں
آنکھوں کو جب سے مدِّنظر غوثِ پاکؒ ہیں

پروا نہیں جو کوئی نہیں قدرداں امیرؔ
صد شکر قدردانِ ہنر غوثِ پاکؒ ہیں

امیرؔ مینائی لکھنوی

منقبت حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

ہے مُریدی لَا تَخَفْ جب اذنِ عامِ غوثِ پاکؒ
کیوں نہ ہوں آزاد دوزخ سے غلامِ غوثِ پاکؒ

ہے جہانِ معرفت میں احترامِ غوثِ پاکؒ
اللہ اللہ کتنا ارفع ہے مقامِ غوثِ پاکؒ

میں بھی دیکھوں پوچھتے ہیں مجھ سے کیا مُنکَر نکیر
نزع میں لکھ دے جبیں پر کوئی نامِ غوثِ پاکؒ

آپ کے زیرِ قدم ہیں اولیاؒ کی گردنیں
اے تعالیٰ اللہ یہ اوجِ مقامِ غوثِ پاکؒ

منہ میں پاتا ہوں حلاوت کوثر و تسنیم کی
لب پہ جب بے ساختہ آتا ہے نامِ غوثِ پاکؒ

ان کا پیرو اک قدم ہٹتا نہیں اسلام سے
کس قدر مضبوط و محکم ہے نظامِ غوثِ پاکؒ

خُلد بر کف اے مقدّس سرزمیں بغداد کی
کب سے ہے تیرے لیے مضطر غلامِ غوثِ پاکؒ

اختر الحامدی الضیائی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

جان و دل سے تم پہ میری جان قرباں غوثِ پاکؒ
ہے سلامت تم سے میرا دین و ایماں غوثِ پاکؒ

مَیں ترا مملوک تو مالک، میں بندہ تو ہے شاہ
تو سلیماں اور میں مورِ سلیماں غوثِ پاکؒ

آپ کی چشمِ کرم کا اک اشارہ ہو اگر
دو جہاں کی مشکلیں ہو جائیں آساں غوثِ پاکؒ

کب بلائیں اپنے در پر، کب رُخِ انور دکھائیں
کب نکالیں دیکھو میرے دل کا ارماں غوثِ پاکؒ

زندگی میں، نزع میں، مرقد میں، حشر و نشر میں
ہر جگہ میں اپنے بندوں کے نگہباں غوثِ پاکؒ

لُٹ رہا ہے قافلہ بغداد والے! لے خبر
المدد محبوبِ سُبحاں شاہِ جیلاں غوثِ پاکؒ!

ہو رضا پر لطف تیرا، ہم پر اُن کا لطف ہو
اُن کا داماں ہم پہ، اُن پر تیرا داماں غوثِ پاکؒ

جمیلؔ قادری رضوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

کیا لکھوں عزّ و علائے غوثِ پاکؓ
ہو نہیں سکتی ثنائے غوثِ پاکؓ

سب کے پھیلے ہاتھ اُس کے سامنے
ہو گئی جس پر عطائے غوثِ پاکؓ

یا خدا بہرِ شہیدِ کربلاؓ
ہو ترقی پر ولائے غوثِ پاکؓ

قبر سے اُٹھوں تو اے ربِّ کریم
میرا سر ہو اور پائے غوثِ پاکؓ

کیجیے اُس کو مہرِ محشر کیا ستائے
لَا تَخَف جس کو سنائے غوثِ پاکؓ

پوچھتے کیا ہو فرشتو قبر میں
مجھ کو کہتے ہیں گدائے غوثِ پاکؓ

کس طرح وہ راہ بھٹکے دہر میں
راہِ حق جس کو دکھائے غوثِ پاکؓ

جمیلؔ قادری رضوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

پرتوِ نورِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ ہے غوثِ پاکؒ کا
از زمیں تا آسماں جلوہ ہے غوثِ پاکؒ کا

اولیاؒ سارے جہاں کے ہیں انھی سے فیضیاب
مرحبا کیا رُتبۂ اعلیٰ ہے غوثِ پاکؒ کا

مُردۂ صد سالہ تک اک پل میں زندہ ہو گئے
جوش پر جس دم کرم آیا ہے غوثِ پاکؒ کا

اس کو ملتی ہے ولایتؔ اس کا دل ہوتا ہے پاک
نام صدقِ دل سے جو لیتا ہے غوثِ پاکؒ کا

ہر زباں پر رات دن ہے قطبِ ربّانی کا نام
نقشِ دل کی لوح پر کندہ ہے غوثِ پاکؒ کا

اہلِ دل قربان کر دیتے ہیں اپنی جان و مال
نام بھی تو کس قدر پیارا ہے غوثِ پاکؒ کا

اور میں ڈھونڈوں سہارا بھی تو ڈھونڈوں کس لیے
جب سہارا مجھ کو اے لیلیٰؔ ہے غوثِ پاکؒ کا

لیلیٰؔ حسین پوری

منقبتِ حضرتِ غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

یہ شہرۂ دوام مرے غوثِ پاکؒ کا
اب تک ہے فیضِ عام مرے غوثِ پاکؒ کا

دل میں ہے اہلِ ذوق کے اک دیرپا ضیا
اللہ رے انتظام مرے غوثِ پاکؒ کا

کیا ہے، یہ اُن کے بعد کے ولیوںؒ سے پوچھیے
معیارِ احترام مرے غوثِ پاکؒ کا

ملتی نہ ہو نجات غم و رنج سے جسے
لیتا رہے وہ نام مرے غوثِ پاکؒ کا

جس نے سنا وہ زندۂ جاوید ہو گیا
اعجاز ہے کلام مرے غوثِ پاکؒ کا

انساں تو کیا، فرشتوں کے لب پہ ہے باادب
ایسا ہے پاک نام مرے غوثِ پاکؒ کا

کرتے ہیں مہر و ماہ بھی سجدے بصد خلوص
کیا اے فضاؔ ہے بام مرے غوثِ پاکؒ کا

فضا کوثری (بنگلور۔ بھارت)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

مہرِ مُبیں ہیں، رشکِ قمر غوثِ پاکؒ ہیں
نور و ظہورِ شام و سحر غوثِ پاکؒ ہیں

بُستانِ فاطمہؓ کے ہیں نخلِ سدا بہار
باغِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے گُلِ تر غوثِ پاکؒ ہیں

حسنینؓ تاجدار ہیں، زہراؓ ہیں تاج بخش
بحرِ سخا علیؓ ہیں، گہر غوثِ پاکؒ ہیں

رُخ سے نقاب اُٹھائیے، جلوہ دکھائیے
مشتاقِ دید اہلِ نظر غوثِ پاکؒ ہیں

مائل بہ اِتباعِ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ
جس سمت ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُدھر غوثِ پاکؒ ہیں

قدرت سے رب کی قادرِ قدرت نما ہیں آپ
فضلِ خدا اُدھر ہے، جدھر غوثِ پاکؒ ہیں

دامانِ دستگیرؒ ہُوں تھامے ہوئے ضیاؔ
روزِ قیام سینہ سپر غوثِ پاکؒ ہیں

ضیاؔء القادری بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

عالم ہر علمِ باطنی کے، غوثِ پاکؒ ہیں
قائل جہاں کی رہبری کے، غوثِ پاکؒ ہیں

سب اولیاؒ سے ہے انھی کا مرتبہ بڑا
اور غوث ہیں تو ہر صدی کے غوثِ پاکؒ ہیں

دل میرا مثلِ گل نہ کیوں آخر کھلا رہے
ضامن جو اِس کی تازگی کے غوثِ پاکؒ ہیں

اندیشہ اُس کو کوئی یہاں کا، وہاں کا کیا
امدادگار جس کسی کے غوثِ پاکؒ ہیں

کرتا ہوں ان کا ذکر تو ملتی ہیں ٹھنڈکیں
لختِ جگر مرے نبی ﷺ کے غوثِ پاکؒ ہیں

سرکار ﷺ کا سحابِ عطا مجھ پہ چھا گیا
باعث جو چشمِ شبنمی کے غوثِ پاکؒ ہیں

محمودؔ مانا قدسیوں نے مجھ کو نعت گو
رہبر جو میری شاعری کے غوثِ پاکؒ ہیں

راجا رشید محمودؔ

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

کیا غوثِ وقت و قطبِ زماں غوثِ پاکؒ ہیں
واللہ مقتدائے جہاں غوثِ پاکؒ ہیں

اللہ کی مدد ہیں مجسّم حضور ہی
کُل سالکیں کو تاب و تواں غوثِ پاکؒ ہیں

سنتے ہی نامِ غوثؒ شیاطیں فرار ہوں
وہ شیرِ حق، وہ سیف لِساں غوثِ پاکؒ ہیں

ہیں آپ ہی پناہ مریدوں کو روزِ حشر
ہر بے قرارِ جاں کو اماں غوثِ پاکؒ ہیں

کیا مرتبہ ہو آپ کا انسان سے بیاں
سرِّ خدائے کون و مکاں غوثِ پاکؒ ہیں

حق تو یہ ہے، خدا بھی وہاں ہے، رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی
جس بزم میں ہیں اور جہاں غوثِ پاکؒ ہیں

کیا غم ہے سالکوں کو غلاؔم آج دہر میں
سالارِ مُرشدانِ جہاں غوثِ پاکؒ ہیں

شاہ غلاؔم رسول القادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

حسنِ ذاتِ معتبر غوثُ الوریٰؓ
نائبِ خیرُ البشر ﷺ غوثُ الوریٰؓ

آج تیرے آستانہ کی طرف
ہے خدائی کی نظر غوث الوریٰؓ

پھیکی پھیکی، تیری نظروں کے بغیر
ہے مری شام و سحر غوث الوریٰؓ

ہو مری بے نور آنکھوں کو نصیب
روشنیٔ حق نگر غوث الوریٰؓ

اللہ اللہ! کیا حیات افروز ہے
تیرے کُوچہ کا سفر غوث الوریٰؓ

مانتے ہیں سارے خاصانِ خدا
تم کو اپنا راہبر غوث الوریٰؓ

جا رہی ہیں گلشنِ مُسلم سے آج
کیوں بہاریں روٹھ کر، غوثُ الوریٰؓ

نسیم بستوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

خدا کا دُلارا ہے غوثُ الوریٰ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نظارہ ہے غوثُ الوریٰ

رہِ دینِ اسلام کا ترجماں
زمانے کا پیارا ہے غوث الوریٰ

شہنشاہِ اقلیمِ اہلِ نظر
کرم کا اِشارہ ہے غوث الوریٰ

امیروں فقیروں کے دل کا سکوں
سلاطیں کا یارا ہے غوث الوریٰ

ہُوئیں دور اُس کی بلائیں سبھی
کہ جس نے پکارا ہے ''غوثُ الوریٰ''

دِل و رُوحِ نقوی ہوئے مطمئن
ازل سے ہمارا ہے غوثُ الوریٰ

سید امین علی نقوی (فیصل آباد)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

سارے ولیوں کے سردار غوثؒ الوریٰؒ
رب تعالیٰ کے شہکار غوثؒ الوریٰؒ

جب پکارا تمہیں، دستگیری ہوئی
تم ہو ایسے مددگار غوث الوریٰؒ

نفس و شیطاں کے شر سے بچا لیجیے
ہیں یہ مکّار و عیّار، غوث الوریٰؒ

رات دن خوابِ غفلت میں ہوں مبتلا
کیجیے مجھ کو بیدار غوث الوریٰؒ

قادری ہوں تو میں قادری ہی مروں
ہوں اگرچہ گناہ گار غوث الوریٰؒ

روزِ محشر مری لاج رکھ لیجیے
سر پہ عصیاں کا ہے بار غوث الوریٰؒ

کاش عاجزؔ ترا دیکھ لے ایک دن
تیرا دربارِ دُربار غوثؒ الوریٰؒ

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

منقبتِ حضرتِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان ہیں غوثُ الوریٰؒ میرے
شہیدِ کربلاؓ کی شان ہیں غوثُ الوریٰؒ میرے

ولایت کے وہ سلطان ہیں زمانے بھر سے یکتا ہیں
گلستانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہیں غوث الوریٰؒ میرے

لُٹیروں کو ولی کر دیں، فقیروں کو غنی کر دیں
بہر صورت نرالی شان ہیں غوث الوریٰؒ میرے

کرامت ہی کرامت ہے سراپا زندگی اُن کی
عجب معجز نما سلطان ہیں غوث الوریٰؒ میرے

بھنور سے پار کشتی کی، کیا مُردے کو بھی زندہ
حقیقت میں بڑے ذی شان ہیں غوث الوریٰؒ میرے

مصائب نے خود اُن کے در پہ گردن ٹیک دی اپنی
قمرؔ مشکل کشا کی شان ہیں غوث الوریٰؒ میرے

قمرؔ مصطفوی شمس آبادی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

میرِ میخانۂ بغداد ہیں غوثُ الثقلینؒ
ساقیِ مجلسِ اوتاد ہیں غوث الثقلینؒ

شاہدِ حجلۂ ارشاد ہیں غوث الثقلینؒ
صاحبِ حسنِ خداداد ہیں غوث الثقلینؒ

آپ کے ژلّہ رُبا شش جہتِ عالم میں
بشر و جنّ و پری زاد ہیں غوث الثقلینؒ

مقتدائے ہمہ آفاق ولی کہتے ہیں
ہادیٔ عالمِ ایجاد ہیں غوث الثقلینؒ

آپ نے علمِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خضر و علی سے سیکھا
مستند آپ کی اسناد ہیں غوث الثقلینؒ

پڑھتے ہیں ساتھ ترے نام کے "شیئاً للہ"
جو ولی عاملِ اوراد ہیں غوث الثقلینؒ

کر گزارش کہ مدینہ کی زیارت ہو جائے
اے ضیاؔ! مائلِ امداد ہیں غوثُ الثقلینؒ

ضیاؔء القادری بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

نورِ عینِ شہِ ابرار ہیں غوثؓ الثقلینؒ
ہمہ تن مطلعِ انوار ہیں غوثؓ الثقلینؒ

خسروِ مجلسِ اخیار ہیں غوث الثقلینؒ
سرور و سیّد و سردار ہیں غوث الثقلینؒ

اولیاء و عرفاء قطب و مشائخ سارے
آپؒ کے غاشیہ بردار ہیں غوث الثقلینؒ

آپ کی بوئے قبا سے خس و خارِ بغداد
خلد آثار ہیں، گلزار ہیں غوث الثقلینؒ

آپ دلبندِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہیں فرزندِ علیؓ
آپ صدرِ صفِ اخیار ہیں غوث الثقلینؒ

کیوں نہ پھر منزلِ مقصود ہو فردوسِ نظر
آپ جب قافلہ سالار ہیں غوث الثقلینؒ

تو ہے نورِ شہِ لولاکَ لمَا صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر
تیرے جلوے ابد آثار ہیں غوث الثقلینؒ

مولانا ضیاء القادری بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

عاشقِ ایزدِ غفّار ہیں غوثُ الثقلین
نائبِ احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم ہیں غوثُ الثقلین

قُطب و ابدال کے سَروار ہیں غوث الثقلین
تاجدارِ صفِ اَخیار ہیں غوث الثقلین

بزمِ عرفاں میں ہے انوارِ الٰہی کا ظہور
جلوہ آرا سرِ دربار ہیں غوث الثقلین

اولیاؒ امّت و سلطانِ اُممؑ کے سارے
آپ کے غاشیہ بردار ہیں غوث الثقلین

آپ کے تابشِ رُخ سے ہے زمانہ معمور
ہر طرف آپ کے انوار ہیں غوث الثقلین

قابلِ رحم ہے سرکار! ہماری حالت
ہم اعانت کے طلبگار ہیں غوث الثقلین

مُحّیِ دینِ شہِ دیں صلی اللہ علیہ وسلم مُردہ ہیں دل اُمّت کے
اہلِ دیں جان سے بیزار ہیں غوثُ الثقلین

علّامہ ضیاءالقادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

سیرتِ شاہِ رُسل صلی اللہ علیہ وسلم، سیرتِ غوث الثقلین رض

صُورتِ میرِ نجف رض صورتِ غوث الثقلین رض

جلوۂ نورِ ازل طلعتِ غوث الثقلین رض

جانِ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فطرتِ غوث الثقلین رض

ہے ابوبکر رض نما رُویتِ غوث الثقلین رض

ہمہ تن صدق و صفا، خصلتِ غوث الثقلین رض

جلوۂ شانِ عمر رض صولتِ غوث الثقلین رض

حلمِ عثمانِ غنی رض عادتِ غوث الثقلین رض

ہیبتِ شیرِ خدا رض ہیبتِ غوث الثقلین رض

الفتِ آلِ عبا رض الفتِ غوث الثقلین رض

رُوکشِ گلشنِ رضواں ہے ریاضِ جیلاں

باغِ بغداد ہے یا جنتِ غوث الثقلین رض

اب تو دل جلوہ گہِ نازِ محی الدین رض ہے

اب تو ہے سینہ مرا خلوتِ غوث الثقلین رض

روضۂ غوثِ معظمؒ ہے ریاضِ جنت
قبلۂ اہلِ نظر تربتِ غوث الثقلینؒ

آپؒ میں آئنہ ہے قدرتِ قادر بخدا
حسنِ فطرت ہے حسیں صورتِ غوث الثقلینؒ

آج بھی ہم فقرا "قادری" کہلاتے ہیں
کتنی پاکیزہ ہے یہ نسبتِ غوث الثقلینؒ

اے خوشا بختؔ ہوں وابستۂ عبدالقادرؒ
دیکھتا رہتا ہوں میں عظمتِ غوث الثقلینؒ

ہر جگہ آپؒ کو احباب نے مہماں دیکھا
کئی کاشانوں میں تھی دعوتِ غوث الثقلینؒ

قادری مجھ کو ضیاؔ کہتے ہیں سب اہلِ بلاد
اے میں قربانؔ نگہِ شفقتِ غوث الثقلینؒ

علامہ ضیاؔء القادری بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ہیں غوثُ الثقلینؒ
گوہرِ مخزنِ امجاد ہیں غوثُ الثقلینؒ

قائدِ لشکرِ عُبّاد ہیں غوث الثقلینؒ
ہادی و رہبرِ زُہّاد ہیں غوث الثقلینؒ

نخلِ بُستانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سروِ گُلستانِ علیؓ
حسنی باغ کے شمشاد ہیں غوث الثقلینؒ

جس کی خوشبو سے معطّر ہے جہانِ اسلام
وہ گُلِ گلشنِ ایجاد ہیں غوث الثقلینؒ

مقتدر حاکمِ روحانیٔ مُلکِ عرفاں
اور شاہنشہِ بغداد ہیں غوث الثقلینؒ

وزرا ملکِ طریقت کے ہیں ابدالؒ تمام
اور شہِ غوثیت آباد ہیں غوث الثقلینؒ

جملہ اقطاب ہیں شاگردِ جنابِ والا
جمِع اغواث کے اُستاد ہیں غوثُ الثقلینؒ

محیِ دیں، مہدئ دوراں بکتاب و سنّت
قصرِ تجدید کی بنیاد ہیں غوثُ الثقلینؒ

بخدا سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے لیے
ایک انعامِ خداداد ہیں غوث الثقلینؒ

رہبرِ شرع متیں، مُرشدِ اَرباب یقیں
مالکِ مسندِ ارشاد ہیں غوث الثقلینؒ

حسنِ طاعات و عبادات و کرامات میں فرد
صفتِ حضرتِ سجّاد ہیں غوث الثقلینؒ

اولیاء و علما و امرا و فقراء
آپ سے طالبِ امداد ہیں غوث الثقلینؒ

فیضِ باطن سے ہر اک طالبِ صادق ہے نہال
فرح بخشِ دلِ ناشاد ہیں غوث الثقلینؒ

خلق پر ان کا درِ فیض کشادہ ہے اُفقؔ
بادشاہِ دہش و داد ہیں غوثُ الثقلینؒ

اُفقؔ کاظمی امروہوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

مشعلِ قبلۂ ارشاد ہیں غوثُ الثقلینؒ
قبلۂ کعبۂ بغداد ہیں غوث الثقلینؒ

ہمہ تن ہم لب فریاد ہیں غوث الثقلینؒ
آپ سے طالب امداد ہیں غوث الثقلینؒ

نقطۂ گردشِ پرکارِ یقیں ہے بغداد
مرکزِ عالمِ ایجاد ہیں غوث الثقلینؒ

نخلِ ایمان کی ہیں اصل رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم
قصرِ ایقان کی بنیاد ہیں غوث الثقلینؒ

تم ہو سر تا پا کرمؑ تم ہو سراپا اَلطاف
ہم کہ مجموعۂ اضداد ہیں غوث الثقلینؒ

آج رحمت سے بغلگیر ہے ہر ایک تڑپ
چارہ سازِ دلِ ناشاد ہیں غوث الثقلینؒ

کیوں نہ ہو عرش سے پھر دل پہ بہاروں کا نزول
آپ اس بستی میں آباد ہیں غوث الثقلینؒ

"یا رسولِ عربی ﷺ" لب پہ زباں پر "یا غوث"
مرا ایمان یہ اوراد ہیں غوث الثقلینؓ

قادری جام سے پی آج مدینہ کی شراب
میرِ میخانۂ بغداد ہیں غوث الثقلینؓ

مظہرِ ذات کے مظہر ہیں ز سر تا بہ قدم
نور ہیں نور کی اولاد ہیں غوث الثقلینؓ

یوں تو سب کچھ ہیں مگر اخترؔ عاصی کے لیے
آپ اللہ کی امداد ہیں غوث الثقلینؓ

(علّامہ) سیّد محمد مرغوب اخترؔ الحامدی

....

اسے قدرتیں یوں بھی قادر نے دی ہیں
کہ اولادِ سرکار ﷺ ہے ذاتِ میرانؓ

نگاہِ عقیدت سے دیکھو تو جاری
ہیں خانہ بخانہ کراماتِ میرانؓ

(ر۔ر۔م)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

خسروِ عرش نشیں حضرتِ غوث الثقلینؓ
زینتِ فرشِ زمیں حضرتِ غوث الثقلینؓ

جلوۂ شانِ خدا لمعۂ لمعاتِ نبی ﷺ
مظہرِ نورِ مُبیں حضرتِ غوث الثقلینؓ

قبلۂ جنّ و بشر، کعبۂ غلمان و مَلک
سرورِ دینِ مبیں حضرتِ غوث الثقلینؓ

رونق کون و مکاں زیب دہِ ہر دو جہاں
نُزہتِ خلدِ بریں حضرتِ غوث الثقلینؓ

مجمعِ لطف و عطا، مرجعِ اربابِ صفا
صاحبِ صدق و یقیں حضرتِ غوث الثقلینؓ

راحتِ جانِ جہاں، قوتِ ارواحِ رواں
فرحتِ قلبِ حزیں حضرتِ غوث الثقلینؓ

حامیٔ ثاقبؔ مدّاح، شہِ اہلِ سخن
دستگیرِ ہمہ گیں حضرتِ غوث الثقلینؓ

ثاقبؔ

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

غوثِ اعظم نورِ العینینِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
غوثِ اعظم قرۃ العینِ بتولؓ
غوثِ اعظم راحتِ جانِ علیؓ
غوثِ اعظم فرحتِ قلبِ ولی
غوثِ اعظم سیدِ ابنِ حسنؓ
غوثِ اعظم فخرِ شاہانِ زمن
غوثِ اعظم شانِ حق سبطِ حسینؓ
غوثِ اعظم بادشاہِ مشرقین
غوثِ اعظم جانِ زینُ العابدینؓ
غوثِ اعظم حامیِ دینِ متین
غوثِ اعظم نائبِ باقرؓ لقب
غوثِ اعظم صاحبِ والا نسب
غوثِ اعظم دلبرِ جعفرؓ جناب
غوثِ اعظم رہبرِ ہر شیخ و شاب

غوثِ اعظم عاشقِ کاظمؒ بجاں
غوثِ اعظم دستگیرِ بیکساں
غوثِ اعظم مونسِ موسیٰ رضاؒ
غوثِ اعظم مشفقِ شاہ و گدا
غوثِ اعظم مجمعِ حبِ تقیؒ
غوثِ اعظم منبعِ مہرِ نقیؒ
غوثِ اعظم جانشینِ عسکریؒ
غوثِ اعظم مہرِ برجِ سروری
غوثِ اعظم طالبِ مہدیؑ دینؒ
غوثِ اعظم عالمِ علمُ الیقین
غوثِ اعظم زُبدۂ آلِ عبا
غوثِ اعظم قُدوۂ اہلِ سخاؒ
ثاقبؔ

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

اللہ برائے غوثِ اعظمؒ
دے مجھ کو وِلائے غوثِ اعظمؒ

دیدارِ خدا تجھے مبارک
اے محوِ لقائے غوثِ اعظمؒ

وہ اور ہیں جن کو کہیے محتاج
ہم تو ہیں گدائے غوثِ اعظمؒ

ہیں جانبِ نالۂ غریباں
گوش شنوائے غوثِ اعظمؒ

آنکھوں میں ہے نور کی تجلّی
پھیلی ہے ضیائے غوثِ اعظمؒ

آئینۂ رُوئے خُوبرُویاں
نقشِ کفِ پائے غوثِ اعظمؒ

اے غم جو ستائے اب تو جانوں
لے دیکھ وہ آئے غوثِ اعظمؒ

حسن رضا خاں بریلوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

جہاں میں ہو وہ محترم غوثِ اعظمؒ
ہو جس پر تمہارا کرم غوثِ اعظمؒ

سرافراز ہوں کاش ہم غوثِ اعظمؒ
ہو سر پر تمہارا قدم غوثِ اعظمؒ

خدارا ہو آمادۂ دستگیری
ہے دل پر ہجومِ الم غوثِ اعظمؒ

مسیحا نفس خضرِ راہِ طریقت
ہے صرف آپ کا دم قدم غوثِ اعظمؒ

ہے اس کے لیے وقف ہر سر بلندی
جو سر تیرے در پر ہے خم غوثِ اعظمؒ

مجھے آ کے تجدیدِ توبہ کراتا
نکلتا ہو جب میرا دم غوثِ اعظمؒ

تمہاری غلامی پہ ہے ناز مجھ کو
نہیں ذوقِ جاہ و حشم غوثِ اعظمؒ

علّامہ ضیاءالقادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

ترے جد کی ہے بارھویں غوثِ اعظمؒ
ملی ہے تجھے گیارھویں غوثِ اعظمؒ

ہوئے اولیاؒ ذی شرف گرچہ لاکھوں
مگر سب سے ہیں بہتریں غوثِ اعظمؒ

جہاں اولیاؒ کرتے ہیں جبہہ سائی
وہ بغداد کی ہے زمیں غوثِ اعظمؒ

وہ ہے کون سا اُن کے در کا بھکاری
مددگار جس کے نہیں غوثِ اعظمؒ

تو وہ ہے، ترے پاک تلوے کے آگے
کھنچی گردنیں جھک گئیں غوثِ اعظمؒ

تری ذات سے اے شریعت کے حامی
طریقت کی رمزیں کھلیں غوثِ اعظمؒ

سلاسل کی سب منزلوں میں ہے پھیلی
تری روشنی بالیقیں غوثِ اعظمؒ

جمیلؔ قادری رضوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

تری مدح خواں ہر زباں غوثِ اعظمؒ
ترا نام مومن کی جاں غوثِ اعظمؒ

پناہِ غریباں تری ذات والا
ترا گھر ہے دارُ الاماں غوثِ اعظمؒ

زمانہ نہ کیونکر ہو مہماں کہ تم نے
بچھایا ہے رحمت کا خواں غوثِ اعظمؒ

ترے جدِّ امجد ﷺ ہیں نورِ الٰہی
ہے نوری ترا خانداں غوثِ اعظمؒ

علوم و فیوضِ شہنشاہِ طیبہ ﷺ
ہیں سینے میں تیرے نہاں غوثِ اعظمؒ

قلوبِ خلائق کی بابِ جناں کی
ملی ہیں تجھے کُنجیاں غوثِ اعظمؒ

دو عالم میں ہے کون حامی ہمارا
یہاں غوثِ اعظمؒ، وہاں غوثِ اعظمؒ

جمیلؔ قادری رضوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

ہے دل کو تری جستجو غوثِ اعظمؒ
زباں پر تری گفتگو غوثِ اعظمؒ

نظر میں کوئی خُوبرُو کیا سمائے
بسا میری آنکھوں میں تُو غوثِ اعظمؒ

عمل پوچھے جاتے ہیں مجھ سے لحد میں
ترے ہاتھ ہے آبرو غوثِ اعظمؒ

نہ مجھ سا کوئی تیرہ دل پُر معاصی
نہ تجھ سا کوئی ماہرُو غوثِ اعظمؒ

نکیرَین! اب مجھ سے جو چاہو پوچھو
کہ آئے مرے روبرو غوثِ اعظمؒ

خدا جانے کیا حال ہوتا ہمارا
نہ ہوتا اگر سر پہ تُو غوثِ اعظمؒ

بچا لے غلاموں کو بہرِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم
چلی کفر و بدعت کی لو غوثِ اعظمؒ

جمیل قادری رضوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

گلِ بوستانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غوثِ اعظمؒ
مہِ آسمانِ علیؓ غوثِ اعظمؒ

ولی ہو گیا وہ اشارے سے تیرے
سدا جس نے کی رہزنی غوثِ اعظمؒ

قدم کیوں نہ لیں اولیاؒ چشم و سر پر
کہ ہیں والئ ہر ولی غوثِ اعظمؒ

خدا تک نہ کیونکر ہو اُس کی رسائی
کرے جس کی تُو رہبری غوثِ اعظمؒ

ملے ہیں ترے جدِّ امجد سے مجھ کو
علومِ خفی و جلی غوثِ اعظمؒ

اشارے سے تیری نگاہِ کرم کے
ہزاروں کی بگڑی بنی غوثِ اعظمؒ

میں سمجھوں کہ اب جان میں جان آئی
جو آئیں دمِ جانکنی غوثِ اعظمؒ

جمیلؔ قادری رضوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

دلِ کعبہ جانِ حرم غوثِ اعظمؒ
جمالِ حُدُوث و قِدَم غوثِ اعظمؒ

زہے رفعت و شان و اوجِ مدارج
دو عالم ہیں زیرِ قَدَم غوثِ اعظمؒ

رُکا آپ ہی کے مواعظ سے ہر سُو
زمانے کا یہ زیر و بم غوثِ اعظمؒ

تمھی نے بتائے، تمھی نے سُجھائے
رموزِ وجود و عدم غوثِ اعظمؒ

یہ ہے میرا ایماں، جو چاہیں ملا دیں
خدا سے خُدا کی قسم غوثِ اعظمؒ

ہمیں اپنے روضے پہ بلوایئے تا!
یہاں تو پریشاں ہیں ہم غوثِ اعظمؒ

بہت ہی پریشاں ہے بہزادِ مضطر
عطا غوثِ اعظم! کرم غوثِ اعظمؒ

بہزاد لکھنوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

ترا آستاں اور ہم غوثِ اعظمؒ
عنایت، نوازش، کرم غوثِ اعظمؒ

کرے منقبت جو رقم غوثِ اعظمؒ
کہاں سے وہ لاؤں قلم غوثِ اعظمؒ

کرم کو ترستے ہیں ہم غوثِ اعظمؒ
اِدھر بھی نگاہِ کرم، غوثِ اعظمؒ

جو تُو مہرباں ہو تو مٹ جائے فوراً
یہ اندیشۂ بیش و کم غوثِ اعظمؒ

مجھے تو ترے آستاں سے ہے مطلب
میں کیا جانوں دیر و حرم غوثِ اعظمؒ

تصوّر ترا منبعِ شادمانی
تری یاد تسکینِ غم غوثِ اعظمؒ

مری راہ کے خار بن جائیں غُنچے
جو ہو تیری چشمِ کرم غوثِ اعظمؒ

گنہگار ہوں پھر بھی ہوں تیرا خادِم
نہ کھل جائے میرا بھرم غوثِ اعظمؓ

عنایت اگر ہو تو بن جائے کوثر
ہر اک سانس ہے موجِ سم غوثِ اعظمؓ

ترے ہوتے تیرے غلاموں پہ ہر دم
زمانہ کرے کیوں ستم غوثِ اعظمؓ

وہ پُر کیف و پُر لطف روضے کا منظر
کرم ہو تو پھر دیکھیں ہم غوثِ اعظمؓ

شہنشاہ ہے آپ کے در پہ آ کر
جبیں ہو گئی جس کی خم غوثِ اعظمؓ

فنا ہو کے کہتا ہے ہنس ہنس کے اکبؔر
ترے جلوے دیکھیں گے ہم غوثِ اعظمؓ

سید محمد اکبر حسین اکبؔر رضوی الٰہ آبادی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

حبیبِ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم غوثِ اعظمؒ
اے محبوبِ ربُّ العُلا غوثِ اعظمؒ

ہے زغہ میں اسلامؑ بے بس ہے مُسلم
یہ ہے وقت امداد کا غوثِ اعظمؒ

پکاریں غم و ابتلا میں کسے ہم
نہیں جب کوئی دُوسرا غوثِ اعظمؒ

وہ جو چاہے جب چاہے کر کے دکھائے
مرا ہے وہ قدرت نما غوثِ اعظمؒ

کبھی خواب ہی میں عنایت ہو مجھ پر
مرا بختِ خفتہ جگا غوثِ اعظمؒ

اَغِثنِیْ اَغِثنِیْ اَغِثنِیْ اَغِثنِیْ
شہا غوثِ اعظمؒ شہا غوثِ اعظمؒ

میں عاجز سہی پر مرا سر ہے اونچا
ہے اونچوں سے اونچا مرا غوثِ اعظمؒ

ریاست علی عاجز مراد آبادی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

زباں پر ہے نام آپ کا غوثِ اعظمؒ
نہ ہو جس کا کام کیسے مرا غوثِ اعظمؒ
وہ ہے آپ کا مرتبہ غوثِ اعظمؒ
جُھکائے ہیں سر اولیاؒ غوثِ اعظمؒ
حمایت ہوئی جس کو حاصل تمھاری
اُسے خوف کیا حشر کا غوثِ اعظمؒ
تمھاری نظر سے ہُوئے زندہ مُردے
مرے مُردہ دل کو جِلا غوثِ اعظمؒ
برائے حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہرِ مولا
کرم کی نظر ہو ذرا غوثِ اعظمؒ
نظر جب اُٹھاؤں تو طیبہ کو دیکھوں
مجھے وہ نظر کر عطا غوثِ اعظمؒ

عزیز لطیفی (کراچی)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

ہیں شاہنشہِ اولیاء غوثِ اعظمؒ
مرے مُرشد و رہنما غوثِ اعظمؒ

میں کیا کیا کہوں کہ ہیں کیا غوثِ اعظمؒ
سراسر ہیں لطفِ خدا غوثِ اعظمؒ

وہیں سر سے ساری بلائیں ٹلی ہیں
کہا جس گھڑی دل نے "یا غوثِ اعظمؒ"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور علیؓ آپ کے جدِّ اعلیٰ
سوا ہیں سوا ہیں سوا غوثِ اعظمؒ

کہاں جا کے دل کی لگی کو بجھائیں
نہیں ہے کوئی آسرا غوثِ اعظمؒ

غموں کے بھنور سے بچا لیں گے ہم کو
ہمارے تو ہیں ناخدا غوثِ اعظمؒ

اسے فخر ہے نسبتِ قادری پر
یہ خاکیؔ تو ہے آپ کا غوثِ اعظمؒ

عزیزالدین خاکی (کراچی)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

پھلے پھُولے تیرا چمن غوثِ اعظمؒ
شجر سب ہوں گُل پیرہن غوثِ اعظمؒ

عقیدت کی سوغات نذرِ تمنّا
مرا طُرّۂ فکر و فن غوثِ اعظمؒ

تجلّی رب کے ہیں برحق مشاہد
بفیضِ رسولِ زمن صلی اللہ علیہ وسلم غوثِ اعظمؒ

ترے نام پر ناز فرما رہا ہے
ولایت کا ہر بانکپن غوثِ اعظمؒ

نظر زیبِ حیدرؓ سکون بخشِ زہراؓ
قرارِ حسینؓ و حسنؓ غوثِ اعظمؒ

اُجالوں سے خالی کہیں رہ نہ جائے
یہ حُبّ آشنا انجمن غوثِ اعظمؒ

نگہداشت راہیؔ ضیائی کی کیجے
وطن میں جو ہے بے وطن غوثِ اعظمؒ

راہیؔ ضیائی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنے در پر بلا غوثِ اعظمؒ
جمالِ منوّر دکھا غوثِ اعظمؒ

تو آئینہ رُخ کو اپنے دکھا کر
مجھے محوِ حیرت بنا غوثِ اعظمؒ

شرف مجھ کو حاصل ہو دیدارِ حق کا
جو پاؤں میں تیرا لقا غوثِ اعظمؒ

تصوّر میں تیرے نہ کیوں دل ہو روشن
تو ہے نورِ ذاتِ خدا غوثِ اعظمؒ

نظر آئیں کثرت میں وحدت کے جلوے
وہ آنکھیں مجھے کر عطا غوثِ اعظمؒ

کہوں تجھ کو میں آئنہ ذاتِ حق کا
تو ہے سایۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم غوثِ اعظمؒ

غلامؔ اب تری مشکلیں بھی ہوئیں حل
کہ ہیں ابنِ مُشکل کُشا غوثِ اعظمؒ

شاہ غلامؔ رسول القادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

میں ہوں مبتلائے بلا غوثِ اعظمؒ
مجھے قیدِ غم سے چھڑا غوثِ اعظمؒ

خدا نے کیا ہے تجھے عبدِ قادر
تو ہے محئیِ دینِ خدا غوثِ اعظمؒ

تو چاہے تو پہنچائے دم میں خدا تک
تو ہے قدرتِ کبریا غوثِ اعظمؒ

تو ہے مظہرِ ہمّت مصطفائی صلی اللہ علیہ وسلم
تو ہے قوّتِ مرتضیٰؓ غوثِ اعظمؒ

ترا عشق عشقِ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے
رضا تیری حق کی رضا غوثِ اعظمؒ

ترے ہی شفا خانۂ فیض میں ہے
مرے دردِ دل کی دوا غوثِ اعظمؒ

کیا قطبِ اقطاب حق نے تجھی کو
تو غوثوں میں بے شک ہوا غوثِ اعظمؒ

شاہ غلام رسول القادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

جگر پارۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم غوثِ اعظمؒ
ہیں تاریک دل کی ضیا غوثِ اعظمؒ

ترے جدِّ اکرم شہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
تو ہے سرورِ اولیاءؒ غوثِ اعظمؒ

قدم کیوں نہ ہو سارے ولیوں کے سر پہ
قدم تیرا تاجُ العُلا غوثِ اعظمؒ

ترا حکم نافذ ہے فِیْ کُلِّ حَال
ترا حکم بالا ہے یا غوثِ اعظمؒ

ہزاروں کی تقدیر تو نے سنواری
مرا بختِ خُفتہ جگا غوثِ اعظمؒ

کہوں کس سے رنج و الم کی کہانی
سُنے کون تیرے سوا غوثِ اعظمؒ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظلِّ رب ہے تو ظلِّ نبیؐ ہے
رہے مجھ پہ سایہ ترا غوثِ اعظمؒ

نعیم الدین احمد صدیقی (براؤں شریف)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

مرے درد کی ہیں دوا غوثِ اعظمؒ
جو دیں گے تو دیں گے شفا غوثِ اعظمؒ

ہو پوری مری التجا غوثِ اعظمؒ
میں آخر تو ہوں آپ کا غوثِ اعظمؒ

مرے قلبِ مضطر میں ہیں جاگزیں وہ
مری جاں کا ہیں مُدّعا غوثِ اعظمؒ

قرار آ گیا میرے بیتاب دل کو
زباں نے جو میری کہا "غوثِ اعظمؒ"

دو عالم کی مجھ کو ضرورت ہی کیا ہے
کہ ہے آپ کا آسرا غوثِ اعظمؒ

اسے خوفِ عقبیٰ نہ محشر کا کھٹکا
ہیں جاویدؔ کے رہنما غوثِ اعظمؒ

جاویدؔ اقبال قادری (تاندلیانوالا)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

بھنور میں ہے سفینہ غوثِ اعظمؒ
مدد فرمایئے یا غوثِ اعظمؒ

نہ بحرِ یاس میں ہم کو ڈبو دے
غموں کا تیز دھارا غوثِ اعظمؒ

ہر اک کی دستگیری آپ کا کام
سبھی کا ہیں سہارا غوثِ اعظمؒ

وہیں امداد کو تشریف لائے
جہاں کوئی پکارا "غوثِ اعظمؒ"

کیا زندہ دوبارہ دینِ حق کو
رکہ دیں کے ہیں مسیحا غوثِ اعظمؒ

تنِ مُسلم میں پھر جاں لوٹ آئے
دکھا دیجے کرشمہ غوثِ اعظمؒ

سرِ جاویدؔ وقفِ آستاں ہو
یہی اب ہے تمنّا غوثِ اعظمؒ

جاویدؔ اقبال قادری (تاندلیانوالہ)

منقبت حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

مسیحائے عالم ہو یا غوثِ اعظمؒ
مجھے بھی عطا ہو شفا غوثِ اعظمؒ

غلاموں کی فریاد سُنتے ہیں آقا
سبھی کو یہ کہتے سنا غوثِ اعظمؒ

مَیں گھبرا کے سرکار سے پوچھتا ہوں
میں کب تک رہوں مبتلا غوثِ اعظمؒ

خطا وار ہوں میں گنہگار ہوں میں
مگر پھر تمہارا ہوں یا غوثِ اعظمؒ

کسِ بیکساں ہو مرے شاہِ جیلاںؒ
سنو میری فریاد یا غوثِ اعظمؒ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آلِ اطہر کا صدقہ
ہو صدقے میں صحّت عطا غوثِ اعظمؒ

میں بیکس ہوں گھیرا ہے فوجِ الم نے
دُہائی ہے غوث الورا غوثِ اعظمؒ

خلیلؔ صمدانی بیکانیری

منقبتِ حضرتِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

نگاہوں سے پردہ اٹھا غوثِ اعظمؒ
مجھے اپنا جلوہ دکھا غوثِ اعظمؒ

جو فطرت کے سینے میں اب تک نہاں ہے
وہ اسرارِ وحدت بتا غوثِ اعظمؒ

مٹائی تھی جس نے تجلّی باطل
وہ پیغامِ حق پھر سنا غوثِ اعظمؒ

ذرا چشمِ شفقت کو ہو جائے جُنبش
کہ چھائی ہے غم کی گھٹا غوثِ اعظمؒ

حوادث کی موجوں نے گھیرا ہے کب سے
کنارے پہ مجھ کو لگا غوثِ اعظمؒ

جہاں رقص کرتے ہیں فطرت کے جلوے
وہ منزل بھی مجھ کو دکھا غوثِ اعظمؒ

یہی عرض ناہیدؔ ہے رات دن اب
مری آتشِ دل بجُھا غوثِ اعظمؒ

نیلوفر ناہید

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

ہیں محبوبِ ربُّ العُلیٰ غوثِ اعظمؒ
شہنشاہِ ہر دو سرا غوثِ اعظمؒ

جمالِ مبارک ہے منظر بہ منظر
ہیں اس طرح جلوہ نما غوثِ اعظمؒ

تری ذات عالی' تری شان عالی!
بڑا ہے ترا مرتبہ غوثِ اعظمؒ

خدا نے وہ توقیر بخشی ہے تجھ کو
کہ تجھ سا نہیں دوسرا غوثِ اعظمؒ

مری سمت بھی اک نگاہِ کرم ہو
کہ میں ہوں غلام آپ کا غوثِ اعظمؒ

تری ذات پر ناز ہے اولیاءؒ کو
تو ہے نازشِ اولیاءؒ غوثِ اعظمؒ

یہ علوؔی بھی چشمِ کرم کا ہے طالب
اسے بھی ہو کچھ تو عطا غوثِ اعظمؒ

نذیر احمد علوؔی (لاہور)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

وہ کیوں کر نہ ہو مقتدر غوثِ اعظمؒ
ہو جس پر تمہاری نظر غوثِ اعظمؒ

ہو تم ہر مصیبت میں کام آنے والے
ہے دُنیا کی تم پر نظر غوثِ اعظمؒ

شرف تم نے بخشا غلامی کا مجھ کو
عنایت ہوئی حال پر غوثِ اعظمؒ

سرافراز ہو جاؤں اہلِ نظر میں
جو ہو جائے تیری نظر غوثِ اعظمؒ

متاعِ دو عالم سے دامن کو بھر دو
ہے اب آرزو اِس قدر غوثِ اعظمؒ

درودِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے وردِ زباں ہو
چلوں جب میں طیبہ نگر غوثِ اعظمؒ

شرابِ محبت سے سرشار ہو کر
چلا تیرا شیداؔ کدھر غوثِ اعظمؒ

شیداؔ وارثی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

جو پڑ جائے تیری نظر غوثِ اعظمؒ
ہو شامِ الم کی سحر غوثِ اعظمؒ

ترے بام و در سے یہ ٹکرائیں جا کر
وہ آہوں میں دیدے اثر غوثِ اعظمؒ

چمن زارِ قدرت کی رنگینیوں میں
ہے وحدت کا شیریں ثمر غوثِ اعظمؒ

چمکتا نہ کیوں دینِ برحق جہاں میں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تاجِ ایماں گہر غوثِ اعظمؒ

ہو تم فاطمہؓ کی امیدوں کی دنیا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ نظر غوثِ اعظمؒ

حکیمِ عمل، نبضِ فطرت کے ماہر
کریم اور وسیعُ النظر غوثِ اعظمؒ

یہ شرقیؔ وہیں اپنی قسمت جگائے
جہاں ہے ترا سنگِ در غوثِ اعظمؒ

امیر الاسلام شرقی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

جو دیکھیں مجھے با عمل غوثِ اعظمؒ
جُدا ہوں نہ پھر ایک پل غوثِ اعظمؒ

خدا و محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لطف و کرم سے
مسلسل ہیں عزم و عمل غوثِ اعظمؒ

بہاروں کو بخشی ہیں تم نے بہاریں
کھلا دو مرا بھی کنول غوثِ اعظمؒ

فدائی کے مشکل میں کام آنے والے
مرے بھی مسائل ہوں حل غوث اعظمؒ

عداوت جو رکھتے ہیں آج اولیاؒ سے
بڑے خوار ہوں گے وہ کل غوث اعظمؒ

مرا نشّہ اُترے تو کس طرح اُترے
مرا دل ہے مستِ ازل غوث اعظمؒ

تمھاری عنایت، تمھارا کرم ہے
زبانوں پہ ضرب المثل "غوثِ اعظمؒ"

شاہ انصار الٰہ آبادی (کراچی)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترا وصف کیا ہو رقم غوثِ اعظمؓ
کہ تھرّا رہا ہے قلم غوثِ اعظمؓ

بنا رہبرِ راہِ حق سالکوں کا
تمہارا ہی نقشِ قدم غوثِ اعظمؓ

تمھی پہ مجھے ناز ہے میرے مُرشد
تمہارا ہی بھرتا ہوں دم غوثِ اعظمؓ

رہا مجھ کو فرمایئے میرے آقا
کہ ہُوں میں اسیرِ الم غوثِ اعظمؓ

دکھا دو جو دیدار رُؤیا میں مجھ کو
تو چوموں تمہارے قدم غوثِ اعظمؓ

وہی لکھ سکے گا ترا وصفِ اقدس
مؤدّب ہے جس کا قلم غوثِ اعظمؓ

یہ خادؔم بھی ہے نام لیوا تمہارا
کرو اس پہ اپنا کرم غوثِ اعظمؓ

خادِمؔ مہائی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

جناں برکف ہے دربارِ شہانہ غوثِ اعظمؓ کا
بہشتِ اولیاؒ ہے آستانہ غوثِ اعظمؓ کا

بنا ہے عرش منزل آستانہ غوثِ اعظمؓ کا
درخشاں نور ہے خانہ بخانہ غوثِ اعظمؓ کا

زمیں پر عرش کے وہ تاجور معلوم ہوتے تھے
تھا فرشِ خاک اورنگِ شہانہ غوثِ اعظمؓ کا

هُوَ الْقَادِرْ کا غُل ہے خُلد مسکن قادریوں میں
فرشتوں کی زباں پر ہے ترانہ غوثِ اعظمؓ کا

مہک بغداد کے پھولوں میں ہے مکّہ مدینہ کی
ریاضِ خُلد ہے یا آستانہ غوثِ اعظمؓ کا

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وہ حشر میں فرماتے آئیں گے
بجے گا روزِ محشر شادیانہ غوثِ اعظمؓ کا

مرا دیواں نہ کیوں ہو اے ضیاؔ تفسیرِ نورانی
بخطِّ نور لکھتا ہوں فسانہ غوثِ اعظمؓ کا

ضیاءؔ القادری بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظمؒ کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوثِ اعظمؒ کا

جو اپنے کو کہے میرا مُریدوں میں وہ داخل ہے
یہ فرمایا ہُوا ہے میرے آقا غوثِ اعظمؒ کا

ہماری لاج کس کے ہاتھ ہے بغداد والےؒ کے
مصیبت ٹال دینا کام کس کا غوثِ اعظمؒ کا

جہازِ تاجراں گرداب سے فوراً نکل آیا
وظیفہ جب انھوں نے پڑھ لیا "یا غوثِ اعظمؒ" کا

شفا پاتے ہیں صد ہا جاں بلب امراضِ مہلک سے
عجب دارُ الشفا ہے آستانہ غوثِ اعظمؒ کا

بِلَادَ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ سے یہ ظاہر ہے
کہ عالَم میں ہر اک شے پر ہے قبضہ غوثِ اعظمؒ کا

فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ سے ہُوا ظاہر
تصرُّف اِنس و جن سب پر ہے آقا غوثِ اعظمؒ کا

جو حق چاہے وہ یہ چاہیں، جو یہ چاہیں وہ حق چاہے
تو مٹ سکتا ہے پھر کس طرح چاہا غوثِ اعظمؒ کا

جلایا استخوانِ مُرغ کو دستِ کرم رکھ کر
بیاں کیا ، ہو سکے احیائے موتیٰ غوثِ اعظمؒ کا

جو فرمایا کہ دوشِ اولیاءؒ پر ہے قدم میرا
رلیا سر کو جھکا کر سب نے تلوا غوثِ اعظمؒ کا

لُعاب اپنا چٹایا احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو
تو پھر کیسے نہ ہوتا بول بالا غوثِ اعظمؒ کا

ہمارا ظاہر و باطن ہے اُن کے آگے آئینہ
کسی شے سے نہیں عالم میں پردہ غوثِ اعظمؒ کا

رہے پابندِ احکامِ شریعت ابتدا ہی سے
نہ چھوٹا شیر خواری میں بھی روزہ غوثِ اعظمؒ کا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رسولوںؑ میں ہے جیسے مرتبہ اعلیٰ
ہے افضل اولیاءؒ میں یوں ہی رتبہ غوثِ اعظمؒ کا

رہائی مل گئی اُس کو عذابِ قبر و محشر سے

یہاں پر مل گیا جس کو وسیلہ غوثِ اعظمؓ کا

عزیزو! کر چکو تیار جب میرے جنازے کو

تو لکھ دینا کفن پر نام والا غوثِ اعظمؓ کا

فرشتو! روکتے ہو کیوں مجھے جنّت میں جانے سے

یہ دیکھو ہاتھ میں دامن ہے کس کا، غوثِ اعظمؓ کا

کبھی قدموں پہ لوٹوں گا، کبھی دامن پہ مچلوں گا

بتا دوں گا کہ یوں چھٹتا ہے بندہ غوثِ اعظمؓ کا

خداوندا! دُعا مقبول کر ہم رُوسیاہوں کی

گناہوں کو ہمارے بخش، صدقہ غوثِ اعظمؓ کا

جمیلِ قادری سو جاں سے ہو قربان مُرشد پر

بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوثِ اعظمؓ کا

جمیلِ قادری رضوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

ہُوا سارے جہاں میں بول بالا غوثِ اعظمؒ کا
حقیقت تو یہ ہے رتبہ ہے اعلیٰ غوثِ اعظمؒ کا

شریعت کے گُلستاں میں طریقت کے دبستاں میں
جدھر دیکھو اُجالا ہی اُجالا غوثِ اعظمؒ کا

رموزِ معرفت سب منکشف ہو جائیں گے اُس پر
پڑھے گا جو تصوّف پر مقالہ غوثِ اعظمؒ کا

اُسے ہر شے پہ غلبہ کیوں نہ ہو ساری خدائی میں
سلیماں ہے وظیفہ پڑھنے والا غوثِ اعظمؒ کا

صداقت میں سخاوت میں ریاضت میں عبادت میں
قیامت تک رہے گا بول بالا غوثِ اعظمؒ کا

ملائے خاک میں ابلیس کے مذمُوم منصوبے
محافِظ بن گیا باری تعالیٰ غوثِ اعظمؒ کا

جواب اپنا نہیں رکھتی فقیری بھی امیری بھی
زمانے بھر سے ہے عالم نرالا غوثِ اعظمؒ کا

سلامی رات دن دیتی ہیں کرنیں چاند سورج کی
ہر اک بغداد کا ذرّہ ہے پالا غوثِ اعظمؓ کا

طریقِ چشت ہو یا سہروردی نقشبندی ہو
نظر آیا ہمیں ہر سُو اُجالا غوثِ اعظمؓ کا

ہُوئی تسلیم اہلِ دل کو ہر سُو برتری اُن کی
ہُوا ہر گام پر رتبہ دوبالا غوثِ اعظمؓ کا

انھوں نے جو کہا، تائیدِ حق سے ہو گیا پورا
مشیّت نے کبھی کہنا نہ ٹالا غوثِ اعظمؓ کا

اثر ہو گا دُعا میں، مُدّعا تیرا بر آئے گا
ذرا اسمِ گرامی ذہن میں لا غوثِ اعظمؓ کا

نبی ﷺ کا نور فیضِ فاطمہؓ کا کیوں نہ ہو وارث
علیؓ مُرتضیٰ ہے جدِّ اعلیٰ غوثِ اعظمؓ کا

نصیرؔ ایمان ہے اپنا کہ محشر میں دمِ پُرسش
ہمارے کام آئے گا حوالہ غوثِ اعظمؓ کا

نصیرالدین نصیرؔ گیلانی (گولڑہ شریف)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

محیطِ ہر دو عالم آستاں ہے غوثِ اعظمؒ کا
جدھر دیکھو' جہاں دیکھو' نشاں ہے غوثِ اعظمؒ کا

کسی کی کیا حقیقت' آسماں بھی سر جھکائے ہے
بہ فیضِ ایزدی وہ آستاں ہے غوثِ اعظمؒ کا

حوادث لطف بن جاتے ہیں' بجلی گُل کھلاتی ہے
دلِ بیتاب ایسے گلُستاں ہے غوثِ اعظمؒ کا

مہ و خورشید صبح و شام میرے گرد پھرتے ہیں
جبیں میں ایسا شوقِ آستاں ہے غوثِ اعظمؒ کا

زمانہ جس سے سیرابِ محبّت ہوتا رہتا ہے
وہ جامِ شوق' بحرِ بیکراں ہے غوثِ اعظمؒ کا

تڑپ سکتا ہے لیکن عارضی لفظوں سے بیگانہ
دلِ بیتاب فطری ترجماں ہے غوثِ اعظمؒ کا

مقامِ زندگی و بندگی کیا' راہِ منزل کیا
جہانِ عشق میں' ہر اک جہاں ہے غوثِ اعظمؒ کا

شاہ انصار الٰہ آبادی (کراچی)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

رہے گا تا اَبَد ہر گھر میں چرچا غوثِ اعظمؒ کا
سَنَد اسلام میں ہے نامِ والا غوثِ اعظمؒ کا

تلاطُم خیز موجیں بھی پیامِ عافیت ٹھہریں
اگر ہو جائے ادنیٰ سا اشارہ غوثِ اعظمؒ کا

مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم انھیں تصویر کہتے ہیں
جمالِ حق نما ہے رُوئے زیبا غوثِ اعظمؒ کا

کرن اُمید کی ابھری ہجومِ نااُمیدی میں
کنارِ عافیت ہے نام گویا غوثِ اعظمؒ کا

ہر اک جملہ زبانِ خاص کا تفسیرِ قرآں ہے
تقاضائے مشیّت ہے تقاضا غوثِ اعظمؒ کا

یہ وہ ہیں، حکم سے جن کے ٹھہر جاتا ہے پانی بھی
ابھی تک یاد ہے دجلہ کو سجدہ غوثِ اعظمؒ کا

جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تنویرِ حق اُمّت کے رہبر ہیں
نظرؔ اہلِ نظر سمجھے یہ رتبہ غوثِ اعظمؒ کا

جمیل نظرؔ

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

تعالیٰ اللہ یہ عظمت یہ رُتبہ غوثِ اعظمؒ کا
قیامت تک رہے گا بول بالا غوثِ اعظمؒ کا

کیا ہے دینِ سرکارِ دو عالم ﷺ آپ نے زندہ
محی الدّیں ہوا یوں نامِ والا غوثِ اعظمؒ کا

مریضوں کو سکوں حاصل نہ ہو کیوں ان کے روضہ پر
شفا بخشِ جہاں ہے آستانہ غوثِ اعظمؒ کا

بنایا قطب و ابدال و مجدّد جس کو بھی چاہا
رہا ہے جوش پر دریا ہمیشہ غوثِ اعظمؒ کا

کھڑاؤں پھینک کر امداد کی اک نیک عورت کی
لیا جس وقت اُس نے نامِ والا غوثِ اعظمؒ کا

رکھے جو ان سے نسبت اور کہے خود کو غلام ان کا
حقیقت میں وہی ہے دل سے شیدا غوثِ اعظمؒ کا

نہ کیوں ہو ناز قسمت پر امیرِ قادری مجھ کو
بحمدِاللہ! ہُوا حاصل وسیلہ غوثِ اعظمؒ کا

امیر رضوی تلیاپوری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

ازل سے مستِ صہبائے ولائے غوثِ اعظمؓ ہوں
ہے ذوقِ بیخودی حاصل، فدائے غوثِ اعظمؓ ہوں

بنا ہے قادری جلووں سے دل آئینۂ قدرت
فروغِ بخت تو دیکھو ضیائے غوثِ اعظمؓ ہوں

وسیلہ ہے مجھے بابِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ رسائی کا
زمیں بوسِ درِ دولت سرائے غوثِ اعظمؓ ہوں

مرا آقا غنی ہے، مقتدر ہے، لاج والا ہے
مری قسمت کا کیا کہنا، گدائے غوثِ اعظمؓ ہوں

اُمیدِ وصل و لطفِ دید و کیف آستاں بوسی
یہ سب میرے لیے ہیں، مَیں برائے غوثِ اعظمؓ ہوں

دکھا دے اک نظر وہ حق نما صورت مجھے یا رب
ہوئی مدّت کہ مشتاقِ لقائے غوثِ اعظمؓ ہوں

دکھائے گرمیاں خورشیدِ محشر مجھ کو کیا ڈر ہے
کہ روزِ حشر میں زیرِ لوائے غوثِ اعظمؓ ہوں

علامہ ضیاء القادری

منقبت حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

ثنا خوانِ نبی ﷺ مدحت سرائے غوثِ اعظمؒ ہوں
خوشا قسمت کہ مصروفِ ثنائے غوثِ اعظمؒ ہوں

ملی ہے دولتِ بغداد مجھ کو کیا سمجھتے ہو
لیے آنکھوں میں خاکِ نقشِ پائے غوثِ اعظمؒ ہوں

فقیر و بادشہ جس در سے ہر دم فیض پاتے ہیں
شرف یابِ درِ جُود و سخائے غوثِ اعظمؒ ہوں

نوازا دولتِ دُنیا و دیں سے غوثِ اعظمؒ نے
گدائے بابِ تسلیم و رِضائے غوث اعظمؒ ہوں

کریں گے دستگیری رحمۃ للعالمیں ﷺ میری
لیے ہاتھوں میں دامانِ قبائے غوثِ اعظمؒ ہوں

ہے طیّب اشرفیؔ کا سر پہ میرے سایۂ رحمت
میں اوڑھے آج بھی طیّب ردائے غوثِ اعظمؒ ہوں

طیّب قریشی اشرفی (دہلی)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

حریمِ دل میں قندیلِ فروزاں، غوثِ اعظمؒ ہیں
فضائے جاں میں مہتابِ درخشاں غوثِ اعظمؒ ہیں
صراطِ منزلِ ایقان و ایماں غوثِ اعظمؒ ہیں
بساطِ محفلِ وجدان و عرفاں غوثِ اعظمؒ ہیں
خزاں کی دسترس سے دور فرحاں، غوثِ اعظمؒ ہیں
بہارِ گلشنِ رضوانِ شاداں غوثِ اعظمؒ ہیں
گلِ شادابِ گلزارِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہیے
یقیناً وارثِ حسنِ بہاراں غوثِ اعظمؒ ہیں
مثالِ نجمِ تابندہ، نشانِ راہِ وحدت ہیں
زمانے کے لیے رفعت بداماں غوثِ اعظمؒ ہیں
نقوشِ معرفت ہیں سارے ارشاداتِ حضرتؒ کے
شریعت کے لیے رُشدِ نمایاں غوثِ اعظمؒ ہیں
علیِؓ مرتضیٰؓ بنیاد ہیں شہرِ طریقت کی
تو اس کے بام و در کا نام و عنواں غوثِ اعظمؒ ہیں

اقبال نشتر (کراچی)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

کمالِ حُسنِ ایماں ہے محبّت غوثِ اعظمؒ کی
ہے محبُوبِ خدا محبوب صُورت غوثِ اعظمؒ کی

رُخِ انور جبینِ بدر کی تابش سے روشن ہے
سراپا نور کی سُورۃ ہے صورت غوثِ اعظمؒ کی

محیّ الدّینؒ عبدالقادر و محبُوب سُبحانی
جہاں بھر میں ہے ان ناموں سے شہرت غوثِ اعظمؒ کی

ہے دوشِ اولیاءؒ زیرِ کفِ پائے شہِ جیلانؒ
یہ اوجِ منزلت ہے، یہ فضیلت غوثِ اعظمؒ کی

حَسَنؓ کے چاند ہیں وہ، ان کی ہر سج دھج حُسینیؓ ہے
نشانِ شانِ محبوبی ہے طلعت غوثِ اعظمؒ کی

شکوہِ خُسروی شانِ فقیری پر تصدُّق ہے
خدا شاہد، عجب ہے شان و شوکت غوثِ اعظمؒ کی

وہ چشمِ حق نگر ہے دید کے قابل حقیقت میں
جسے اک بار ہو جائے زیارت غوثِ اعظمؒ کی

ولیؔ ابدال و قطب و اصفیا سب زیرِ فرماں ہیں
جہانِ معرفت میں ہے حکومت غوثِ اعظمؓ کی

وہ خود ہیں عبدِ قادرؔ قادری ہے ہر مرید ان کا
یدُ اللٰہی عطیّہ ہے یہ قدرت غوثِ اعظمؓ کی

"مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ" کے ہم تو یہ معنیٰ سمجھتے ہیں
بہشتی قادری ہیں سبؔ ہے جنّت غوثِ اعظمؓ کی

ضیاؔ کام آئے گی محشر میں پیشِ داورِ محشر
غلامی رحمتِ عالم ﷺ کیؔ نسبت غوثِ اعظمؓ کی

علّامہ ضیاؔء القادری

یہ بزم درودِ قطبِ ربّانیؒ ہے
دربار جناب شاہِ جیلانیؒ ہے
ظاہر میں ہے گیارھویں کی محفل حامؔد
باطن میں فروغ نورِ ایمانی ہے

حامد بخش حامؔد بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

نرالی ہے جہاں میں شان و شوکت غوثِ اعظمؒ کی
انوکھی بُردباری اور قناعت غوثِ اعظمؒ کی

ملی ہے نسبتِ شبیرؓ و شبرؓ اُن کو ورثے میں
مسلّم دونوں جانب سے نجابت غوثِ اعظمؒ کی

امامِ عسکریؒ نے جُبّہ چھوڑا آپ کی خاطر
جنیدِؒ باصفا نے دی بشارت غوثِ اعظمؒ کی

سبھی رہزن ہوئے تائب، ولایت مل گئی سب کو
جو دیکھی عہدِ طفلی میں صداقت غوثِ اعظمؒ کی

بنایا چور کو ابدال، روکا سیلِ دجلہ کو
ہوئی کس کس طرح ظاہر فضیلت غوثِ اعظمؒ کی

قدم سرکارؒ کا ہے گردنِ اقطابِ عالم پر
رہے گی تا اَبد جاری ولایت غوثِ اعظمؒ کی

کیا ہے دینِ حق زندہ، لقب پایا ہے مُحیِ الدّیں
ہے سیمائے اَبد پر نقش عظمت غوثِ اعظمؒ کی

مواعظ آپ کے شمشیر بُرّاں کفر کے حق میں
نہ رکھتی تھی جواب اپنا خطابت غوثِ اعظمؒ کی
مُریدیٔ لاتخف کس نے کہا ہے؟ شاہِ جیلاںؒ نے
کلیدِ بخشش و رحمت ہے نسبت غوثِ اعظمؒ کی
رہا بیداریٔ شب کا مبارک سلسلہ برسوں
مثالِ روزِ روشن ہے ریاضت غوثِ اعظمؒ کی
تنِ اُمّت میں پھونکی رُوحِ ایماں، رُوحِ اسلامی
یہی کیا کم ہے اے تائبؔ! کرامت غوثِ اعظمؒ کی

پروفیسر حفیظ تائبؔ (لاہور)

....

ضروری ہے غوثِ معظّمؒ سے الفت
عقیدت ہماری بجا گیارھویں سے
مگر جو ہے تعلیم میراںؒ کی، اُس پہ
عمل بھی ضروری ہے حُسنِ یقیں سے

(ر۔ر۔م)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

کسے معلوم ہے، ہے کیا حقیقت غوثِ اعظمؒ کی
شہنشاہِ دو عالم ﷺ سے ہے نسبت غوثِ اعظمؒ کی

خدا کا شکر ہے، بخشی ہیں اُس نے نعمتیں مجھ کو
مرے سر میں ہے سودا، دل میں حسرت غوثِ اعظمؒ کی

یہی ارماں ہے آنکھوں کو، یہی ہے آرزو دل کی
الٰہی خواب ہی میں ہو زیارت غوثِ اعظمؒ کی

طفیلِ خواجۂ عثمانؒ بہ فیضِ خواجۂ سنجرؒ
ملی ہے میرے دل کو بھی محبّت غوثِ اعظمؒ کی

متاعِ زندگی قربان کر دُوں پائے اقدس پہ
جو سوتے ہی میں ہو جائے زیارت غوثِ اعظمؒ کی

طفیلِ شافعِ محشر، برائے ساقیِ کوثر ﷺ
الٰہی بخش دے مجھ کو بھی الفت غوثِ اعظمؒ کی

نمازِ عشق کے سجدے ادا ہوں کاش یوں یا رب!
جبینِ خادمؔی ہو اور تُربت غوثِ اعظمؒ کی

خادمؔی ضیائی اجمیری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

خداوندا میسّر ہو زیارت غوثِ اعظمؒ کی
دکھا دے عالمِ رؤیا میں صورت غوثِ اعظمؒ کی

گیا محروم دشمن بھی نہ ہرگز آپ کے در سے
بنائی تھی عجب حق نے طبیعت غوثِ اعظمؒ کی

گیا خدمت میں جو کافر مسلماں ہو کے وہ آیا
کچھ ایسی رکھتی تھی تاثیر صُحبت غوثِ اعظمؒ کی

سروں پر اپنے شاہانِ جہاں رکھیں قدم اس کے
ذرا بھی جس پہ ہو جائے عنایت غوثِ اعظمؒ کی

جب ان کا واسطہ دے کر دعا کی، ہو گیا مطلب
خدا کی بارگہ میں ہے یہ عظمت غوثِ اعظمؒ کی

لکھا دیکھا ہے حلیہ آپ کا جب سے کتابوں میں
مری نظروں میں پھرتی ہے شباہت غوثِ اعظمؒ کی

بجائے نامۂ اعمال احساںؔ آگے داور کے
پڑھوں گا روزِ محشر مدح حضرت غوثِ اعظمؒ کی

احسان علی احساںؔ رامپوری

منقبت حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

مرے لب پر رواں ہر دم ثنا ہے غوثِ اعظمؒ کی
مرے شعروں کے پیکر میں ضیا ہے غوثِ اعظمؒ کی

شہِ ہر دوسرا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر عمل کی مظہرِ کامل
قسم اللہ کی اک اک ادا ہے غوثِ اعظمؒ کی

یہ سچ ہے اِس کو اربابِ وفا تسلیم کرتے ہیں
مکمل زندگی صدق و صفا ہے غوثِ اعظمؒ کی

ضیا ہے قلب و جاں کی بھی دوا دردِ نہاں کی بھی
مری آنکھوں کا سُرمہ خاکِ پا ہے غوثِ اعظمؒ کی

فیوضاتِ شہِ بغدادؒ سے خوشحال رہتا ہوں
محبّت مَشعلِ راہِ ہُدیٰ ہے غوثِ اعظمؒ کی

قدم اُن کا تمامی اولیاؒ کی گردنوں پہ ہے
شعور و فہم سے عظمت ورا ہے غوثِ اعظمؒ کی

ولائے پنجتنؓ سے دل مرا شاداں جو ہے نازشؔ
مرا ایمان ہے یہ بھی عطا ہے غوثِ اعظمؒ کی

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

رہِ انسانیت میں ہے وہ عظمت غوثِ اعظمؒ کی
رہے گی ہر زمانے کو ضرورت غوثِ اعظمؒ کی

عطائے خاص کا آئینہ قدرت غوثِ اعظمؒ کی
ہماری عقل سے باہر ہے وسعت غوثِ اعظمؒ کی

سخنور کیا مفکّر کیا، ہر اک ذی ہوش دُنیا میں
بقدرِ ظرف رکھتا ہے محبّت غوثِ اعظمؒ کی

یہ وہ دربار ہے جس میں برابر سب کا رتبہ ہے
شہنشاہی سے بڑھ کر ہے اطاعت غوثِ اعظمؒ کی

ستارے کو مہِ کامل اگر بننے کی خواہش ہے
بہت ہے ایک لمحے کی رفاقت غوثِ اعظمؒ کی

شریکِ حال جن کے ہو، انھیں کیا غم ہو دُنیا کا
کرم سرکارِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا، عنایت غوثِ اعظمؒ کی

مذاقِ باریابی سے خلش کچھ اور بڑھتی ہے
نکل کر بھی وہیں رہتی ہے حسرت غوثِ اعظم کی

جمیل نظر

منقبت حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

خدا کے نور کی مظہر ہے صُورت غوثِ اعظمؒ کی
جہاں بھر سے نرالی پاک سیرت غوثِ اعظمؒ کی

نکھار آیا ولایت کے رُخِ زیبا پہ دُنیا میں
ہوئی جیلان میں جس دم ولادت غوثِ اعظمؒ کی

سبھی ڈاکُو ہوئے تائب گرا سَردار قدموں میں
ہوئی بچپن میں یوں ظاہر کرامت غوثِ اعظمؒ کی

وہ ہیں حسنینؓ کی اولاد آلِ فاطمہ زہراؓ
قریشی ہے علی مولاؓ سے نسبت غوثِ اعظمؒ کی

بُری نیّت سے گرچہ آپ کی دہلیز پہ آیا
نظر سے ہو گئی حاصل ولایت غوثِ اعظمؒ کی

قدم ہیں اولیاؒ کی گردنوں پہ غوثِ اعظمؒ کے
ہے یہ بھی ایک لافانی حقیقت غوثِ اعظمؒ کی

اسے ہوتی ہے دولت علم اور عرفان کی حاصل
جسے حق سے عنایت ہو محبّت غوثِ اعظمؒ کی

کوئی رہتا نہیں محروم فیضِ شاہِ جیلاںؒ سے
مرے قلب و جگر میں بھی ہے چاہت غوثِ اعظمؒ کی

خدا کی رحمتیں لے لیں گی اس کو اپنے سایے میں
ملے گی جس کو محشر میں حمایت غوثِ اعظمؒ کی

مرے دل سے سبھی رنج و الم کافور ہو جائیں
پڑے مجھ پر اگر چشمِ عنایت غوثِ اعظمؒ کی

خدایا کر کرم ساقیؔ پہ صدقہ کملی والے ﷺ کا
اسے مل جائے محشر میں حمایت غوثِ اعظمؒ کی

غلام رسول ساقیؔ (گوجرانوالا)

مقبول ہو گیارھویں کی محفل یا غوثؒ
ہو جائے مُراد سب کی حاصل یا غوثؒ
محشر میں بھی حاضرینِ مجلس یہ تمام
زُمرہ میں حضور ﷺ کے ہوں داخل یا غوثؒ

حامد بخش حامدؔ بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

ہمیں تو شوق ہے مدحت سے غوثِ اعظمؒ کی
لگاؤ دل کو ہے الفت سے غوثِ اعظمؒ کی
خدا کا عشق ملا شفقتِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ملی
ملا ہے کیا نہ عنایت سے غوثِ اعظمؒ کی
ازل سے آئے ہیں کاسہ لیے ہوئے ہم تو
کہ بھیک لیں درِ دولت سے غوثِ اعظمؒ کی
کھُلا ہے فیض کا در آئے جس کا جی چاہے
بہار لُوٹ لے جنّت سے غوثِ اعظمؒ کی
مرے حضورؒ کے گھر آئے چور چوری کو
بنے ولی وہ عنایت سے غوثِ اعظمؒ کی
طعام کم ہو زیادہ اگرچہ ہوں مہمان
ہو کافی سب کو وہ برکت سے غوثِ اعظمؒ کی
خدا کے ہاتھ میں ہو گا میاں تمہارا ہاتھ
شرف یہ پاؤ گے بیعت سے غوثِ اعظمؒ کی

نجم بریلوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

میں یوں کرتا ہوں اظہارِ عقیدت غوثِ اعظمؒ سے
تقاضا ہے مرے ایماں کا' الفت غوثِ اعظمؒ سے

بہارِ گلشنِ اسلام اُن کے دم قدم سے ہے
کہ پھیلی چار سُو عالم میں نکہت غوثِ اعظمؒ سے

خمیدہ سر ہیں اقطابِ جہاں پیشِ شہِ جیلاںؒ
کہ پائی جس نے بھی' پائی ولایت غوثِ اعظمؒ سے

نہیں اقلیمِ سلطانی سے ان کی کوئی بھی باہر
ملے سب سلسلہ ہائے طریقت غوثِ اعظمؒ سے

مُلقب ہیں محی الدّین سے بغداد کے والی
رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندہ ہے سنّت غوثِ اعظمؒ سے

تنِ مُردہ میں دیں کے' زندگی کی روح دوڑا دی
ہوئی صادِر یہ اک زندہ کرامت غوثِ اعظمؒ سے

ہوئی ہیں رحمۃٌ للعالمیں صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتیں سب پر
کہ پہنچا ہے یہ فیضانِ رسالت غوثِ اعظمؒ سے

ہوئیں کافور سب تاریکیاں کذب و جہالت کی
وہ پھُوٹا سروری نورِ صداقت غوثِ اعظمؓ سے
مجھے ہر حال میں حاجت ہے اُن کی دستگیری کی
ہُوں میں بھی طالب چشمِ عنایت غوثِ اعظمؓ سے
رہا نیّرؔ نہیں کچھ خوفِ عقبیٰ خدشۂ محشر
ہوئی ہے جب سے قائم اپنی نسبت غوثِ اعظمؓ سے

ضیا نیّرؔ (لاہور)

....

نگاہِ وقت میں شیخِ دو عالم غوثِ اعظمؓ ہیں
مکمّل عظمت و محبُوبِ اعظم غوثِ اعظمؓ ہیں
انھیں "محبُوبِ سُبحانی" لقب بخشا ہے قدرت نے
متاعِ ناز و فخرِ نسلِ آدم غوثِ اعظمؓ ہیں
عطا ان کی فقیروں پر، کرم ان کا غریبوں پر
کہ دنیائے کرامت میں مکرّم غوثِ اعظمؓ ہیں

(رئیسؔ)

منقبت حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

خدا شاہد وہ حُسنِ بے مثالِ غوثِ اعظمؒ ہے
جمالِ رحمتِ عالمؐ جمالِ غوثِ اعظمؒ ہے

نہ ماضی میں، نہ مستقبل میں ہو گا آپ سا کوئی
مُرقّع قدرتِ قادِر کا حالِ غوثِ اعظمؒ ہے

وہ سینہ ہے مدینہ، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد ہے جس میں
وہ دل بغداد ہے جس میں خیالِ غوثِ اعظمؒ ہے

زباں زد آپ کے کشف و کرامت ہیں جہاں بھر میں
کرامت آفریں ہر اک کمالِ غوثِ اعظمؒ ہے

تبرُّک گیارھویں کا اک جہاں کھاتا، کِھلاتا ہے
جہاں پرور عجب جُود و نوالِ غوثِ اعظمؒ ہے

اُسے قربِ خدا، قربِ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہے
میسّر جس گدا کو اِتّصالِ غوثِ اعظمؒ ہے

مُحیُّ الدّین اوّل ہیں، فنا فی اللہ ہیں آخر
حَسِین آغاز ہے، دلکش مآلِ غوثِ اعظمؒ ہے

علّامہ ضیاء القادری

منقبتِ حضرتِ غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

خدائی ہے فدا، عالم نثار غوثِ اعظمؒ ہے
خدائے غوثِ اعظم دوستدار غوثِ اعظمؒ ہے

بہارِ خلد قربانِ دیارِ غوثِ اعظمؒ ہے
بہشتِ رنگ و بو قُرب و جوارِ غوثِ اعظمؒ ہے

فضائل بیشمار، اوصاف بے حد کیوں نہ ہوں ان کے
کہ ہشت اوتادِ عالم میں شمارِ غوثِ اعظمؒ ہے

مشائخ اولیاء، اقطاب ہیں سب فیضیاب اُن سے
عجب فیّاض چشمِ فیض بارِ غوثِ اعظمؒ ہے

صراطِ مستقیم اللہ والے کہتے ہیں جس کو
نشانِ قُربِ حق وہ رہ گزارِ غوثِ اعظمؒ ہے

شریعت کے وہ حامی ہیں، طریقت کے وہ ہادی ہیں
جہانِ معرفت میں اقتدارِ غوثِ اعظمؒ ہے

معینی قادری ہوں میں ضیاؔ میرا یہ مسلک ہے
معینی آستانہ جلوہ زارِ غوثِ اعظمؒ ہے

علامہ ضیاء القادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

عجب اللہ اکبر اقتدارِ غوثِ اعظمؒ ہے
محبِّ غوث خود پروردگارِ غوثِ اعظمؒ ہے

خدا رکھّے یہ معراجِ وقارِ غوثِ اعظمؒ ہے
سرافرازِ جہاں ہر خاکسارِ غوثِ اعظمؒ ہے

تجلّی گاہِ انوارِ ازل ہے روضۂ انور
چراغِ طور قندیلِ مزارِ غوثِ اعظمؒ ہے

رُخِ محبوبِ سبحانی کا جلوہ ہے تصوّر میں
مرا قلبِ صفا آئینہ دارِ غوثِ اعظمؒ ہے

ہمیشہ ان کو شب بیدار و روزہ دار ہی پایا
زمانہ شاہدِ لیل و نہارِ غوثِ اعظمؒ ہے

ہیں اہلِ جبر بھی مجبور رعب و داب سے ان کے
نشانِ ہیبتِ حق اختیارِ غوثِ اعظمؒ ہے

ثنا خواں ہے فقیرِ قادری اس آستانے کا
ضیاؔ پیدائشی مدحت نگارِ غوثِ اعظمؒ ہے

علامہ ضیاؔء القادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم (رحمۃ اللہ تعالیٰ)

مقامِ رفعت و عظمت مقامِ غوثِ اعظمؓ ہے
ہر اہلِ ہوش محوِ احترامِ غوثِ اعظمؓ ہے

ہے وا میخانۂ دیں' اہتمامِ غوثِ اعظمؓ ہے
مئے توحید سے لبریز جامِ غوثِ اعظمؓ ہے

تصدُّق ہے متاعِ دو جہاں اُس کے مقدّر پر
وہ سلطانِ جہاں ہے جو غلامِ غوثِ اعظمؓ ہے

سرُور و کیف میں محوِ رُخِ پُر نور رہتا ہوں
مری سرمستیٔ دل ہم کلامِ غوثِ اعظمؓ ہے

ولایت معرفت' حق و صداقت درس ہے اُن کا
شیوعِ حکمتِ قرآں پیامِ غوثِ اعظمؓ ہے

جہانِ معرفت پر ہے نگاہِ بادہ ریز اُن کی
زمیں تا آسماں گردش میں جامِ غوثِ اعظمؓ ہے

جہاں ہے بادۂ عرفانِ وحدت کا تمنائی
صلائے عام ہے' گردش میں جامِ غوثِ اعظمؓ ہے

ولائے غوثؓ میں سرمستیاں زاہدؔ مری گم ہیں
نظر میں جذب میری عکسِ جامِ غوثِ اعظمؓ ہے

زاہد حقیقی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

دل میں بسا کر یا غوثِ اعظمؒ
ہر دم کہا کر "یا غوثِ اعظمؒ"

گر چاہتا ہے غم سے رہائی
وردِ زباں کر "یا غوثِ اعظمؒ"

فضلِ خدا سے لطفِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
نقش ہے دل پر "یا غوثِ اعظمؒ"

نانا و دادا تیرے ہیں بیشک
شبیرؓ و شبرؓ یا غوث اعظمؒ

تم نے نکالی بُڑھیا کی کشتی
دریا سے باہر یا غوثِ اعظمؒ

قُطب بنایا چوروں کو تم نے
کلمہ بڑھا کر غوثِ اعظمؒ

اپنے سحرؔ پر خاص کرم کر
خلق کے رہبر یا غوثِ اعظمؒ

پروفیسر سحرؔ آفریدی (نواب شاہ)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

کرم فرمائیے یا غوثِ اعظمؒ
مدد کو آیئے یا غوثِ اعظم

سوائے آپ کے ہے کون میرا
مجھے بتلائیے یا غوثِ اعظمؒ

چمک اُٹھے گی میری جھونپڑی بھی
کبھی ہو جائیے یا غوثِ اعظمؒ

میں آنکھیں آپ ہی وار دوں گا
نظر تو آیئے یا غوثِ اعظمؒ

دلِ بے کل سنبھلتا ہی نہیں ہے
اسے بہلائیے یا غوثِ اعظمؒ

خدا سے دولتِ فیضانِ رحمت
ہمیں دلوائیے یا غوثِ اعظمؒ

پروفیسر فیض رسول فیضانؔ (گوجرانوالا)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

ہوں بحرِ غم میں مبتلا یا غوثِ اعظمؒ الغیاث
امداد کر بہرِ خدا یا غوثِ اعظمؒ الغیاث

اے عارفوں کے بادشاہ اے اولیاءؒ کے جاں پناہ
اے گمرہوں کے رہنما یا غوثِ اعظمؒ الغیاث

اے عارفِ اسرارِ حق اے مالکِ چودہ طبق
اے سرورِ ہر دوسرا یا غوثِ اعظمؒ الغیاث

اے عاشق و معشوقِ ربّ میراں محی الدیں لقب
تجھ سا نہیں کوئی دُوسرا یا غوثِ اعظمؒ الغیاث

اے مالکِ ہر دو جہاں اے سالکِ ہفت آسماں
اسرارِ مَا اَوْحیٰ کُشا یا غوثِ اعظمؒ الغیاث

اے نورِ چشمِ انبیاءؑ جانِ نبی صَلِّ عَلیٰ
گل لالۂ آلِ عبا یا غوثِ اعظمؒ الغیاث

اے نازنینِ پنجتنؑ، نخلِ گلستانِ حسنؓ
اے کبریا کا لاڈلا یا غوثِ اعظمؒ الغیاث

اے دستگیرِ عاجزاں پُشت و پناہِ بے کساں
ہوں سگ ترے دربار کا یا غوثِ اعظمؒ الغیاث

شاہ غلام محمد جلوانوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

فرزندِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، دلبندِ علیؓ شاہنشہِ دیں غوثُ الاعظمؒ
سلطانِ صفِ عُشّاق خدا، محبوبِ حسیں غوثُ الاعظمؒ

اندازِ حسینیؓ چھب حسنیؓ ہر ناز و ادا مکّی مدنی
محبوبِ خدائے ذوالمنن، محبوبِ حسیں غوث الاعظمؒ

ہیں تم سے منوّر ارض و فلک، تم میں ہے شہِ بطحا صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک
تم صدرِ جہاں، تم بدرِ سما، تم قطبِ زمیں غوث الاعظمؒ

تم ہو وہ حبیبِ سُبحانی، یا عبدالقادرِ جیلانیؒ
کہتے ہیں مُحیُّ الدّین تمھیں اربابِ یقیں غوث الاعظمؒ

نورِ دل و جاں سینوں میں، قطبِ دوسرا یا شاہِ زماں
جیلاں مسکن، فردوس مکاں بغداد مکیں غوث الاعظمؒ

ہر ذرّہ یہاں ہے دُرِّ نجف، ہے روضۂ انور خلد بکف
بغداد جہانِ حسن میں ہے فردوسِ بریں غوث الاعظمؒ

کونین کے پیر و ولی سارے، کوکب اختر، انجم تارے
لیکن ہو سپہرِ عرفاں کے تم مہرِ مبیں غوثُ الاعظمؒ

دل کش ہے تمھاری ہر خوبیٔ ہے تم میں وہ شانِ محبوبی
خوبانِ جہانِ حُسن میں ہو تم سب سے حسیں غوثُ الاعظمؒ

صہبائے نجف کے متوالے حاضر ہیں لیے خالی پیالے
بغداد سے اُن کو لے کے چلو کوثر کے قریں غوث الاعظمؒ

اے آئنہ دارِ شانِ نبی ﷺ نوشاہِ عراق و عربی
ہیں آپ جہانِ عرفاں کے اورنگ نشیں غوث الاعظمؒ

تھے معتقدِ احسان و کرمؒ تھے آپ ہی کے سب زیرِ قدم
گزرے ہیں مشائخ قطب و ولی جو قبل ازیں غوث الاعظمؒ

اے صاحبِ فیض و جُود و سخا، مشہورِ جہاں ہے تیری عطا
سائل کبھی خالی در سے ترے جاتے ہی نہیں غوث الاعظمؒ

پھر بن کے محیؒ الدیں آؤ، پرچم کی ضیاؔ پھر چمکاؤ
ہے زندگیٔ نو کا طالب پھر دینِ متیں غوثُ الاعظمؒ

علامہ ضیاؔء القادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

آ کہ دل مائلِ فریاد ہے غوثُ الاعظمؒ
غمزدہ طالبِ امداد ہے غوثُ الاعظمؒ

مشکلوں میں کوئی ناشاد ہے غوث الاعظمؒ
رُخ مگر جانبِ بغداد ہے غوث الاعظمؒ

منہدم عشق کی بنیاد ہے غوث الاعظمؒ
نام لیوا ترا برباد ہے غوث الاعظمؒ

یہ زمانہ ستم ایجاد ہے غوث الاعظمؒ
میں ہوں صید اور یہ صیّاد ہے غوث الاعظمؒ

جب مرے دل میں تیری یاد ہے غوث الاعظمؒ
گھر یہ اُجڑا ہوا آباد ہے غوث الاعظمؒ

سُن لے اِک بار کہ تکمیلِ تمنّا ہو جائے
کب سے تشنہ مری روداد ہے غوث الاعظمؒ

کاش اِک دن ترے گوشِ شنوا تک پہنچے
یہ جو لب پر مرے فریاد ہے غوث الاعظمؒ

مبتلائے غم و آلام ہے کیوں تیرا مرید؟
"لَا تَخَفْ" جب ترا ارشاد ہے غوثُ الاعظمؒ

قابلِ چارہ گری' لائقِ چارہ سازی
میری مشکل' مری اُفتاد ہے غوث الاعظمؒ

دورِ حاضر کا ہے نمرودِ زمانہ معبود
عہدِ نو پیروِ شدّاد ہے غوث الاعظمؒ

اب بھی بدلا نہیں بے رحم یزیدوں کا چلن
وہی شبیرؑ پہ بیداد ہے غوث الاعظمؒ

آ کہ ہے اسمِ گرامی ترا عبدالقادرؒ
چار سُو فتنۂ الحاد ہے غوث الاعظمؒ

شُکرِ للہ کہ ہوں آج مخاطب تجھ سے
آج دل غم میں بہت شاد ہے غوثُ الاعظمؒ

حافظ مظہر الدین

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

نہ ہو کیوں بڑا مرتبہ غوثؒ الاعظمؒ
کہ ہو وارثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم غوثؒ الاعظمؒ

تمھارے قدم گردنِ اولیاءؒ پر
تمھارا ہے وہ مرتبہ غوث الاعظمؒ

جو کچھ مُنہ سے کہہ دو وہی ہُو بہُو ہو
تمھیں مرتبہ وہ ملا غوث الاعظمؒ

نکیرین مرقد سے واپس چلے ہیں
زباں سے مری سن کے "یا غوث الاعظمؒ"

ملی ارث میں تم کو مُشکل کُشائی
ہو فرزندِ مشکل کشاؓ غوث الاعظمؒ

ہزاروں کی بگڑی بنا دی ہے تم نے
مری بھی سنو التجا غوث الاعظمؒ

بلا لیجیے شمسؔ کو اب تو در پر
ہے وہ بھی تمھارا گدا غوثؒ الاعظمؒ

شمسؔ الحق پیتسوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

غریبوں کا دارالاماں غوثُ الاعظمؒ
سلامت ترا آستاں غوثُ الاعظمؒ

ہو جس دل میں تم میہماں غوث الاعظمؒ
وہی دل ہے جنّت نشاں غوث الاعظمؒ

اَبَد تک رکھیں گے ہم اہلِ بصیرت
تری مدح میں تر زباں غوث الاعظمؒ

زمیں خُلد ساماں، فضا رُوح پرور
ہے روضہ تمھارا جہاں غوث الاعظمؒ

ہے شب گیارھویں کی، چراغاں کرو سب
کہ آئے ہوئے ہیں یہاں غوث الاعظمؒ

زمینِ عرب سے زمینِ عجم تک
تمھارے قدم کے نشاں غوثُ الاعظمؒ

شریفؔ امروہوی (کراچی)

منقبتِ حضرتِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عرفان یا غوث الاعظمؒ
کیا تم نے آسان یا غوث الاعظمؒ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جانے گا بس وہ کہ جس کو
تمہارا ہو عرفان یا غوث الاعظمؒ

تمہاری محبّت نہیں جس کے دل میں
نہیں ہے وہ انسان یا غوث الاعظمؒ

دمِ نزع امداد فرمایئے گا
ستائے نہ شیطان یا غوث الاعظمؒ

کروں میں تصدّق تمہارے قدم پہ
خوشی سے دل و جان یا غوث الاعظمؒ

دکھا دیجیے خواب میں اپنا جلوہ
کہ ہوں میں پریشان یا غوث الاعظمؒ

یہی صفدری کی تمنّائے دل ہے
کہ تم پہ ہو قربان یا غوث الاعظمؒ

صفدری بنارسی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

نگاہوں سے پردہ اُٹھا غوثُ الاعظمؒ
مجھے اپنا جلوہ دکھا غوثُ الاعظمؒ
یہی ہے مری التجا غوث الاعظمؒ
مجھے اپنے قابل بنا غوث الاعظمؒ

جو فطرت کے سینہ میں اب تک نہاں ہیں
وہ اسرارِ وحدت بتا غوث الاعظمؒ

جسے پیتے ہی عرش بھی جھوم جائے
وہ جامِ حقیقت پلا غوث الاعظمؒ

مٹائی تھی جس نے تجلیٔ باطل
وہ پیغامِ حق پھر سُنا غوث الاعظمؒ

برائے علیؑ و برائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مرا غنچۂ دل کھلا غوث الاعظمؒ

جہاں رقص کرتے ہیں فطرت کے جلوے
وہ منزل بھی مجھ کو دکھا غوث الاعظمؒ

نیلوفر ناہید

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

جُدائی کا ہے دل کو غم غوثُ الاعظمؒ
کرم چاہتا ہوں کرم غوثُ الاعظمؒ

کریں کس سے فریاد ہم غوث الاعظمؒ
کہیں کس سے رودادِ غم غوث الاعظمؒ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے، علیؓ کے دُلارے
ولیوںؒ میں ہو محترم غوث الاعظمؒ

بلاؤں کے گرداب میں ہے سفینہ
کرم غوث الاعظمؒ! کرم غوث الاعظمؒ

چُھپا لو مجھے اپنے دامن میں شاہا
نہ کُھل جائے میرا بھرم غوث الاعظمؒ

گدائی ترے در کی ہے بادشاہی
ہیں شاہوں کے سر در پہ خم غوث الاعظمؒ

بلا لو پھر آبادؔ کو اپنے در پہ
پھر اک بار چشمِ کرم غوثُ الاعظمؒ

محمد علی حسین آبادؔ پیلی بھیتی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

عطا ہو دل کو یا رب دردِ پنہاں غوثُ الاعظمؒ کا
نہ چھوٹے ہاتھ سے تا حشر داماں غوثُ الاعظمؒ کا

قدم ان کے تمامی اولیاءؒ کی گردنوں پر ہیں
ہے اتنا ارفع رتبہ قطبِ دوراں غوثُ الاعظمؒ کا

اسیری کے اندھیرے کیا اثر اندازِ جاں ہوں گے
چراغِ فقرِ کامل ہے فروزاں غوث الاعظمؒ کا

زبانِ قدسیاں پر اس کا ذکرِ خیر ہوتا ہے
جو ذکرِ خیر کرتا ہے مسلماں غوث الاعظمؒ کا

مدد کرتے ہیں سب کی، جو بھی ان کا نام لیتا ہے
جہاں میں چار سُو ہے فیض یکساں غوث الاعظمؒ کا

نظر رہتی ہے ان کی قادریوں کے مسائل پر
ادب اے کاتبِ تقدیرِ انساں غوث الاعظمؒ کا

میں اس توفیقِ ربّانی پہ نازاں کیوں نہ ہوں سیفی
کہ ہوں اللہُ اکبر منقبت خواں غوث الاعظمؒ کا

سید سیفی ندوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

کچھ اِس صورت سے دیکھا میں نے جلوہ غوثُ الاعظمؒ کا
نگاہیں بن گئیں در پردہ پردہ غوثُ الاعظمؒ کا

حقیقت زندگی کی کیوں نہ اک آئینہ بن جائے
مجھے ہر سانس پہ ہوتا ہے دھوکا غوث الاعظمؒ کا

جہاں جی چاہے جس کا دامنِ رحمت میں چُھپ جائے
زمیں پر چاندنی بن کر ہے سایہ غوث الاعظمؒ کا

زمانہ جلوہ گاہِ حُسن ہے ایسے میں مجھ کو بھی
میسّر ہو درِ والا خدایا غوث الاعظمؒ کا

قمر خورشید تاروں کا تحیّر حد سے جب گزرا
سمٹ آیا مری آنکھوں میں جلوہ غوث الاعظمؒ کا

نہ سمجھا کوئی کیا کہہ کر کسی بیکس نے دم توڑا
یقیناً نام ہو گا اور کس کا غوث الاعظمؒ کا

فشارِ قبر ہو یا منزلِ میزانِ محشر ہو
ہر اک جا مطمئن ہے نام لیوا غوثُ الاعظمؒ کا

شاہ انصار الٰہ آبادی (کراچی)

منقبت حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

کبھی حسنِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چمکا، کبھی روئے علیؓ دمکا
دلِ بیتاب آئینہ ہے ایسا غوثُ الاعظمؒ کا

حیاتِ عارضی میں پیاس جب بھرنے لگی پانی
لبِ کوثر اُتر آتا ہے پیاسا غوثُ الاعظمؒ کا

سمجھ ہی میں نہیں آتا، کہاں سجدہ کرے کوئی
جبیں پر نقش ہے نقشِ کفِ پا غوث الاعظمؒ کا

تڑپ جاتی ہیں تحریریں، مچل جاتی ہے بے چینی
جہاں نعرہ لگا دیتا ہوں میں "یا غوث الاعظمؒ" کا

مجھے بھی ربط سا ہے آفتابِ علم و عرفاں سے
مری آنکھوں نے بھی دیکھا ہے جلوہ غوث الاعظمؒ کا

مہ و خورشید بھی بےچین ہیں آنکھیں بچھانے کو
یہ کس نے آستانِ ناز دیکھا غوث الاعظمؒ کا

کسی کے سامنے کیا ہاتھ پھیلے مستقیمؔ اپنا
شہنشاہی بکف رہتا ہے سایہ غوثُ الاعظمؒ کا

حافظ محمد مستقیمؔ (کراچی)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

ہے بیشک طیّب و طاہر نجابت غوثُ الاعظمؒ کی
فلاحِ دہر و عقبیٰ ہے ولادت غوثُ الاعظمؒ کی

جہاں یاد آئی اُن کی، مشکلیں آساں ہُوئیں ساری
ہوئی ہے بارہا ہم پر عنایت غوث الاعظمؒ کی

اسے لے جائیں دوزخ میں فرشتے، ہو نہیں سکتا
میسّر جس کو آ جائے حمایت غوث الاعظمؒ کی

تعجّب ہے، کئی جا پر بیک انداز پہنچے ہیں
سمجھ میں آ نہیں سکتی حقیقت غوث الاعظمؒ کی

نکالی بالیقیں غرقاب کشتی آنِ واحد میں
یہ ہے ادنیٰ سے ادنیٰ اک کرامت غوث الاعظمؒ کی

منوّر ہو گیا غوثُ الوریٰؒ کے فیض سے عالم
پکار اُٹھے بشر، دیکھو یہ قدرت غوث الاعظمؒ کی

جو رہزن پر نظر ڈالی تو عابدؔ کر دیا اُس کو
خدا کو بھی پسند آئی یہ عادت غوثُ الاعظمؒ کی

محمد اسماعیل عابدؔ اجمیری (لاہور)

منقبت حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

تعالیٰ اللہ بڑی نسبت ہے نسبت غوثُ الاعظمؒ سے
تقرُّب ہے خدا کا' ربط و اُلفت غوثُ الاعظمؒ سے

یہ بابُ الشیخ ہے' یہ بابِ عرفانِ الٰہی ہے
جہاں میں بٹتی ہے جنسِ کرامت غوث الاعظمؒ سے

مرا سب سے بڑا اعزاز ان کے در سے نسبت ہے
مری عزت مری عظمت' عزیمت غوث الاعظمؒ سے

خدا کا قُربؑ حُبِّ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ' دنیا سے بیزاری
لگی ہے آس' مل جائے یہ دولت غوث الاعظمؒ سے

وہ سر کیوں ہو نہ سرافراز جس پر ان کا سایہ ہو
مقدّر والوں کو ملتی ہے نسبت غوث الاعظمؒ سے

تصوُّر میں انھی کے غرق ہو جاؤں میں یا مولا
رہے قائم مری تا حشر نسبت غوث الاعظمؒ سے

ضیائے شمسِ غوثیت سے آنکھیں خیرہ ہیں
کرے چار آنکھ کس کی ہے یہ جرأت غوثُ الاعظمؒ سے

بدرالقادری (ہالینڈ)

منقبت حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

دل میں کر لیتا ہے گھر روضۂ غوثُ الاعظمؒ
کیونکہ ہے خُلدِ نظر روضۂ غوثُ الاعظمؒ

صاحبِ تاج بھی سر اپنا جھکا دیتے ہیں
اتنا رکھتا ہے اثر روضۂ غوث الاعظمؒ

حسرتِ دید میں بیتاب ہیں اربابِ کمال
کاش آ جائے نظر روضۂ غوث الاعظمؒ

مہر و مہ کرتے ہیں اظہارِ عقیدت میں طواف
دیکھ کر شام و سحر روضۂ غوث الاعظمؒ

یا الٰہی وہ زمانہ مجھے دے دے کہ رہے
سامنے آٹھ پہر روضۂ غوث الاعظمؒ

اہلِ بینش کو بصد شوق بنانا ہی پڑا
مرکزِ فکر و نظر روضۂ غوث الاعظمؒ

دل شکستوں کے لیئے ظلم رسیدوں کے لیے
مرہمِ زخمِ جگر روضۂ غوث الاعظمؒ

اے فضا جانتے جنت ہمیں دُنیا میں ملی
دیکھ پاتے ہم اگر روضۂ غوثُ الاعظمؒ

فضا کوثری (بنگلور۔ بھارت)

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

منقبت حضرتِ غوثِ اعظم

پرتوِ نورِ خدا یا غوثُ الاعظم دستگیرؒ
جاں نشینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا غوثُ الاعظم دستگیرؒ

نازشِ دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رونقِ بزمِ علیؓ
نورِ چشمِ فاطمہؓ یا غوث الاعظم دستگیرؒ

راحتِ قلبِ حسنؓ اے وارثِ ارثِ حسینؓ
واقفِ رازِ بقا یا غوث الاعظم دستگیرؒ

نسلِ پاکِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اے سیّدِ عالی نسب
افتخارِ اولیاءؒ یا غوث الاعظم دستگیرؒ

رہبرِ راہِ حقیقت بیکسوں کے چارہ ساز
خلق کے حاجت روا یا غوث الاعظم دستگیرؒ

میری مشکل کیجئے آسان اے محبوبِ حق
آپ ہیں مُشکل کُشا یا غوث الاعظم دستگیرؒ

ہو نگاہِ لطف اب ستّارِ بے کس پر حضور
پنجتنؓ کا واسطہ ! یا غوث الاعظم دستگیرؒ

ستّار وارثی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

اعتمادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں غوثُ الاعظم دستگیرؒ
اعتبارِ اولیاءؒ ہیں غوثُ الاعظم دستگیرؒ
منزلِ حق آشنا ہیں غوث الاعظم دستگیرؒ
رہبروں کے رہنما ہیں غوث الاعظم دستگیرؒ
اُن کے شانے پر رہا پائے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم
خادمِ خیرُ الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں غوث الاعظم دستگیرؒ
سالکوں کے معتمد ہیں، عارفوں کے ہیں ممد
ہر قلندر کی صدا ہیں غوث الاعظم دستگیرؒ
آپ کے در سے گیا ہر اک سوالی با مراد
صاحبِ جُود و سخا ہیں غوث الاعظم دستگیرؒ
جھونک دیتے ہیں جو طوفانوں میں دل کی کشتیاں
کون اُن کے ناخدا ہیں؟ غوث الاعظم دستگیرؒ
افتخارِ اُتقیا ہیں، تاجدارِ اَصفیاء
پیکرِ صدق و صفا ہیں غوثُ الاعظم دستگیرؒ

صاحبِ معراج ﷺ ہیں لاریب صدرُ الانبیاء
اور صدرِ الاولیاء ہیں غوثُ الاعظم دستگیرؒ

بے صداؤں کی صدا ہیں، بے زبانوں کی زباں
بے نواؤں کی نوا ہیں غوث الاعظم دستگیرؒ

بخش دیتے ہیں نظر سے رُوح کو بالیدگی
فیض کا بحرِ عطا ہیں غوث الاعظم دستگیرؒ

موسمِ جور و جفا میں بے سہاروں کے لیے
مصدرِ مہر و وفا ہیں غوث الاعظم دستگیرؒ

درد و غم میں مطمئن منشاؔ قصوری کیوں نہ ہو
درد و غم میں آسرا ہیں غوثُ الاعظم دستگیرؒ

محمد منشاؔ قصوری (کوٹ رادھا کشن)

....

مدحِ میراںؒ میں نے کی، بعدِ مدیحِ مصطفیٰ ﷺ
یہ سعادت بھی خدا کے فضل سے حاصل ہوئی

(ر۔ر۔م)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

اک درخشاں کہکشاں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ
ایک مہرِ ضوفشاں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

ہے محی الدّینِ جیلاں غوثِ اعظمؒ کا لقب
دینِ حق کے پاسباں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

ہے زمانے بھر کو ان کی عظمتوں کا اعتراف
عظمتوں کے آسماں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

غوثِ اعظمؒ کی محبّت ہے مرے لب پر عیاں
دل کی دُنیا میں نہاں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

ان کی خوشبو سے معطّر ہے زمانے کا چمن
ہر چمن میں گلفشاں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

ان کی یادوں سے مرے دل کے شگوفے کھل گئے
باعثِ تسکینِ جاں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

ان کے جلووں سے جہاں بھر میں اُجالے ہو گئے
ایک حسنِ بیکراں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

ہم نے پایا ہے انھی سے اپنی منزل کا نشاں
یعنی میرِ کارواں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

ان کی الفت ہے کہ ہے اک مُصحفِ حُسنِ یقیں
الفتوں کی داستاں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

ان کی سلطانی کا شُہرہ دہر میں ہے چار سُو
سیّد و شاہِ جہاں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

ان کے فیضاں سے رواں ہے ہر طرف جُوئے کرم
ایک بحرِ بیکراں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

غمگسارِ بیکساں ہیں، چارہ سازِ مفلساں
دستگیرِ بے کساں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

نبضِ بنگشؔ کی ہر اک دھڑکن میں ان کی یاد ہے
روح اس کی، اس کی جاں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

محبت خاں بنگشؔ (کوہاٹ)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

جانِ سلطانِ زماں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ
اس زمیں پر آسماں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

آپ خدمت میں رہے ہیں راہ میں معراج کی
خادمِ شاہِ جہاں صلی اللہ علیہ وسلم ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

آپ سے رُوحوں میں ہے توحیدِ یزداں کی ضیا
شمعِ بزمِ کُن فکاں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

اوڑھ رکھا ہے نگاہوں نے جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
ماورائے این و آں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

پستیوں کے واسطے ہیں سربلندی کا پیام
رفعتوں کا ارمغاں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

کفر چشمِ بد سے دیکھے دینِ حق کو کیا مجال
قصرِ دیں کے پاسباں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

اللہ اللہ! سرورِ دوراں صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فیضِ نظر
صدرِ بزمِ سروراں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

کاشفِ اَسرارِ ہستیٔ ترجمانِ لَا اِلٰہ
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازداں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

جس کی ہر جُنبش میں ہیں مقصودِ حق کی جھلکیاں
وہ شریعت کی زباں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

جس کے لہجے سے عیاں ہے معرفت کی سلطنت
وہ طریقت کا بیاں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

ان کے ہر نقشِ قدم سے جھانکتی ہیں منزلیں
رہنمائے رہبراں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

جو سوالی آ گیا، خالی کبھی لوٹا نہیں
فیض کا وہ آستاں ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

کیوں نہ میں ان کو سفیرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہوں بشیر
دینِ حق کے ترجماں ہیں غوثِ اعظم دستگیر

بشیر رحمانی (لاہور)

منقبت حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

پیکرِ جود و عطا ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ
رہنمائے اصفیا ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

کر دیا اکنافِ عالَم کو جنھوں نے مُستنیر
نور کی ایسی ضیا ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

اولیاءؒ کی گردنوں پہ ہیں قدم یُوں آپ کے
"تاجدارِ اولیاء ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ"

اُمتِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں جتنے بھی قُطب ابدال ہیں
شان میں سب سے ورا ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

ڈھانپ لے گی حشر میں جو عاصیوں کے سارے عیب
رحمتوں کی وہ رِدا ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

قادری ہے تو رفاقتؔ جب تو پھر مسرُور رہ
تیرے ہر دُکھ کی دوا ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ

رفاقت علی رفاقتؔ سعیدی (کاموکے)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

حق نگر ہیں، حق نما ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ
جانشینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ
دافعِ رنج و بلا ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ
میرے دل کا آسرا ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ
اتّباعِ سنّتِ خیرُ الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کا عمل
بے نیازِ ماسوا ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ
ہے تخصّص آپ کا صدقِ مقال اور صدقِ حال
صدرِ اربابِ وفا ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ
گردنیں سب اولیاؒ کی آپ کے زیرِ قدم
پیشوائے اولیا ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ
دین کے داعی ہیں، محیُ الدّین ہے ان کا لقب
مشعلِ راہِ ہُدیٰ ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ
معرفت کا، علم کا اک بحرِ ناپیدا کنار
رہنما سے رہنما ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ
ہیں وہی محمودؔ علم و معرفت کا آفتاب
"نائبِ خیر الوریٰ ﷺ ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ"

راجا رشید محمودؔ

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

دستگیری سے ہے واقف ایک عالمؒ دستگیرؒ
آپ کا رُتبہ نہیں ایسا کہ ہو کمؒ دستگیرؒ

آپ کو بخشی ہے رب نے دستگیری کی صفت
اِس سبب سے آپ ہیں ولیوںؒ میں اکرمؒ دستگیرؒ

لی ہے سبقت پیرویٔ شاہِ دیں صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے
آپ ولیوں کے ہیں رہبر غوثؒ الاعظم دستگیرؒ

آپ نے پایا ہے بے شک فیض بابِ علمؓ سے
آپ ہی شانِ ولایت کے ہیں محرم دستگیرؒ

تیز ہے طوفانِ دنیا' کچھ مدد فرمایئے!
زیست کا شیرازہ ہونے کو ہے برہم دستگیرؒ

درد کی شدّت بھی ہے اور خوف رسوائی بھی ہے
اب تو کر دیجے عطا زخموں کا مرہم دستگیرؒ

جب سے ہستی کا سفینہ آ گیا گرداب میں
دل کی دھڑکن رات دن کہتی ہے پیہم "دستگیرؒ"

کچھ توجّہ اس طرف بھی آپ کی درکار ہے
آپ سے کچھ کہ رہا ہے دیدۂ نم دستگیرؒ
نعرۂ حق صورتِ منصورؔ لب پہ ہو اگر
اِتباعِ شیخ میں ہو جاؤں بے دم دستگیرؒ

منصورؔ ملتانی (کراچی)

....

رشتۂ خاکِ درِ شاہِ نجفؓ کے فیض سے
جانِ عالَم کی بھی گویا جاں ہیں پیرِ دستگیرؒ
روح کی گہرائیوں میں ڈوب کر دیکھو ذرا
مستقل اِک عالمِ امکاں ہیں پیرِ دستگیر

نفیسؔ القادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

معرفت کے سب مدارج کے ہیں محرم دستگیرؒ
"نائبِ خیر الوریٰؐ ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ"

رازدارِ سرِّ وحدت، آشنائے معرفت
غوثِ اعظمؒ ہیں برائے ابنِ آدم دستگیر

روح و دل پر یوں تو عصیاں کے ہیں گھاؤ بے شمار
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل سے لیکن ہیں مرہم دستگیرؒ

فاطمہؓ حضرتؒ کی ماں کا نام ہے پھر کیوں نہ ہوں
رونقِ بزمِ ولایت، روحِ عالم دستگیرؒ

آپ کے اخلاق کا چرچا زمانے بھر میں ہے
راست گفتاری کے ہیں مہرِ معظّم دستگیرؒ

صاحبِ کشف و کرامت، قطبِ اقطابِ جہاں
ہر گرفتارِ مصائب کے ہیں ہمدم دستگیرؒ

ہیں کرم فرما غلامانِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر
دشمنانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر گر ہیں برہم دستگیرؒ

منقبت حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

لب پہ ہو ہر دم سلامِ دستگیرؒ
ہو وظیفہ دل کا نامِ دستگیرؒ

محویت ہو یادِ غوثِ پاکؒ کی
محویت میں وردِ نامِ دستگیرؒ

سب فرشتے جھک کے کرتے ہیں سلام
کس قدر ہے اوجِ بامِ دستگیرؒ

مرحبا شیخِ ملائک، انس و جن
حبّذا فیضانِ عامِ دستگیرؒ

عرش رحماں قلب اس کا ہو گیا
جو ہُوا دل سے غلامِ دستگیرؒ

مجمعِ اَغواث و اَقطابِ جہاں
ہے ہُوا خواہِ خیامِ دستگیرؒ

آسماں ہو یا زمیں، ہر جا پہ ہے
اقتدار و احتشامِ دستگیرؒ

شاہ محمد غلام رسول القادری

ڈوب ہی جائیں کہیں قعرِ ضلالت میں، اگر
ہو نہ محیؒ الدینؒ کی تعلیم پیہم دستگیرؒ
آپ کا محمودؔ ہوں، مجھ پر بھی چشمِ لطف ہو
دور فرما دیجیے گا میرے سب غم دستگیرؒ

راجا رشید محمودؔ

....

سلام آپ پرؐ ابنِ محبوبِ داور ﷺ
پیمبر ﷺ کے بندوں کے ہیں آپ یاور
عمل کے حوالے سے عسرت زدہ ہیں
خدارا ہمیں اس میں کیجے تونگر

(ر۔ ر۔ م)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

چمکا دیا نصیب مرا، پیر دستگیرؒ
ذرّہ کو آفتاب کیا پیر دستگیرؒ

واللہ مشکلات میں آسانیاں ہوئیں
جس دم تمہارا نام لیا پیر دستگیرؒ

جب ہے وثوق لطف و کرم کا حضور سے
پھر کیوں نہ دل غنی ہو مرا پیر دستگیرؒ

لاج آپ ہی کے ہاتھ ہے اس نابکار کی
رسوا نہ ہو کہیں یہ گدا پیر دستگیرؒ

منگتوں کو اذنِ عام ہے دربارِ خاص میں
ہر سُو یہی پکار ہے "یا پیر دستگیرؒ"

کل اولیا نے فخر سے تیرا ہی تو قدم
ہے اپنی گردنوں پہ لیا پیر دستگیرؒ

مصداق ہر لقب کے کچھ ایسے حضور ہیں
دل خود پکار اٹھتا ہے "یا پیر دستگیرؒ"

ایوب حسن قادری بریلوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

قبلۂ عاشقاں محی الدینؒ
دستگیرِ جہاں محی الدینؒ
مرجعِ عاشقانِ دل زدگاں
آپ کا آستاں محی الدینؒ
ہیں قدم اولیاءؒ کی گردن پر
رہبرِ عارفاں محی الدینؒ
قطب کرتے ہیں چور کو یک دم
مہرباں مہرباں محی الدینؒ
جن کی نسبت حسنؓ حسینؓ سے ہے
ہیں وہی ضوفشاں محی الدینؒ
آپ کی اک نگاہِ روشن سے
زندہ ہوں رفتگاں محی الدینؒ
سارے لوگوں کو فیض دیتے ہیں
سرورِ عارفاں محی الدینؒ

خواجہ محمد سلطان کلیم (لاہور)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

میں ہوں ترا دیوانہ اے سیّدِ جیلانیؒ
اک جلوہ دکھا جانا اے سیّدِ جیلانیؒ

بُلوا کے حضوری میں مے خانۂ وحدت سے
بھر دے مرا پیمانہ اے سیّدِ جیلانیؒ

ہے شمعِ تجلّی کا جلوہ رُخِ روشن پر
عالَم ترا پروانہ اے سیّدِ جیلانیؒ

اعجاز و کرامت کا شاہا ترے عالَم میں
مشہور ہے افسانہ اے سیّدِ جیلانیؒ

ہاں چشمِ فلک نے بھی دیکھی نہ کبھی ہو گی
شوکت وہ ہے شاہانہ اے سیّدِ جیلانیؒ

جب نزع کی شدّت ہو اور جان پہ ہو صدمہ
اُس وقت میں آ جانا اے سیّدِ جیلانیؒ

کرتا ہے کھڑا تنہا یہ اشرفیٔ بیخود
اک نعرۂ مستانہ اے سیّدِ جیلانیؒ

سید علی حسین کچھوچھوی اشرفی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

محبوبِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، مقبولِ علیؓ یا عبدُالقادرِ جیلانیؒ
عرفانِ خدا کے حُسنِ جلی، یا عبدالقادرِ جیلانیؒ

اے گلشنِ دیں کے سروِ چمن، لختِ دلِ زہراؓ جانِ حسنؓ
ڈھلتے ہیں تری نظروں سے ولی یا عبدالقادر جیلانیؒ

وہ قصرِ بہشت و باغِ ارم کیا لے کے کریں گے رب کی قسم
راس آئی ہے جن کو تیری گلی، یا عبدالقادر جیلانیؒ

شانہ پہ ترے معراج کی شب تھا پائے رسولِ شاہِ عرب صلی اللہ علیہ وسلم
نسبت تری اِس سایے میں پلی یا عبدالقادر جیلانیؒ

ہلکا سا تکلّم کافی ہے، ادنیٰ سا تبسّم ہے کافی
کھِلنے کو مرادِ دل کی کلی، یا عبدالقادر جیلانیؒ

انوؔر پہ کھُلے اسرارِ جہاں، با فیضِ کلیمؒ فخرِ زماں
در پہ جو جبینِ شوق کُلی، یا عبدالقادِر جیلانیؒ

انور صابری دیوبندی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

ولی و غوثِ لاثانی محی الدّین جیلانیؒ
ہو تم محبوبِ سُبحانی محی الدین جیلانیؒ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راحتِ جاں، ابنِ حیدرؓ ہو
ہو تم حسنینؓ کے جانی محی الدین جیلانیؒ

حسنؓ کی آن والے ہیں، حسینؓ شان والے ہیں
ہر اک سج دھج میں لاثانی محی الدین جیلانیؒ

ہوئی مشعل فروزِ علم و عرفاں بزمِ عرفاں میں
ترے جلووں کی تابانی محی الدین جیلانیؒ

خدا جانے، جہانِ معرفت میں کتنی ارفع ہے
تری شانِ خدادانی محی الدین جیلانیؒ

کیا دینِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ، کہہ کر قُمْ باذنِ اللہ
ہو تم وہ ظلِّ ربّانی محی الدین جیلانیؒ

مشائخ اولیاء اقطابِ حق سب کو مسلّم ہے
جہاں میں تیری سلطانی محی الدین جیلانیؒ

ضیا ہے در پہ حاضر، دیجیے خیرات کچھ اس کو
ہو تم سلطانِ جیلانی محی الدین جیلانیؒ

مولانا ضیاء القادری بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

علاجِ فکرِ نفسانی محیؒ الدّین جیلانیؒ
جلائے قلب انسانی محیؒ الدّین جیلانیؒ
جنابِ غوثِ صمدانی محی الدین جیلانیؒ
سراپا حسنِ نورانی محی الدین جیلانیؒ
ضیائے نورِ یزدانی محی الدین جیلانیؒ
ہیں وہ محبوبِ سبحانی محی الدین جیلانیؒ
وہ دُرِّ بحرِ عرفانی محی الدین جیلانیؒ
وہ گنجِ علمِ روحانی محی الدین جیلانیؒ
ولایت کا ہیں سرچشمہ حقیقت کا ہیں آئینہ
کہ ہیں تفسیرِ حقّانی محی الدین جیلانیؒ
وہ نورِ چشمِ حیدرؓ ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں
جنابِ غوثِ صمدانی محی الدین جیلانیؒ
سلیماں گر نہ وہ ہو گا تو کم از کم خضر ہو گا
گدائے شاہِ جیلانی محی الدین جیلانیؒ

نور اللہ انور حسینی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

تمھارا در ہے لاثانی محی الدین جیلانیؒ
مَلک کرتے ہیں دربانی محی الدین جیلانیؒ

اِدھر تصویرِ ایمانی محی الدین جیلانیؒ
اُدھر تنویرِ ربانی محی الدین جیلانیؒ

شہنشاہِ زمانہ آ کے سر رکھتے ہیں چوکھٹ پر
فقیری میں یہ سلطانی محی الدین جیلانیؒ

تمھاری ذاتِ بابرکت زمانے کے لیے رحمت
نہیں جس کا کوئی ثانی محی الدین جیلانیؒ

دلوں کی تقویت تم ہو، متاعِ معرفت تم ہو
سراپا فضلِ یزدانی محی الدین جیلانیؒ

مٹا دو کُلفتیں ساری، بہت ہُوں غم سے میں عاری
مِرے محبوبِ سُبحانی محی الدین جیلانیؒ

فضاؔ اب تک بھٹکتا پھر رہا ہے بزمِ ہستی میں
دکھا دو راہِ عرفانی محی الدین جیلانیؒ

فضا کوثری (بنگلور۔ بھارت)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

بہارِ گلشنِ فطرت محیؒ الدّین جیلانیؒ
سحاب بارشِ رحمت محیؒ الدّین جیلانیؒ
فروغِ نیّرِ وحدت محی الدین جیلانیؒ
ضیائے دیدۂ کثرت محی الدین جیلانیؒ
شمیمِ خُلق سے عالمؔ معطّر کر دیا تم نے
ہوئی ہر قلب کو فرحت محی الدین جیلانیؒ
تمہارے شجرۂ بیعت کے برخوردار کو بیشک
ملے گا میوۂ جنّت محی الدین جیلانیؒ
تجلّی معرفت کی ہر دلِ تاریک میں پہنچی
تصوّر میں تھی یہ طاقت محی الدین جیلانیؒ
تمہارے وعظ میں جس آنکھ سے ٹپکا کوئی آنسو
ہُوا وہ قطرۂ رحمت محی الدین جیلانیؒ
یہ نیرنگِ حوادث لغزشِ مستانہ ہے جس کی
تمہیں سب علم ہے حضرت محیؒ الدّین جیلانیؒ

عبدالوحید نیرنگؔ کاکوروی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

دکھا دو رُوئے نورانی مُحیُ الدّین جیلانیؒ
مرے محبوبِ سُبحانی محی الدین جیلانیؒ

تمنّا ہے یہی اک عمر سے میریؔ ملے مجھ کو
تمھارے در کی دربانی محی الدین جیلانیؒ

نہیں ممکن کرے تحریر کوئی ایک شمّہ بھی
تمھارا وصفِ لاثانی محی الدین جیلانیؒ

تمھارے نام پر انساں کرے کیونکر نہ دل قرباں
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو تم جانی محی الدین جیلانیؒ

تمھی دُرجِ کرامت ہو تمھی دُرجِ ولایت ہو
تمھی محبوبِ سُبحانی محی الدین جیلانیؒ

تمھارے آستانے پر کسی صورت سے جا پہنچوں
یہی اب دل میں ہے ٹھانی محیؔ الدین جیلانیؒ

تمھارا گوہرؔ خستہ گھرا ہے سخت مشکل میں
ہو دور اس کی پریشانی مُحیُ الدّین جیلانیؒ

گوہر علی خاں گوہرؔ رامپوری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

جو غم تم سے عبارت ہے، محیؒ الدّین جیلانیؒ
اسی غم میں مسرّت ہے، محی الدین جیلانیؒ
تمھارے در سے نسبت ہے، محی الدین جیلانیؒ
یہی کیا کم فضیلت ہے، محی الدین جیلانیؒ
تخیل میں جو رفعت ہے، محی الدین جیلانیؒ
تمھاری ہی بدولت ہے، محی الدین جیلانیؒ
تمھارا خُلق وہ آئینۂ اسلام ہے جس میں
صداقت ہی صداقت ہے، محی الدین جیلانیؒ
تمھارے وصف میں رطبُ اللّساں ہیں عارفانِ حق
ہماری کیا حقیقت ہے، محی الدین جیلانیؒ
شریعت، معرفت، سنت، طریقت کے ہو تم حامل
تمھاری یہ ہی عظمت ہے، محی الدین جیلانیؒ
دلِ محمودؔ میں جو روح پھونکی تھی کبھی تم نے
اسی کی پھر ضرورت ہے، محی الدین جیلانیؒ

محمود دُرّانی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

خدا کے دین کے شیدا تھے مُحیّ الدّین جیلانیؒ
ولیٔ کامل و یکتا تھے مُحیّ الدّین جیلانیؒ

عَلَم اُونچا کِیا اسلام کا پھر سے زمانے میں
نظامِ حق کے دلدادہ تھے مُحیّ الدین جیلانیؒ

نشانِ کفر و الحاد و ضلالت محو کر ڈالا
کہ پیکر دینِ وحدت کا تھے مُحیّ الدین جیلانیؒ

علومِ ظاہری و باطنی میں سربسر کامل
فقیہِ سر بر آوردہ تھے مُحیّ الدین جیلانیؒ

سنوارا خُلق لوگوں کا' مٹا دِیں جہل کی رسمیں
کہ شمعِ دیں کا پروانہ تھے مُحیّ الدین جیلانیؒ

مسلمانوں کو درسِ وحدتِ ملّی دیا کرتے
دباتے شرک کا فتنہ تھے مُحیّ الدین جیلانیؒ

سبھی چھوٹے بڑے نورِ ہدایت اُن سے پاتے تھے
مثالِ مہر تابندہ تھے مُحیّ الدین جیلانیؒ

بجھا دی پیاس ہر اک طالبِ حقّ و صداقت کی
کہ فیضِ حق کا سرچشمہ تھے محیؒ الدّین جیلانی"

رہِ باطل پرستی سے ہٹا کر لاکھوں لوگوں کو
بناتے دیں کا متوالا تھے محیؒ الدین جیلانی"

عمل پر زور دیتے تھے، رہِ الفت بتاتے تھے
کہ نورِ حق کا مینارہ تھے محیؒ الدین جیلانی"

بچاتے تھے غرور و ناز و نخوت اور بدعت سے
کہ سادہ اور پاکیزہ تھے محیؒ الدین جیلانی"

نکالا یاس و حرماں کو سراسر قلبِ مُسلم سے
علاجِ روح میں پختہ تھے محیؒ الدین جیلانی"

رہے حافظ خدا کے دین کے وہ پوری قوّت سے
کہ مفتونِ شہِ بطحا [illegible] تھے محیؒ الدّین جیلانی"

حافظ محمد صادق

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

تا چند رہوں میں خاک بسر یا عبدالقادر جیلانیؒ
ہو مہر و کرم کی مجھ پہ نظر یا عبدالقادر جیلانیؒ

رکھ پیشِ نظر آئینِ نبیؐ پھیلا دیا ہر سُو دینِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
واللہ تمھی نے چل پھر کر یا عبدالقادر جیلانیؒ

کیا طُوسی یمنی جیلانی، کیا رومی شامی ایرانی
ہے تم پہ فدا ہر ایک بشر یا عبدالقادر جیلانیؒ

ولیوں میں ولیِ اکمل تم ہو، تم اعلیٰ ہو تم افضل ہو
حسنینؓ کے ہو تم نورِ نظر یا عبدالقادر جیلانیؒ

واللہ جدائی شاق ہے اب، دیدار کا دل مشتاق ہے اب
تاچند پھروں میں یوں در در یا عبدالقادر جیلانیؒ

تم راحتِ جانِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہو، تم روحِ روانِ حیدرؓ ہو
تم خیر النساءؓ کے ہو دلبر یا عبدالقادر جیلانیؒ

اے ابرِ کرم دریائے سخا، پھیلائے کھڑا ہے ہاتھ وفاؔ
دو بھیک یہ ہے بے بال و پر یا عبدالقادر جیلانیؒ

وفاؔ وارثی اجمیری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

تم پر ہے جہانِ حُسن فدا یا عبدُالقادِر جیلانیؒ
تم ہو بخدا محبوبِ خدا یا عبدالقادِر جیلانیؒ

تم حُسن میں وہ لاثانی ہو، اک آئینہ نورانی ہو
ہیں جنّ و بشر تم پر شیدا یا عبدالقادر جیلانیؒ

سلطانِ عرب صلی اللہ علیہ وسلم کے مہ پارے حسنینؓ کی آنکھوں کے تارے
حیدرؓ کے پسر، ابنِ زہراؓ یا عبدالقادر جیلانیؒ

ہیں آپ حسنؓ کے راحتِ جاں، ہے رُخ سے حسینیؓ شان عیاں
ہیں آپ امامِ ہر دوسرا یا عبدالقادر جیلانیؒ

بغداد و مدینہ ہو سینہ، ہو طور بکف چشمِ بینا
دل میں ہو اگر تم جلوہ نما یا عبدالقادر جیلانیؒ

تم ہادیٔ باتمکین بھی ہو، تم غوثِ محیؔ الدینؒ بھی ہو
اسلام کو تم نے زندہ کیا یا عبدالقادر جیلانیؒ

اُمڈا ہے مصائب کا طوفاں، اُمّت کے بنو تم کشتی باں
ہے بیچ بھنور میں اب بیڑا یا عبدُالقادِر جیلانیؒ

علامہ ضیاء القادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

تم پرتوِ ذاتِ یزدانی یا عبدُالقادِر جیلانیؒ
ہے ذات تمھاری لاثانی یا عبدُالقادِر جیلانیؒ

زَہراؓ کے چمن کے تم گُلِ تر، تم رونقِ گلزارِ حیدرؓ
تم سروِ ریاضِ رضوانی یا عبدالقادر جیلانیؒ

تم ظلِّ جمالِ شاہِ اُمم صلی اللہ علیہ وسلم آیاتِ کتابِ حُسنِ قدم
کشّافِ نصوصِ قرآنی یا عبدالقادر جیلانیؒ

سرکارِ محیُّ الدّین ہو تم، باعزّت و باتمکین ہو تم
ہو گوہرِ تاجِ سلطانی یا عبدالقادر جیلانیؒ

بغداد مکیں فردوس نشیں شاہنشہِ دیں محبوبِ حسیں
اے خیرِ مجسّم لاثانی یا عبدالقادر جیلانیؒ

بغداد کی عظمت کیا ہو بیاں، وہ آپ کا روضہ ہے کہ جہاں
کرتے ہیں فرشتے دربانی یا عبدالقادر جیلانیؒ

حسنینؓ کا صدقہ بہر مدد آ جاؤ کرو آفات کو رد
یا عبدُالقادِر جیلانیؒ یا عبدُالقادِر جیلانیؒ

یُوسُف حسین نورالقادری (ابنِ علامہ ضیاء القادری)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

درخشاں ہے مہ ظلمت کُشائے شاہِ جیلانیؒ
مبارک تیرہ دل کو رُونمائے شاہِ جیلانیؒ

شہنشاہِ زمانہ سے ہیں بڑھ کر ہم فقیری میں
کہ تاجِ سر ہوئی ہے کفشِ پائے شاہِ جیلانیؒ

تڑپ اٹھی ہے موجِ اضطرابِ دل مسرّت سے
دمِ مشکل ہوئے عُقدہ کشائے شاہِ جیلانیؒ

نہ فکرِ آخرت ہم کو نہ دنیا کا کوئی کھٹکا
ہوئے ہیں اپنے رہبر نقشِ پائے شاہِ جیلانیؒ

ہمیں تاریکیٔ راہِ عدم کا خوف کیا دل میں
ضیائے کارواں ہیں جلوہ ہائے شاہِ جیلانیؒ

بلائے ناگہانی ٹل ہی جاتی ہے ہر اک سر سے
نکل آتی ہے جب دل سے صدائے شاہِ جیلانیؒ

رسؔا سے واقفیت ہم کو گر کچھ ہے تو بس یہ ہے
جہاں میں اس کو کہتے ہیں گدائے شاہِ جیلانیؒ

رسؔا لکھنوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی

کروں کیا تجھ سے شرحِ آرزو یا شاہِ جیلانیؒ
مری حالت سے خود واقف ہے تُو یا شاہِ جیلانیؒ

نہیں میری نظر کی آرزو یا شاہِ جیلانی
رگِ جاں میں بھی ہے بس تُو ہی تُو یا شاہِ جیلانیؒ

مقدّر کی خرابی تو کہیں کا بھی نہ رکھّے گی
ہے تیرے ہاتھ میری آبرو یا شاہِ جیلانیؒ

میں ہوں اِک طائرِ بے بال و پر راہِ محبّت میں
مجھے دے طاقتِ پرواز تُو یا شاہِ جیلانیؒ

بہارِ شوق بن کر اِس طرح چھا جا زمانے پر
مجھے ہر شے میں آئے تیری بُو یا شاہِ جیلانیؒ

سرورِ دل، نشاطِ روح کے سانچوں میں ڈھلتے ہیں
ترے میخانے کے جام و سبو یا شاہِ جیلانیؒ

ہجومِ گردشِ ایّام کی ہے شادؔ پر یورش
نہ ہونے دے اسے برباد تو یا شاہِ جیلانیؒ

شادؔ قادری (بدایوں۔ بھارت)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

تمھیں کہتے ہیں اہلِ دل بڑی سرکار جیلانی
تمھیں کہتے ہیں اہلِ دل بڑی سرکار جیلانی
مری ٹوٹی ہوئی کشتی ہے اور منجدھار جیلانیؒ
بھنور کا زور ہے بیڑا لگا دو پار جیلانیؒ
فرشتے تیری چوکھٹ چومتے' آنکھوں سے مَلتے ہیں
ترا دربار ہے اتنا بڑا دربار جیلانیؒ
نگاہِ فیض اگر ہو تو خلش خود دور ہو جائے
گلِ تسکیں بنے ہر اک کھٹکتا خار جیلانیؒ
تمھی محبوبِ سُبحانی' سراپا تم ہو نورانی
تمھی ہو اولیاء اللہؒ کے سردار جیلانیؒ
سیہ بختی بدل جائے مری قسمت اُجاگر ہو
جو ہو جائے کرامت آپ کی ضو بار جیلانیؒ
حبیب اللہ حاویؔ کہتے ہیں جس کو جہاں والے
ترے در کا ہے وہ ادنیٰ گدا سرکار جیلانیؒ

صوفی حبیب اللہ حاویؔ

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

تری ہر شان ہے یا غوثِ اعظمؒ شانِ لاثانی
ہے تو لاریب شرحِ عظمتِ "مَا اَعْظَمَ شَانِیْ"
مَلک اور جِنّ و انساں پہ تمھیں حاصل جہانبانی
تمھاری مسندِ عرفان اورنگِ سلیمانی
حسنؓ کا لال ہے تُو، تُو حسینِ پاکؓ کا جانی
ترے تقویٰ میں ہے رنگِ اویسؓ و شانِ سلمانیؓ
ہیں بغدادِ معلّیٰ میں ہمیشہ آئنہ بر کف
مدینہ کی، نجف کی، کربلا کی جلوہ سامانی
ہزاروں اولیاءؒ رہتے ہیں حاضر باش روضے میں
مشائخ کرتے ہیں اب بھی تمھارے در کی دربانی
یقیناً صاحب قرآں صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو تم ایسے مہ پارے
تمھارا مُصحفِ عارض ہے اک تفسیرِ روحانی
معینیؒ، قادری، چشتیؒ، نظامی اے ضیاؔ! تھوں میں
مرا ذوقِ طبیعت ہے ہمیشہ سے ثنا خوانی

علامہ ضیاء القادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

پھر دل میں مرے آئی یادِ شہِ جیلانیؒ
پھرنے لگی آنکھوں میں وہ صورتِ نورانی

مقصودِ مُریداں ہو اے مرشدِ لاثانی
تم قبلۂ دینی ہو، تم کعبۂ ایمانی

حسنینؓ کے صدقے میں اب میری خبر لیجے
مدّت سے ہوں اے مولا! مَیں وقفِ پریشانی

اب دستِ کرم ہی کچھ کھولے تو گرہ کھولے
آسانی میں مشکل ہے، مشکل میں ہے آسانی

شاہوں سے بھی اچھا ہوں، کیا جانیے کیا کیا ہوں
ہاتھ آئی ہے قسمت سے در کی ترے دربانی

سوتے ہیں پڑے سُکھ سے، آزاد ہیں ہر دُکھ سے
بندوں کو ترے مولا غم ہے، نہ پریشانی

بیدمؔ ہی نہیں اے جاں تنہا ترا سودائی
عالم ہے ترا شیدا، دُنیا تری دیوانی

بیدمؔ شاہ وارثی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

کلیمِ طورِ عرفاں شاہبازِ اوجِ روحانی
زعیمِ فقر، مخدومِ جہاں محبوبِ سبحانی
وجودِ پاک تیرا اے محی الدّین جیلانیؒ
وقارِ بزمِ ہستی افتخارِ نوعِ انسانی
رُخِ پُرنور تیرا مطلعِ انوارِ ربّانی
دلِ بیدار تیرا مہبطِ اسرارِ رحمانی
فروغِ دینِ احمدؐ کے لیے اے قُطبِ ربّانی
ترا کردار تاریخی، تری خدمات لافانی
ہوئی سرسبز کشتِ دین جب تو نے دیا پانی
بہت ہی دل شکن تھی ورنہ اس کی خانہ ویرانی
جو ہیں آسودگانِ خاکِ کوئے شاہِ جیلانیؒ
ہے اُن کے ناز برداروں میں دارائی و خاقانی
خدا کے منتخب محبوب بندوں کو نہ پہچانی
عجب ہے دانشِ حاضر کی نافہمی و نادانی

چھُپا لیتی ہے یہ خود کو کئی خُوش رنگ پردوں میں
نظر آتی نہیں فکر و نظر کی نامسلمانی

ترے نقشِ قدم سے شاہراہِ وقت روشن ہے
مٹا سکتا نہیں اس نقش کو کوئی بہ آسانی

یہ عزت تخت و تاجِ قیصر و جم سے نہیں حاصل
جہانبانی سے اعلیٰ تر ہے تیرے در کی دربانی

طریقت کا مقام اپنی جگہ، تو نے یہ سمجھایا
بہر صورت مقدّم ہے شریعت کی نگہبانی

مجھے فرقت میں بھی حاصل ہے قربِ دوست کی لذّت
حریمِ دل میں ہے اک شکلِ رعنا جانی پہچانی

سبب اس کے سوا کوئی نہیں ہے میری حیرت کا
تجلّی کی فراوانی، نظر کی تنگ دامانی

دیا ساقی نے جامِ عشق اہلِ ظرف رندوں کو
نہیں ہوتی یہ دولت ہر کس و ناکس کو ارزانی

بہت دشوار ہے تکمیل معیارِ محبّت کی

کہاں کی ناشکیبائی، کہاں کی سوختہ جانی

مقامِ فخر کی عظمت ہے ظاہر تیری شوکت سے
تری چوکھٹ پہ رکھّی ہے جہاںداروں نے پیشانی

ترے در سے ملی قطرے کو اور ناچیز ذرّے کو
سمندر کی ہمہ گیری، مہ و انجُم کی تابانی

مثالِ آسماں سایہ فگن تیرے مُریدوں پر
تری بیکس نوازی، مہربانی، لُطف سامانی

بہ عجز و صدق یہ نذرِ عقیدت پیشِ خدمت ہے
نہ زعمِ شعر گوئی ہے، نہ پندارِ سُخن دانی

وہ سلطانِ ولایت، تاجدارِ فقر ہیں طارقؔ
زمانے میں نہیں کوئی شہِ بغدادؒ کا ثانی

عبدالقیّوم طارقؔ سلطانپوری (حسن ابدال)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

شہِ بغداد صدرِ اولیاء محبوبِ سُبحانیؒ
امامِ اَصفیاء فخرِ جہاں دلبندِ ربّانی

وجودِ پاک تھا ہم معنیٔ آیاتِ قرآنی
نگاہِ معرفت میں تابشِ خورشیدِ یزدانی

علیؓ مُرتضیٰؓ مُشکل کُشا کی آنکھ کے تارے
رسولُ اللہ ﷺ کے سرچشمۂ انوارِ عرفانی

خدائے پاک کا دیدار ملتا ہے نگاہوں کو
حضوری میں تمھاری باہمہ معراجِ ایمانی

تمھیں سمجھا ہے اربابِ طریقت کی توجہؒ نے
بباطن فضلِ یزدانی بظاہر شکلِ انسانی

تمھارا نام لیتے ہی میسّر ہو ہی جاتی ہے
درِ مشکل غلامانِ درِ اقدس کو آسانی

یہ انورؔ صابری مدّاحِ مخدوم علاؤ الدّینؒ
ازل سے ہے تمھارے واسطے وقفِ ثنا خوانی

علّامہ انورؔ صابری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

تصوّر میں کبھی آیا تھا عکسِ روئے تابانی
تخیّل میں بسی ہے آج بھی وہ جلوہ سامانی
سلاطینِ زماں کرتے ہیں جن کے در کی دربانی
وہ ہیں آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غوثُ الوریٰ محبوبِ سُبحانیؒ
وہ کشتی، ناخدا جس کے ہوں خود سرکارِ جیلانیؒ
بھنوّر کا اُس کو کھٹکا ہے، نہ اس کو خوفِ طغیانی
مرے زیبِ قلم ہے مدحتِ محبوبِ سُبحانیؒ
تصرّف ہے یہ حضرتؒ کا، یہ ہے توفیقِ ربّانی
مَیں آیا ہوں ترے در پر، عطا کر اپنی دربانی
محی الدّین جیلانی محی الدین جیلانیؒ
شہِ جیلانؒ کے روضے پہ وہ ہے انوار کی بارش
وہاں شب کو بھی رہتی ہے تجلّی کی فراوانی
اُٹھا کر آنکھ اُدھر دیکھے، یہ کس کو تابِ نظّارہ
لباسِ غوثیت میں ہے جمالِ ذاتِ یزدانی

کسی اہلِ نظر سے طالبِ حق سے کوئی پوچھے
ہے جاری آج بھی غوثُ الوریٰؒ کا فیضِ روحانی
درِ غوثُ الوریٰؒ پر ہاتھ پھیلانا ہی کافی ہے
بدل جاتی ہے خود ہی وسعتوں میں تنگ دامانی
توجُّہ جب بھی ہو جاتی ہے مجھ پر پیرِ پیرانؒ کی
وہیں ہوتی ہے میرے واسطے مشکل میں آسانی
تمہارے نام لیواؤں میں اس کا نام بھی آئے
نگاہِ لطف تابشؔ پر بھی ہو سرکارِ جیلانیؒ
تابشؔ صمدانی

....

محبُوب انبیاءؑ میں ہیں جدِّ جنابِ غوث
محبوب اولیاءؒ میں عیاں غوثِ پاکؒ ہیں
پہنچا ہے ہر طریق کو فیضانِ قادری
ہر سلسلہ کو فیض رساں غوثِ پاکؒ ہیں
(شاہ محمد غلام رسول القادری)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

ذرا سن لیجیے میرا بھی حالِ دردِ پنہانی
مرے محبوبِ سُبحانی، مرے محبوبِ سُبحانی

لیے گُل ہائے بغدادی چلی ہے دشتِ جیلاں کو
مری یہ چاک دامانی، مری یہ چاک دامانی

تلاوت مُصحفِ رُخ کی کرا دیجے کہ ظاہر ہوں
ہمہ اسرارِ قرآنی، ہمہ اسرارِ قرآنی

مجھے میرے عیال، اطفال، احباب و اعزّہ کو
عطا ہو نورِ ایمانی، عطا ہو نورِ ایمانی

کرامت سے بہارِ علم و حکمت میں بدل دیجے
غبارِ جہل و نادانی، غبارِ جہل و نادانی

رہے دیں زندہ محکم، رکھیں وِرد اہلِ دیں ہر دم
"محیؔ الدّین جیلانیؒ، محیؔ الدّین جیلانیؒ"

جو عاجزؔ منقبت خواں ہو، دو عالم وجد آرا ہو
عطا ہو وہ سُخن دانی، عطا ہو وہ سُخندانی

عاجزؔ مرادآبادی

منقبت حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

ولی اللہ کامل فخرِ دیں، محبوبِ سبحانی
مُقرّب، برگزیدہ، مصطفیٰ ﷺ کے راحتِ جانی

عیاں جن کی ولایت اور کرامت جن کی ہے روشن
نوازش جن کی بے پایاں، عطا جن کی ہے لاثانی

شکستِ فاش دے دی ہر جگہ باطل عقیدوں کو
قلوبِ عاشقاں کو بخش ڈالا فیضِ روحانی

کبھی شاہوں کو زد میں لے لیا شانِ جلالی سے
فقیروں کو کیا سلطاں بہ لطفِ خاصِ یزدانی

عتاب ایسا کہ بے بس ہو گئے شیروں کے مالک بھی
خلوص ایسا کہ مجرم پا گئے اس در کی دربانی

غیاث الخلق! اس دورِ جفا میں چشمِ رحمت ہو
خدا کا واسطہ کیجے ہماری مشکل آسانی

نہ ہو کیوں ناز گلشنؔ کو تخیّل کی روانی پر
جنابِ غوثؒ میں پہنچی ہے اب فکرِ سخن دانی

زیب گلشن

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

یہی نسبت مری اک نسبتِ لافانی ہے
دلِ آوارہ گدائے شہِ جیلانیؒ ہے
خاکِ بغداد میں جلووں کی وہ ارزانی ہے
رشکِ مہتاب ہر اک ذرّے کی پیشانی ہے
تازگی گلشنِ عرفاں میں اسی نام سے ہے
گرم اسی ذکر سے ہر محفلِ روحانی ہے
اک ہمی ہیں کہ نہ پہنچے ترے در پر اب تک
وائے تقدیر یہ کیا بے سروسامانی ہے
شاہِ بغدادؒ نے بخشی وہ گدائی اعظمؔ
جس پہ سو جاں سے فدا عظمتِ سلطانی ہے

محمد اعظم چشتی

....

ہے ان کی غوثیت پر میرا ایماں
مرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں میراںؒ

(ر۔ر۔م)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

سلام اے نورِ عرفانی، سلام اے نورِ یزدانی
سلام اے ظلِّ سبحانی، سلام اے شاہِ گیلانیؒ
سلام اے قطبِ ربّانی، سلام اے شکلِ نورانی
سلام اے فیضِ رحمانی، سلام اے غوثِ جیلانیؒ
تمہیں تو غوث کہہ کر ساری دُنیا یاد کرتی ہے
تمھی ہو قطبِ ربّانی، محیُّ الدین جیلانیؒ
تمھارے در پہ جو آیا، نہ خالی ہاتھ وہ لوٹا
مجھے دو حبِّ یزدانی، محی الدین جیلانیؒ
تمھی کچھ اب سہارا دو، بھنور میں آ پڑی کشتی
اغثنی نورِ یزدانی، محی الدین جیلانیؒ
زمانہ کی ہوا اب تو مخالف ہو گئی میری
مرے آقائے سبحانی، محی الدین جیلانیؒ
ظفرؔ شاعر نہیں لیکن تمھارا مدح خواں تو ہے
اسے بخشو زباں دانی، محی الدین جیلانیؒ

ظفرؔ

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

سلام اے عیسیٰئ ثانی، محئ الدّین جیلانیؒ
کہ پہنچا آپ سے دینِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فیضِ روحانی
سلام اے آفتابِ مطلعِ انوارِ سُبحانی
ہوئی ہے بزمِ عالم آپ کے جلوے سے نورانی
سلام اے مُرشدِ کُل، صد سلام اے پیرِ لاثانی
وہ وقت آیا کہ پھر اسلام پہ ہے غم کی طغیانی
مٹانے کو ہمارے پھر اُٹھی ہے فتنہ سامانی
نگاہوں میں اندھیرا ہے، دلوں میں ہے پریشانی
سلام اے چارہ سازِ غم، طبیبِ دردِ پنہانی
اَغِثْنَا غَوْث الْاَعْظَمْ، المدد یاشاہِ جیلانیؒ

....

پڑا ہے وقت جو ہم پر، خدا ڈالے نہ دشمن پر
تڑپتی بجلیاں ہر لحظہ ہیں اپنے نشیمن پر
مسلسل اشکِ غم آنکھوں سے اب گرتے ہیں دامن پر
نہ رونق مسجدوں میں ہے، نہ روشن شمع مدفن پر

زباں خاموش قدغن نالۂ و فریاد و شیون پر
گماں پھر ظلمتِ شب کا نہ کیوں ہو روزِ روشن پر
کہ باطل کی چھری چلتی ہے حق والوں کی گردن پر
گری ہیں بجلیوں پر بجلیاں ہم پر بآسانی
اَغِثْنَا غَوْث الْاَعْظَمْ المدد یاشاہِ جیلانیؒ

سیّد افقر موہانی وارثی

....

پھر نہ کچھ پوچھیں فرشتے حشر میں
ہو جو تیرے لب پہ نامِ دستگیرؒ
ان کی گردن پر ہیں پاؤں غوثؒ کے
جو سمجھ پائے مقامِ دستگیرؒ
کیوں نہ حاصل ہو گا عُقبیٰ میں فراغ
دل میں ہو گر احترامِ دستگیرؒ

(ر۔ر۔م)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

جمالِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے طلعتِ محبُوبِ سبُحانی
جلالِ مُرتضیٰؓ ہے سطوتِ محبُوبِ سبحانیؒ

ہیں جلوے خامس آلِ عبا کے رُوئے انور میں
مذاقِ شش جہت ہے طاعتِ محبوبِ سبحانیؒ

خدا کی اس پہ رحمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار ہے اس پر
جسے اللہ دے دے الفتِ محبوبِ سبحانیؒ

جمالِ رحمۃؐ للعالمیں صلی اللہ علیہ وسلم اُس جا نظر آیا
اٹھی جس سمت چشمِ رحمتِ محبوبِ سبحانیؒ

عظیمُ المرتبت کہتی ہے دنیا غوثِ اعظمؒ کو
اَبد آثار ہے یہ عظمتِ محبوبِ سبحانیؒ

صداقت آپ کی سرمایۂ رُشد و ہدایت ہے
کہ قزّاقوں نے کی ہے طاعتِ محبوبِ سبحانیؒ

رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات سے ملتی ہوئی پائی
ہر اہلِ ذوق نے ہر عادتِ محبوبِ سبحانیؒ

علامہ ضیاء القادری بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

سر اپنا تیرے سایہ کی سپر محبوبِ سُبحانی
اُٹھائیں سر جو فتنے کیا خطر محبوبِ سُبحانی

کیا تھا از سرِ نو دیں کو جس انداز سے زندہ
مسیحائی وہی بارِ دگر محبوبِ سبحانی!

شبِ غم دور کر دیجئے رُخِ روشن دکھا دیجے
سنائی ہے مناجاتِ سحر محبوبِ سبحانی

اُخُوّت کی ذرا سی چاشنی مِلّت کی تلخی میں
مسلماں ہوں بہم شیر و شکر محبوبِ سبحانی

مرا بگڑا ہوا چشم زدن میں کام بن جائے
"مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ" کہ دیں اگر محبوبِ سبحانی

محمد مصطفیٰ صلِّ علیٰ قرآنِ ناطق ہیں
مرا ایمان ہے، تم ہو خبر محبوبِ سبحانی

بھلا کیوں دور جائے، پاس ہو عاجزؔ کا جب اتنا
کہ ہیں نزدیک سے نزدیک تر محبوبِ سبحانی

عاجزؔ مرادآبادی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

وہ میٹھا ہے تمہارا نام یا محبُوبِ سُبحانیؒ
کہ شیریں ہے زبان و کام یا محبوبِ سبحانیؒ

زباں زد ہے وظیفہ وصفِ رُخسار اور گیسو کا
یہی ہے وردِ صبح و شام یا محبوبِ سبحانیؒ

مکاں سے لامکاں تک نام کی جس کے ہے اک شہرت
وہ نامی ہے ترا گمنام یا محبوبِ سبحانیؒ

ہوئی ہے لغزشِ پا، آہ وقتِ دستگیری ہے
ذرا گرتے ہوؤں کو تھام یا محبوبِ سبحانیؒ

مسیحا کی قسم تیرے لبِ اعجاز عنواں سے
ہوئی جان بخشیٔ اسلام یا محبوبِ سبحانیؒ

بہت بےچین ہوں ہندوستاں میں تیری فرقت سے
کسی پہلو نہیں آرام یا محبوبِ سبحانیؒ

شرابِ عشق کا طالب ہے بہرِ ساقیٔ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم
عطا احمد کو ہو اک جام یا محبُوبِ سُبحانیؒ

احمد

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

ہادیٔ دینِ متیں محبوبِ سُبحانی ہیں آپؒ
غوثِ اعظمؒ مُحیِٔ دیں محبوبِ سُبحانی ہیں آپؒ

حسنِ رُخ پر آپ کے خوبانِ عالم ہیں نثار
وہ حسیں وہ مہ جبیں محبوبِ سُبحانی ہیں آپؒ

کہتے ہیں سب "عبدِ قادر" قادرِ قدرت نما
شانِ ربُّ العالمیں محبوبِ سُبحانی ہیں آپؒ

ہے بہارِ خلد آئینہ بکف بغداد میں
جنّتی جنّت مکیں محبوبِ سبحانی ہیں آپ

آپ کی تصویر ہے آئینۂ نور و ظہور
نورِ جاں نور آفریں محبوبِ سبحانی ہیں آپ

دستگیرِ بیکساں ہے ذاتِ والائے حضور
مُونسِ جانِ حزیں محبوبِ سبحانی ہیں آپ

نوؔر کو ایمان و عرفاں کا عنایت نور ہو
نورِ قدرت بالیقیں محبوبِ سُبحانی ہیں آپ

یُوسُف حُسین نوؔرالقادری (ابنِ علّامہ ضیاء القادری)

رحمۃ اللہ تعالیٰ

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم

چشم محوِ رُویتِ محبُوبِ سُبحانیؒ رہے
قلب وقفِ اُلفتِ محبوبِ سبحانیؒ رہے

کیا عجب شان ولایت ہے۔ تمامی اولیاءؒ
زیرِ پائے حضرتِ محبوبِ سبحانیؒ رہے

وہ نظر ہے واقفِ حُسنِ دو عالم بالیقیں
جس نظر میں طلعتِ محبوبِ سبحانیؒ رہے

اُس کی قسمت دیکھیے، اُس کا مقدّر دیکھیے
جو غلامِ حضرتِ محبوبِ سبحانیؒ رہے

جیتے جی وہ لُوٹتا رہتا ہے جنّت کے مزے
جس کو حاصل قربتِ محبوبِ سبحانیؒ رہے

کیوں رہے وہ مبتلائے گردشِ لیل و نہار
جس پہ لطف و شفقتِ محبوبِ سبحانیؒ رہے

روضۂ انور پہ احساںؔ جا ہی پہنچیں گے کبھی
دل میں جوشِ اُلفتِ محبُوبِ سُبحانیؒ رہے

پیرزادہ احسان الحق فاروقی احساںؔ

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

بندہ قادِر کا ہے قادِر بھی ہے عبدالقادِر
سرِ باطن بھی ہے ظاہر بھی ہے عبدالقادِر

مفتیِ شرع بھی ہے قاضیِ ملّت بھی ہے
علمِ اسرار سے ماہر بھی ہے عبدالقادر

منبعِ فیض بھی ہے مجمعِ افضال بھی ہے
مہرِ عرفاں کا منوّر بھی ہے عبدالقادر

قطبِ ابدال بھی ہے محورِ ارشاد بھی ہے
مرکزِ دائرۂ سر بھی ہے عبدالقادر

سلکِ عرفاں کی ضیا ہے یہی دُرِّ مختار
فخرِ اشباہ و نظائر بھی ہے عبدالقادر

اُس کے فرمان ہیں سب شارحِ حکمِ شارع
مظہرِ ناہی و آمر بھی ہے عبدالقادر

ذی تصرُّف بھی ہے ماذُون بھی مختار بھی ہے
کارِ عالم کا مُدبّر بھی ہے عبدالقادِر

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

پردے آنکھوں سے ہٹا دیتے ہیں عبدُالقادرؒ
جلوے سُنّت کے دکھا دیتے ہیں عبدُالقادرؒ

تنگ و تاریک خیالات کے کُفرستاں میں
دین کی شمع جلا دیتے ہیں عبدالقادرؒ

چل کے سُنّت پہ یہ اعجاز ملا ہے اُن کو
چور سے قُطب بنا دیتے ہیں عبدالقادرؒ

جب بھی شیطان نے چاہا ہے اُنھیں بھٹکانا
پڑھ کے لاحول بھگا دیتے ہیں عبدالقادرؒ

راہ گم کردہ ذرا اُن کا تصوُّر تو کریں
راہِ منزل کی سُجھا دیتے ہیں عبدالقادرؒ

جس ولی نے بھی سنا، اُس نے جھکائی گردن
مُہرِ اعجاز لگا دیتے ہیں عبدالقادرؒ

صُبحِ مشرق سے اُبھرتے ہوئے سورج کی طرح
رات کے سائے مٹا دیتے ہیں عبدالقادرؒ

دشتِ ہستی میں جہاں اُن کا گزر ہوتا ہے
کئی گُلزار کھلا دیتے ہیں عبدالقادرؒ

میزبان آپ ہی اور آپ ہی مہمان ہُوئے
کھیل قدرت کے دکھا دیتے ہیں عبدالقادرؒ

آپ کے سچ نے کیا راہزنی سے تائب
یوں بھی تقدیر بنا دیتے ہیں عبدالقادرؒ

اُن کی باتیں ہیں کہ ہے پیار کی شبنم رزمیؔ
بُغض کی آگ بجُھا دیتے ہیں عبدُالقادرؒ

(محمد بشیر رزمیؔ (لاہور)

....

فضلِ خدا سے غوثِ جہاں غوثِ پاکؒ ہیں
غوثِ زمین و غوثِ زماں غوثِ پاکؒ ہیں

شاہوں کے شاہ ابنِ شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم
کیا ذی علو و شوکت و شاں غوثِ پاکؒ ہیں

(شاہ محمد غلام رسول القادری)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

اسلام کی شان شیخ عبدالقادرؒ
اسلام کی آن شیخ عبدالقادرؒ
اسلام دلوں میں زندہ کرنے والے
اسلام کی جان شیخ عبدالقادرؒ

....

معیارِ اولیا ست عبدالقادرؒ
سالارِ اولیا ست عبدالقادرؒ
بر گردنِ اولیاؒ ست پایش رزمیؔ
معمارِ اولیا ست عبدالقادرؒ

....

دریائے شریعت بھی ہیں عبدالقادرؒ
دریائے طریقت بھی ہیں عبدالقادرؒ
بے شک حسنی بھی ہیں، حسینی بھی ہیں
خورشیدِ ہدایت بھی ہیں عبدالقادرؒ

....

اعجاز دکھا دیتے ہیں عبدالقادرؒ
تقدیر بنا دیتے ہیں عبدالقادرؒ
اللہ نے بخشی انھیں قدرت ایسی
مُردے بھی جلا دیتے ہیں عبدالقادرؒ

....

کیا خوب ہیں کیا خوب ہیں عبدالقادرؒ
اسلام کے مندوب ہیں عبدالقادرؒ
کرتے ہیں زمانے میں محبّت تقسیم
اللہ کے محبوب ہیں عبدالقادرؒ

....

جنت کی بھی توقیر ہیں عبدالقادرؒ
رحمت کی بھی تفسیر ہیں عبدالقادرؒ
کہتے ہیں اسے راہِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہ چلنا
سُنّت کی بھی تصویر ہیں عبدالقادرؒ

محمد بشیر رزمی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

ابد آثار ہے فیضِ شہانہ عبدِ قادرؒ کا
بہشتِ معرفت ہے آستانہ عبدِ قادرؒ کا
جہاں شیدا، ثنا خواں ہے زمانہ عبدِ قادرؒ کا
ہے اعزاز و شرف خانہ بخانہ عبدِ قادرؒ کا
حرم کی روشنی بغداد سے سینے میں آتی ہے
یہ دل کعبہ ہے یا آئینہ خانہ عبدِ قادرؒ کا
ھُوَ الْقَادِرْ ھُوَ الْقَادِرْ کی دُھن ہے قادریوں میں
زباں پر نام، لب پر ہے ترانہ عبدِ قادرؒ کا
اُبھرتا تھا دلوں میں نورِ ایماں، کیفِ روحانی
تھا اندازِ بیاں کیا عارفانہ عبدِ قادرؒ کا
پسِ پردہ بلائیں مُسترد فرمائی جاتی ہیں
مُریدوں پر ہے لطفِ غائبانہ عبدِ قادرؒ کا
فقیرو! جھولیاں پھیلاؤ، مانگو مانگنے والو!
سجا ہے آج دربارِ شہانہ عبدِ قادرؒ کا

ضیاء القادری بدایونی

منقبتِ حضرتِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

زمانے کے لیے پیغامِ رحمت ہیں شہِ جیلاںؒ
محی الدین چارہ سازِ اُمّت ہیں شہِ جیلاںؒ
سرِے آرائے بزمِ دین و مِلّت ہیں شہِ جیلاںؒ
امامِ اصفیا مہرِ طریقت ہیں شہِ جیلاںؒ
پئے گم گشتگانِ راہِ حق شمعِ ہدایت ہیں
سراپا مظہرِ شانِ رسالت ہیں شہِ جیلاںؒ
نظر ڈالی کچھ ایسی بن گئے رہزن ولی اللہ
بہارِ معرفت جانِ کرامت ہیں شہِ جیلاںؒ
ستاروں کی طرح ہیں ان کے آگے اولیاؒ سارے
تعالیٰ اللہ مہتابِ ولایت ہیں شہِ جیلاںؒ
ادب سے سر جھکا لیتے ہیں تیرا تذکرہ سن کر
جو سرمستِ مئے عشقِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں شہِ جیلاںؒ
نگاہیں عرش پر شام و سحر آ کر قدم چومیں
کہ محبوبِ درِ سرکارِ اُمت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں شہِ جیلاںؒ

محمد صابر القادری نسیمؔ بستوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے دیوانہ کہتا ہے زمانہ شاہِ جیلاںؒ کا
کہ مَیں عاشق ہُوا ہوں غائبانہ شاہِ جیلاںؒ کا

تہی دستانِ قسمت بڑھ کے اپنی جھولیاں بھر لو
مقدّر ساز بھی ہے آستانہ شاہِ جیلاںؒ کا

وہ دینِ حق کے ہر اک معرکے میں کامیاب آیا
گیا جو لے کے عزمِ فاتحانہ شاہِ جیلاںؒ کا

فقط ہم ہی نہیں اک منقبت خواں بزمِ عالم میں
لبِ ہر برگِ گُل پر ہے ترانہ شاہِ جیلاںؒ کا

چراغِ راہ بن جائے گا نورِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم
جدھر بھی کارواں ہو گا روانہ شاہِ جیلاںؒ کا

گدائے معرفت پاتے ہیں فیض اِس آستانے سے
ہمہ دم لُٹتا رہتا ہے خزانہ شاہِ جیلاںؒ کا

مبارک اے شرؔف مستِ مئے حُبِّ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہُوں
مرے ہاتھ آیا جامِ عارفانہ شاہِ جیلاںؒ کا

عبدالباری شرؔف خورجوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

میں بھی ہوں طالبِ انوارِ دیارِ بغداد
میرے بغداد! اِدھر کو بھی غبارِ بغداد

عمر بھر روز اگر ایک نئی جان ملے
روز سو جان سے کر دوں مَیں نثارِ بغداد

اے بڑے پیرؒ! جسے چاہو بڑائی دے دو
سُرمۂ چشمِ ملائک ہے غبارِ بغداد

کیسے مانگوں گُلِ گلزارِ بہارِ جیلاں
چُن لوں پلکوں پہ جو دیکھوں کہیں خارِ بغداد

قادری در کے تعلّق میں بڑے رُتبے ہیں
میں نے بے دیکھے بھی دیکھی ہے بہارِ بغداد

منوّر بدایونی

....

مجھ پہ کرم یہ غوثِ معظّم کا کم نہیں
تدوین و انتخابِ مناقب جو کر سکا

(ر۔ر۔م)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

دستگیری کا طلب گار ہوں شیئاً للہ
میرِ بغدادؒ! مَیں لاچار ہوں شیئاً للہ

حالِ دل شرم سے اب تک نہ کہا تھا لیکن
آج مَیں بر سرِ اظہار ہوں شیئاً للہ

کرمِ خاص کے لائق تو نہیں ہوں پھر بھی
آپؒ کا غاشیہ بردار ہوں شیئاً للہ

آپ ہی سُنیئے کہ اب اور کہوں میں کس سے
بستۂ دامنِ سرکارؒ ہوں شیئاً للہ

جلوۂ پاک نظر آئے تو بر آئے مراد
تشنۂ شربتِ دیدار ہوں شیئاً للہ

غوثِ اعظمؒ سے جو مانگو گے ملے گا حسرت
بس کہو حاضرِ دربار ہوں شیئاً للہ

رئیس الاحرار مولانا حسرت موہانی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

طالب جلوهٔ دیدار ہُوں شیئاً للہ
دل سے یا غوثؒ میں ناچار ہوں شیئاً للہ

لاج رکھنا مرے دامانِ طلب کی یا غوثؒ
آپؒ کا غاشیہ بردار ہوں شیئاً للہ

"لَا تَخَفْ" کہہ دو کہ ہو خطرۂ اعداء سے نجات
ہُوں مُریدوں میں خطا کار ہوں شیئاً للہ

آپ سے یا شہِ جیلانؒ ہوں مدد کا طالب
اس لیے حاضرِ دربار ہوں شیئاً للہ

سُنیے افسانہ مری خانماں بربادی کا
دستگیری کا طلبگار ہوں شیئاً للہ

حُسنِ اعمال سے بیگانہ ہوں لیکن یا غوثؒ
مدح خوانِ شہِ ابرار صلی اللہ علیہ وسلم ہوں شیئاً للہ

ایک حسرت ہے ضیاؔ کی یہ امیرِ بغدادؒ
کاش! مَیں حاضرِ دربار ہُوں شیئاً للہ

علّامہ ضیاء القادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

جان پر بن گئی اب آیئے شَیْئاً لِلّٰہ
مشکل آساں مری فرمایئے شَیْئاً لِلّٰہ

کشتیاں ڈوبی ہوئی آپ نے تیرائی ہیں
میری امداد بھی فرمایئے شیئاً للّٰہ

آپ کا طالبِ دیدار ہوں غوث الثقلینؓ
روئے زیبا مجھے دکھلایئے شیئاً للّٰہ

اپنے دادا اسد اللہؓ کے قدموں کے طفیل
دستگیری مری فرمایئے شیئاً للّٰہ

ہند میں بے سروساماں رہے کب تک بیدمؔ
اس کو بغداد میں بلوایئے شَیْئاً للّٰہ

بیدمؔ شاہ وارثی

....

کیا اس سے بڑھ کے اور تعارُف ہو غوثؓ کا
بیٹے علیؓ کے فاطمہ زہراؓ کے نورِ عین

(ر۔ر۔م)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

چشمِ رحمت کا طلبگار ہوں شیئاً للہ
سخت مشکل میں گرفتار ہوں شیئاً للہ

میری جانب نگہِ لطف و کرم ہو یا غوثؒ
جورِ اعدا سے دل افگار ہوں شیئاً للہ

یہ بجا ہے کہ بد اعمال و خطا کار ہوں میں
کچھ بھی ہوں بندۂ سرکار ہوں شیئاً للہ

نظرِ انداز خطاؤں کو مری فرما دو
عفوِ عصیاں کا طلبگار ہوں شیئاً للہ

خواب میں آ کے دکھا دیجیے تنویرِ جمال
میں بھی اک طالبِ دیدار ہوں شیئاً للہ

حاضری روضۂ انور کی ہو جی چاہتا ہے
مدد اے غوثؒ! کہ نادار ہوں شیئاً للہ

آپ کے ہاتھ مری لاج ہے غوث الثقلینؒ
میں کہ مجبور ہوں لاچار ہوں شیئاً للہ

نذیر احمد نسیم اشرفی

رحمۃ اللہ تعالیٰ

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم

بیکس و بے بس و نادار ہوں شیئاً للہ

جورِ اعدا سے گرفتار ہوں شیئاً للہ

ایک ناکردہ گنہگار ہوں شیئاً للہ

"دستگیری کا طلبگار ہوں شیئاً للہ

میرِ بغدادؒ! میں ناچار ہوں شیئاً للہ

آپ کا لطف ہے حاجت طلبوں کا ضامن

آپ کی ذاتِ مبارک ہے جہاں کی محسن

ہر دفعہ آپ سے تھی عرضِ تمنا ممکن

"حالِ دل شرم سے اب تک نہ کہا تھا لیکن

آج میں برسرِ اظہار ہوں شیئاً للہ"

آپ سے ہو گا نہ سرکارؒ گوارا یہ کبھی

کہ رہے مشقِ ستم آپ کا خادم کوئی

میں ہوں مظلوم، مدد کیجیے للہ مری

"کرمِ خاص کے لائق تو نہیں میں پھر بھی

آپ کا غاشیہ بردار ہوں شیئاً للہ"

دربدر جاؤں کہاں ٹھوکریں کھانے کے لیے
کس کو ہے درد جو مظلوم کی امداد کرے
کون غم خوار ہے میرا جو مری عرض سنے
"آپ ہی سنیے کہ اب اور کہوں میں کس سے
بستۂ دامنِ سرکار ہوں۔ شیئاً للہ"

جُرم ہے تذکرۂ حفظِ شعارِ دینی
وجہ الزام ہے اظہارِ وِلائے قومی
میں کہ ہوں تابعِ فرمانِ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم
"مجھ سے اِس دین کی پستی نہیں دیکھی جاتی
غلبۂ کفر سے بیزار ہوں شیئاً للہ"

راز ہے میری خموشی تو خطا ہے شیون
میں ہوں پامالِ جفا کاریِ اربابِ وطن
وقت بگڑا ہے کچھ ایسا کہ جہاں ہے دشمن
"پائے رفتن ہے نہ ہے ہند میں جائے ماندن
سخت مشکل میں گرفتار ہوں شیئاً للہ"

اے میں قرباں مرے اورنگ نشینِ بغداد

ہے ترقی پہ ترے حُسنِ خداداد کی یاد
حسرتِ دید ہے، کرتا رہوں کب تک فریاد
"جلوۂ پاک نظر آئے تو بر آئے مراد
تشنۂ شربتِ دیدار ہوں شیئاً للہ"

کیوں نہ مایوسِ تمنّا ہو دلِ زار و ملول
کام بن بن کے بگڑتے ہیں خلافِ معمول
اب ترے ہاتھ مری لاج ہے اے ابنِؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
"کیا کروں میری دُعا بھی تو نہیں ہے مقبول
میں کہ اک فرد گنہگار ہوں۔ شیئاً للہ"

شہِ جیلانؒ کو یہ بخشی ہے خدا نے قدرت
کہ وہ بر لاتے ہیں حاجت طلبوں کی حاجت
کہو حامدؔ کہ یہاں عام ہے اُن کی رحمت
"غوثِ اعظمؒ سے جو مانگو گے ملے گا حسرتؔ
بس کہو، حاضرِ دربار ہوں شیئاً للہ"

نعت: مولانا حسرتؔ موہانی

تضمین: (مولانا) عبدالحامدؔ بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

تجھ میں آئینہ ہے اللہ کی قدرت یا غوثؒ
تو ہے لختِ دلِ سلطانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم یا غوثؒ
حَسَنیؓ چھب ہے حُسینیؓ تری صورت یا غوثؒ

"مجھ سے عاجز سے ہو کیونکر تری مدحت یا غوثؒ
فرش سے عرش تلک ہے تری رفعت یا غوثؒ"

شان ہے ارفع و اعلیٰ تری اللہُ غنی
اوجِ گردوں سے ہے بالا کہیں رفعت تیری
سربلندی یہ تجھے تیرے خدا نے بخشی

"دوشِ اقدس پہ ہے تیرے قدمِ پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم
حَبّذا کیا ہی ملی ہے تجھے عزّت یا غوثؒ"

غوثِ اعظمؒ ترے اعزاز و شرف کے صدقے
تجھ کو ہیں صاحبِ معراج سے رتبے وہ ملے
سر جھکا کر ادبِ خاص سے تیرے آگے

"اپنی گردن پہ رکھا سب نے قدم کو تیرے
اولیاءؒ میں یہ بڑھی ہے تری شوکت یا غوثؒ"

تیرے میخانہ میں ہے مجمعِ رندانِ حرم
تیرے متوالوں پہ ہے ساقیٔ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم
تیرے میکش؛ تری مخمور نگاہوں کی قسم

"مست رہتے ہیں مئے وصلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر دم
جن کو حاصل ہے ترے عشق کی لذّت یا غوثؓ"

مُلکِ عرفاں کا بنایا تجھے حق نے حاکم
تیرے محکوم ہیں سب عارف و شیخ و عالم
تیرا اعزاز یہ منجانبِ حق ہے قائم

"تُو ہے مخدومؒ ولیؒ سارے ہیں تیرے خادم
کرتے رہتے ہیں مَلَک بھی تری خدمت یا غوثؓ"

تو وہ نوشاہ ہے اے خسروِ خُوبانِ جہاں
ہیں بھکاری ترے دربار کے شاہانِ جہاں
معتقد اس کے ہیں اورنگ نشینانِ جہاں

"چاہتے ہیں جسے کر دیتے ہیں سلطانِ جہاں
ہے فقیروں کی ترے در کے یہ ہمّت یا غوثؓ"

منقبت: تاج الفحول فقیر نواز فقیرؔ قادری
تضمین: علّامہ ضیاءؔ القادری بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

اگر یہ تیری خواہش ہے، بڑھے ادراکِ روحانی

اگر یہ چاہتا ہے تو، گھٹے احساسِ جسمانی

اگر ہے وہم اور شک سے تجھے دن رات حیرانی

"بدہ دستِ یقیں اے دل بدستِ شاہِ جیلانی"

"کہ دستِ اُو بوَد اندر طریقت دستِ یزدانی"

تری چشمِ کرم، سرچشمۂ اسرارِ عرفانی

ترا روئے مُبیں، آئینۂ آیاتِ قرآنی

تعالیٰ اللہ تیرا حُسن ہے خورشیدِ یزدانی

"امیرے دست گیرے غوثِ اعظم قطبِ ربّانی"

"جلیسِ سیّدِ عالم زہے محبوبِ سُبحانی"

مئے توحید کے ہم کو پلا بھر بھر کے پیمانے

کہ تجھ سے ساقیٔ کوثر کے ہیں آباد میخانے

تو ہے شمعِ حقیقت اور ہم ہیں تیرے دیوانے

"سراپا جلوۂ حسنے، تمامی مہرِ تابانے"

کُند یعقوبیش گر باشد ایں جا ماہِ کنعانی"

ہے تیری ذات قادرؔ کامرانِ سرِّ مکنونی

کہ ارشادات ہیں تیرے زبانِ سرِّ مکنونی

تو جانِ سرِّ مکنونی جہانِ سرِّ مکنونی

"نشانِ شانِ بیچونی بیانِ سرِّ مکنونی

بسیرت مثلِ پیغمبر ﷺ بصورت مُرتضیٰؓ ثانی"

شبِ اسرا تری گردن پہ احمد ﷺ نے قدم رکھا

تبھی تیرا قدم ہر اک ولیؒ کے دوش پر پہنچا

یہ رتبہ دیکھ کر غیبی فرشتہ اِس طرح بولا

"ز پائے پاک تو فخریست دوشِ پاکبازاں را

حیاتِ تازہ بگرفتہ ازو دینِ مسلمانی"

یہ کس کی بزم ہے اور کیوں زبانوں پر ہے اللہ ھُو

یہ ہے محفل میں کس کے فیض کی پھیلی ہوئی خوشبو

یہ ہے محبوبِ سُبحانی کی شانِ بے بدل ہر سُو

"ملائک" طرّقوا گویاں روند اندر رکاب او

جلو داری کنند او را خواصِ انسی و جانی"

شہِ جیلانؒ ہوے جس دم حبیب حضرتِ احمد ﷺ
بنے محبوبِ سُبحانی، محبّت کی ملی سرحد
جو سرمد کا ہوا اے دردؔ اُس کا ہو گیا سرمد
"نیاز اندر جنابِ پاکِ او از قدسیاں باید
کہ آید جبرئیلؑ از بہرِ کاروبارِ دربانی"

منقبت: شاہ نیاز بریلوی
تضمین: دردؔ کاکوروی

....

حکمِ نبی ﷺ پہ ہم کو عمل کرنا فرض ہے
تو غوثِ پاکؓ سے بھی وفائیں ہیں لازمی
لگتا ہے نعت و منقبت سے لایزال کی
محمودؔ ہم خطا پہ عطائیں ہیں لازمی

(ر۔ر۔م)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

ہیں آپ حبیبِ سُبحانی منظورِ نبیؐ لاثانی
ذات آپ کی مہرِ نورانی عالم میں آپ کی تابانی
"یا غوث الاعظم جیلانیؒ"

اے سبطِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، اے نُورِ علیؓ مبرُوک ہو یہ عالی نسبی
ہے زیرِ قدم ہر ایک ولی، سرخیلِ رجالِ ربّانی
"یا غوث الاعظم جیلانیؒ"

ہیں آپ محی الدین آقاؒ فخرِ سادات، حسین آقا
پیروں کے پیر متین آقاؒ اے مشعلِ بزمِ ایمانی
"یا غوث الاعظم جیلانیؒ"

ڈوبے کو آپ تراتے ہیں مُردے کو آپ جِلاتے ہیں
چوروں کو قُطب بناتے ہیں عالمَ پر آپ کی سلطانی
"یا غوث الاعظم جیلانیؒ"

اے شانِ خدا، اے جانِ ہدیٰ اے روح و روانِ صدق و صفا
اے نام و نشانِ فقر و غنا، کشّافِ رموزِ قرآنی
"یا غوث الاعظم جیلانیؒ"

ہر ایک اشارہ عُقدہ کشا ہر ایک نظرٔ اعجاز نما
ہر قول ثبوتِ صدق و صفا، اے صدر نشینِ عرفانی
"یا غوث الاعظم جیلانیؒ"

انورؔ ہے سراپا جرم و خطا، اِس پر بھی نگاہِ لُطف و عطا
محرابِ حریمِ جُود و سخا، سرچشمۂ فیضِ رحمانی
"یا غوث الاعظم جیلانیؒ"

پروفیسر افضال احمد انورؔ (فیصل آباد)

جہاں میں ہوں بہت ناشاد یا غوثؒ
کرو میری بھی اب امداد یا غوثؒ
خدارا مجھ کو بھی دُنیائے دُوں کے
سلاسل سے کرو آزاد یا غوثؒ
بنا دے میرے سینے کو مدینہ
رہے قائم ترا بغداد یا غوثؒ

سید امین علی نقویؔ (فیصل آباد)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

اے ولی ابنِ ولی ابنِ علیؓ پیروں کے پیر
السّلام اے جانِ عالمؒ غوثُ الاعظم دستگیرؒ

سیّدُ السّاداتؒ اے محبوبِ سُبحانی سلام
عبدِ قادرؒ یا محی الدّین جیلانیؒ سلام

السلام اے آسمانِ عشق کے بدرِ منیر

آپ کی پرچھائیاںؒ آئینۂ بُرجِ کمال
آپ کی آواز میں تائیدِ ربِّ ذوالجلال

آپ ہی کر سکتے ہیں روشن مرے ذہن و ضمیر

اپنے لب ہائے مبارک سے مرا بھی نام لیں
گرتا پڑتا میں بھی آیا ہوں مجھے بھی تھام لیں

میں بھی ہوں اک آپ کی زلفِ محبّت کا اسیر

میرے سینے میں بھی اک شمعِ حرم رکھ دیجیے
میرے شانوں پر بھی آپ اپنے قدم رکھ دیجیے

کھینچ دیجیے میرے ہاتھوں پر بھی آپ اپنی لکیر

مظفؔر وارثی (لاہور)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

منگتوں کو مختار بنایا، چوروں کو ابدال
سب کی جھولی بھر دیتے ہیں ایسے ہیں لجپال
ہر مشکل آسان بناتے ہیں پیرانِ پیرؒ

مولا علیؓ کے آپ ہیں پیارے، ولیوں کے سردار
سب کے سوئے بھاگ جگا دو بغدادی سرکارؒ
ہم پر بھی اِک نظرِ کرم ہو، ہم ہیں بڑے دلگیر

ڈوبی ہوئی کشتی کو نکالا جس میں تھی بارات
زندہ کیا مُردوں کو جس نے وہ ہے تمہاری ذات
سارے جہاں میں کوئی نہیں ہے، غوث پیاؒ کی نظیر

روزوں کے ایّام میں آئے میرے غوثِ پاکؒ
نور کی کرنیں ساتھ میں لائے میرے غوثِ پاکؒ
اُن کے آ جانے سے ٹوٹی کفر کی ہر زنجیر

عزیز الدین خاکی (کراچی)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

یا غوث الاعظم جیلانیؒ

ڈول رہی ہے کشتی اپنی' طوفانوں نے گھیرا ہے
زوروں پر ہے بادِ مخالف' ہر سُو آج اندھیرا ہے
آپ ہی خطرہ دور کریں گے' آپ کریں گے تابانی

یا غوث الاعظم جیلانیؒ

وادی میں کشمیر کی دیکھیں' خون کے دریا بہتے ہیں
وار مسلماں' سربوں کے بھی بوسنیا میں سہتے ہیں
فیض سے آپ کے دنیا میں ہو ختم یہ خوں کی ارزانی

یا غوث الاعظم جیلانیؒ

غربت نے ہم کو مارا ہے' مہنگائی نے گھیرا ہے
ہر آفت کا بیماری کا' گھر میں ہمارے ڈیرا ہے
بگڑی بھی بن جائے مبارکؔ' مشکل میں ہو آسانی

یا غوث الاعظم جیلانیؒ

مبارکؔ بقاپوری (کراچی)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

المدد یا پیرِ ما یا غوث الاعظم دستگیرؒ
کیجیے مُشکل کُشائی، مُشکلوں میں ہوں اسیر

میرے آقا! یہ جہاں والے ستاتے ہیں مجھے
درد و غم، رنج و الم دے کر رُلاتے ہیں مجھے
ہر قدم ظلم و ستم سے آزماتے ہیں مجھے
اے مِرے غمخوار مٹّی میں ملاتے ہیں مجھے
المدد یا پیرِ ما یا غوث الاعظم دستگیرؒ

مجھ گدائے بے نوا کو کھا رہے ہیں حادثات
چُبھ رہے ہیں درد کے دن، ڈس رہی ہے غم کی رات
کربِ پیہم سے خدارا مجھ کو مل جائے نَجات
مجھ پہ بھی فرمایئے یا غوثؒ چشمِ التفات
المدد یا پیرِ ما یا غوث الاعظم دستگیرؒ

یا محی الدّین! اب جینا بھی دوبھر ہو گیا
جاگتی ہے کم نصیبی اور مقدّر سو گیا
درد میری راہ میں خارِ مصائب بو گیا

چھن گئیں خوشیاں جہاں کی، چین سکھ بھی کھو گیا

المدد یا پیرِ ما یا غوث الاعظم دستگیرؒ

آنسوؤں میں غرق ہے دل کی جبیں یا غوثِ پاکؒ
اب اماں ملتی نہیں مجھ کو کہیں یا غوثِ پاکؒ
آپ بن کوئی مرا جگ میں نہیں یا غوثِ پاکؒ
آپ پر مرکوز ہے چشمِ حزیں یا غوثِ پاکؒ

المدد یا پیرِ ما یا غوث الاعظم دستگیرؒ

آپ ہی کا ہے خدا اور ہے خدائی آپ کی
دہر میں مشہور ہے مُشکل کُشائی آپ کی
میرے ہونٹوں پر ہے روز و شب دُہائی آپ کی
ہے حبیبِ خالقِ کُل صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی آپ کی

المدد یا پیرِ ما یا غوث الاعظم دستگیرؒ

پیرزادہ حمید صابری (لاہور)

منقبت حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

غوثِ پاکؒ اک بار ہم بھی دیکھتے
روح کو بیدار ہم بھی دیکھتے
دل کا ہے اصرار ہم بھی دیکھتے
اے مرے سرکار ہم بھی دیکھتے
آپ کا دربار ہم بھی دیکھتے

انتہائے شوق کا یہ اضطراب
دل کے ہر گوشے میں ہے اِک انقلاب
اُف وہ چھایا سا تجلّی پر شباب
خواب میں آ کر اُلٹیے گا نقاب
کثرتِ انوار ہم بھی دیکھتے

آتشِ فرقت ہے اور ہیں ہم علیل
ہے حقیقت زا یہ افسانہ طویل
سوزِ عشق اِک باصفا کی ہے دلیل
تھی بہارستانِ گُل نارِ خلیل
آگ کو گلزار ہم بھی دیکھتے

شادؔ قادری لکھرالوی (بدایوں)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

چشم و چراغِ شاہِ دو عالم
مشکل کشا ہے ذاتِ مکرّم
تسکینِ جاں ہے نامِ معظّم
ہے ملکِ دیں میں شاہی مسلّم
یا غوثِ اعظمؒ یا غوثِ اعظمؒ

دُنیا میں ہر سُو فتنے بپا ہیں
بیکس مسلماں صیدِ بلا ہیں
صدمے ہی صدمے صبح و مسا ہیں
نازل ہیں ہم پر آفات پیہم
یا غوثِ اعظمؒ یا غوثِ اعظمؒ

آلام کی ہے وہ بے پناہی
آفاق پر ہے چھائی سیاہی
آیا کچھ ایسا دورِ تباہی
ہے بزمِ ملّت ہونے کو برہم

یا غوثِ اعظمؒ یا غوثِ اعظمؓ

محبوب ہو تم ربِّ عُلا کے
نورِ نظر ہو شاہِ ہُدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
سرتاج ہو تم سب اولیاؒ کے
سب سلسلے ہیں تم سے منظّم
یا غوثِ اعظمؒ یا غوثِ اعظمؓ

ہر ہر قدم پر لاچاریاں ہیں
دشواریاں ہی دشواریاں ہیں
ہے آہ و نالۂ یا زاریاں ہیں
دُنیائے دل میں برپا ہے ماتم
یا غوثِ اعظمؒ یا غوثِ اعظمؓ

خُدّامِ کی تم با وصف دوری
کرتے ہو لاکھوں حاجات پوری
معراج کی شب وقتِ حضوری
پابوسِ مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے دوشِ اکرم

یا غوثِ اعظمؒ یا غوثِ اعظمؒ
یا پیرِ پیراںؒ یا شاہِ جیلاںؒ
وابستہ تم سے ہیں سب کے ارماں
چشمِ کرم ہو سُوئے غریباں
ہوں زندگی کی دشواریاں کم
یا غوثِ اعظمؒ یا غوثِ اعظمؒ

ایم ایچ نامیؔ

یہ نور کا منظر ہے، یہ وادیٔ ایمن ہے
ہر ذرّے میں اللہ کا جلوہ نظر آتا ہے
یہ خضرِ رہِ حق ہے، یہ جادۂ عرفاں ہے
اللہ سے ملنے کا رستہ نظر آتا ہے
اللہ رے مسیحائی، کیا شان ہے اس در کی
امّی بھی یہاں آ کر بینا نظر آتا ہے

جسٹس سیّد محبوب مرشد

رحمۃ اللہ تعالیٰ

منقبت حضرت غوث اعظم

تو ہی سرتاج ولیوں کا ہے' تو ہی ہے قطب ربّانی
تو ہی ہے غوثِ اعظمؒ تو ہی ہے محبوبِ سُبحانی
تو ہی انوارِ رحمانی' تو ہی اسرارِ یزدانی
عطا کی تجھ کو خالق نے دو عالم کی نگہبانی

فلک دشمن' مقدّر نارسا' دل غرقِ حیرانی
اَغِثنِی غَوْث الْاَعْظَمْ' المدد یا شاہِ جیلانیؒ

ترا دستِ مبارک دستگیرِ اہل عالم ہے
تری ہی خاکِ در تو اضطرابِ دل کا مرہم ہے
محیطِ عالمِ کون و مکاں فیضانِ اکرم ہے
تری ذاتِ گرامی کیا ہے' اِک مہرِ مجسم ہے

فلک دشمن' مقدر نارسا' دل غرقِ حیرانی
اغثنی غوث الاعظم' المدد یا شاہِ جیلانیؒ

پھریں اُن کی نگاہیں جن کی تھی چشمِ کرم مجھ پر
زمانے کے حوادث پڑ رہے ہیں دمبدم مجھ پر
کلیجا منہ کو آتا ہے' وہ ٹوٹے ہیں ستم مجھ پر

ترے ہوتے ہوئے افسوس یہ اندوہ و غم مجھ پر
فلک دشمن، مقدّر نارسا، دل غرقِ حیرانی
اغثنی غوث الاعظم، المدد یا شاہِ جیلانیؒ

سفینہ بحرِ غم میں ہے، نظر سے دور ساحل ہے
نگاہیں اشک آلودہ، سراپا درد یہ دل ہے
کوئی مونس نہیں، شرحِ مصیبت سخت مشکل ہے
کہوں کس سے، سنے گا کون، ہر فریاد باطل ہے
فلک دشمن، مقدّر نارسا، دل غرقِ حیرانی
اغثنی غوث الاعظم، المدد یا شاہِ جیلانیؒ

دلِ ناشاد کو بہرِ خدا اب شاد کر دینا
فضاؔ کو ہر غم و آلام سے آزاد کر دینا
بہت مایوس و بیکس ہے، ذرا امداد کر دینا
رسا بابِ اثر تک نالہ و فریاد کر دینا
فلک دشمن، مقدّر نارسا، دل غرق حیرانی
اغِثنِی غوثَ الاَعْظَمْ، المدد یا شاہِ جیلانیؒ

فضاؔ جالندھری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

معدن و مصدرِ انوار ہیں غوثُ الاعظمؒ
واقف و کاشفِ اسرار ہیں غوثُ الاعظمؒ
نورِ جاں راحتِ ابصار ہیں غوث الاعظمؒ
مئے عرفان سے سرشار ہیں غوث الاعظمؒ

بے شُبہ سیّدِ اخیار ہیں غوثُ الاعظمؒ
نورِ توحید کا مینار ہیں غوث الاعظمؒ

اک اشارے سے گئی ڈوبی ہوئی ناؤ تیر
کر کے دیکھے تو کوئی ان کی کرامات کی سیر
ان کے دربارِ عطا پر کی بغداد کی خیر
سارے اقطاب کی گردن پہ مرے پیر کے پَیر

سارے سالاروں کے سالار ہیں غوث الاعظمؒ
نورِ توحید کا مینار ہیں غوث الاعظمؒ

ان کی تقریر کا عالم بھی نرالا دیکھا
مجلسِ وعظ پہ اک نور کا ہالہ دیکھا
نورِ ایقان ہے ایک ایک حوالہ دیکھا

ایک عالم یہ گہر لُوٹنے والا دیکھا

گلِ معنیٰ کے چمن زار ہیں غوث الاعظمؒ

نورِ توحید کا مینار ہیں غوث الاعظمؒ

لُو سے جُھلسے ہوئے چہروں کو صبا بخشی ہے

روگ لے کر کوئی آیا تو دوا بخشی ہے

روحِ بیمار کو نظروں سے شفا بخشی ہے

لَا تَخَفْ کہہ کے تسلّی کی رِدا بخشی ہے

اپنے منگتوں کے غمگسار ہیں غوث الاعظمؒ

نورِ توحید کا مینار ہیں غوث الاعظمؒ

اُن کا سکّہ ہے سرِ حشر بھی چلنے والا

ہے شجر اُن کا خزاؤں میں بھی پھلنے والا

آفتاب اُن کا کسی وقت نہ ڈھلنے والا

آندھیوں میں بھی دِیا ان کا ہے جلنے والا

دھوپ میں سایۂ دیوار ہیں غوث الاعظمؒ

نورِ توحید کا مینار ہیں غوث الاعظمؒ

اُن کا لہراتا ہے اقلیمِ ولایت پہ عَلَم

ہیں جہاں اوروں کے سر ان کے وہاں پر ہیں قدم
گردنِ اولیاءؒ رہتی ہے وہاں ہر دم خم
ان کی کیا شان ہے وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمْ
سارے اخیار کے سردار ہیں غوث الاعظمؒ
نورِ توحید کا مینار ہیں غوث الاعظمؒ

بحرِ زخّار ہیں ایسے کہ کنارا ہی نہیں
منقبت کیسے کہوں ان کی کہ یارا ہی نہیں
ماسوا عجز کے اظہار کے چارہ ہی نہیں
ہیں وہی اور تو نازشؔ کا سہارا ہی نہیں
میرے آقا، مرے سرکار ہیں غوثُ الاعظمؒ
نورِ توحید کا مینار ہیں غوثُ الاعظمؒ

محمد حنیف نازشؔ قادری (کاموکے)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

ہوں گرچہ مبتلائے گنہ ہائے بیشمار
طاقت نہیں کہ اپنے گنہ کر سکوں شمار
رہتا ہوں رات دن میں پریشان و بیقرار
کہتا ہوں دل سے کچھ تو نہ ہو ان سے دل فگار

دامن نہ چھوٹے ہاتھ سے پیرانِ پیرؒ کا
بس ہے وسیلہ ہم کو شہِ دستگیرؒ کا

کچھ غم نہیں ہے اپنی تہی دستی کا مجھے
دنیا میں گو سمجھتے ہیں سب سے برا مجھے
روزِ حساب کا ہے عجب دغدغہ مجھے
بخشائشِ حضورؒ کا ہے آسرا مجھے

دامن نہ چھوٹے ہاتھ سے پیرانِ پیرؒ کا
بس ہے وسیلہ ہم کو شہِ دستگیرؒ کا

دونوں جہاں میں تیرے مطالب جو ہیں حبیب
بر لائے ان کو خالقِ کونین کا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

چوکھٹ سے ان کے دور رہوں یا رہوں قریب
وہ لو لگی رہے کہ چمکتا رہے نصیب

دامن نہ چھوٹے ہاتھ سے پیرانِ پیرؒ کا
بس ہے وسیلہ ہم کو شہِ دستگیرؒ کا

حکیم حبیب علی حبیبؔ

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

تمھاری محبّت ہمارا ہے ایماں
دل و جاں ہیں تم پہ فدا غوثؒ الاعظمؒ

قدم اُس کے منزل نے خود آ کے چُومے
بنے جس کے بھی رہنما غوث الاعظمؒ

خدا کی قسم جس کو تم مل گئے ہو
خدا بھی اُسے مل گیا غوث الاعظمؒ

پروفیسر فیاضؔ احمد کاوِشؔ

رحمۃ اللہ تعالیٰ

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم

آخر سنائیں اور کسے داستانِ غم

رنج و الم سے ہر گھڑی رہتی ہے آنکھ نم

اغیار کر رہے ہیں غلاموں پہ اب ستم

ہم کو تباہ کر دے نہ یہ شورشِ الم

للہ لو ہماری خبر شاہِ ذی حشم

تم پیر دستگیر ہو، تم صاحب کرم

ظلم و ستم کی دہر میں ایسی ہوا چلی

آتی ہیں روز آفتیں ہر سمت سے نئی

ملتا نہیں ہے دل کو کبھی لمحۂ خوشی

ویران ہو چکا ہے گُلستانِ زندگی

للہ لو ہماری خبر شاہِ ذی حشم

تم پیر دستگیر ہو، تم صاحب کرم

مٹتا ہے دل سے عظمتِ ایمان کا نشاں

باقی نہیں ہے اُلفتِ سلطانِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم

انسان کو نصیب نہیں راحت و اماں
مہر و وفا محبت و شفقت ہے اب کہاں
للہ لو ہماری خبر، شاہِ ذی حشم!
تم پیر دست گیر ہو، تم صاحب کرم

شمیمؔ ہمت نگری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

سیّد و سلطان و خواجہ شہ محیُ الدّین فقیر
وہ غریب باسخا، درویشِ حق، وہ دستگیر
وہ ولی، وہ شیخ، وہ مخدوم، وہ عالی نسب
صاحب و مولائے ما مشکل کشا، پیروں کا پیر
شیخ عبدُالقادرِ حسنی حسینی نورِ حق
نورِ حق نورِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منظورِ حق

عبداللطیف شمیمؔ

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

مُقدّس ہے سب سے ترا آستانہ
یہی ہے مصیبت زدوں کا ٹھکانا
سُنانے مَیں آیا ہوں اپنا فسانہ
ستم پر ستم ڈھا رہا ہے زمانہ
خبر لو خبر فاطمہؓ کے دُلارے
سنو میری فریاد بغداد والے
مقدّس مطہّر ہو تم میرے آقا
رسالت کے مظہر ہو تم میرے آقا
دو عالم کے سرور ہو تم میرے آقا
ولایت کے رہبر ہو تم میرے آقا
سفینہ لگا دیجیے اب کنارے
سنو میری فریاد بغداد والے
ہمیں راہ سیدھی دکھائی ہے تم نے
غریبوں کی بگڑی بنائی ہے تم نے

حقیقت کی دُنیا بسائی ہے تم نے
شریعت کی منزل بتائی ہے تم نے
ہزاروں کی بگڑی بنا دینے والے
سنو میری فریاد بغداد والےؒ

شمیمؔ ہمّت نگری

مرے آسمانِ دل پہ کچھ عجب گھٹا سی چھائی
جہاں آہِ سرد کھینچی کہ بہارِ غوثؒ آئی
وہ قدم کہاں جمائے وہ نظر کہاں اٹھائے
جسے راس آ گئی ہو ترے نام کی دُہائی
بہ نگاہِ غوثؒ دیکھو تو یہ بات مان لوگے
جہاں عظمتِ خدا ہے، وہیں شانِ مصطفائی ﷺ
کوئی دوسرا نہ دیکھا بہ ہزار جستجو بھی
تری ذات غوثِ اعظمؒ ہے عجب حسیں اکائی
بہ خیالِ شاہِ جیلاںؒ جو ادب سے چُپ ہُوا مَیں
مری خوش عقیدگی نے نئی منقبت سنائی

صبیحؔ رحمانی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

آئے ہیں شاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خلافت لے کر
خِلعتِ شاہیٔ اقلیمِ ولایت لے کر
جلوہ فرما ہیں وہی شکل و شباہت لے کر
معجزے آئے کرامات کی صورت لے کر

جن میں بُو رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے یہ وہ گُل ہیں
مالکُ الملک کے محبوب ہیں شیخ الکُل ہیں

حق کے مطلوب ہیں معشوق ہیں دلدار ہیں یہ
سر یہاں سارے جھکاتے ہیں وہ سرکار ہیں یہ
اولیاءؒ قافلہ ہیں قافلہ سالار ہیں یہ
گلشنِ احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے مختار ہیں یہ

اُن کی مرضی جو ہے منشا وہی تقدیر کا ہے
حکم اللہ کا ارشاد بڑے پیرؒ کا ہے

جس کسی وقت مصیبت میں غلام آتا ہے
غیب سے لطف و عنایت کا پیام آتا ہے

سہل ہو جاتا ہے مشکل بھی جو کام آتا ہے
لب پہ یکدم شہِ بغدادؒ کا نام آتا ہے

دل تڑپ کر جو دے آواز تو حاضر یہ ہیں
بندے قادر کے ہیں ہر چیز پہ قادر یہ ہیں

مفتی میر اشرف علی اشرفؔ

صبحِ بہارِ خلد ہے رُوئے جنابِ غوثؒ
غیرت دہِ بہشت ہے کُوئے جنابِ غوثؒ

بغداد کا ہو جذب الٰہی اثر نصیب
دل ہند سے کھنچے مرا سُوئے جنابِ غوثؒ

دشمن خدائے پاک کا ہے دشمنِ رسول ﷺ
ہے دشمنِ رسول ﷺ عدوئے جنابِ غوثؒ

سُونگھوں یہ نخلخہ تو افاقہ غشی سے ہو
لا اے نسیمِ صُبح تو بُوئے جنابِ غوثؒ

خُوئے خدا سے ملتی ہے خوئے رسولِ پاک ﷺ
خوئے نبی ﷺ سے ملتی ہے خوئے جنابِ غوثؒ

فداؔ (ممبئی)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

بیاں کس سے ہو مرتبہ آپؒ کا
ادب کرتے ہیں اولیا آپ کا
کرے کیا کوئی سامنا آپ کا
رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہیں، خدا آپ کا

گدا آپ کے واقفِ راز ہیں
غلام آپ کے عرش پرواز ہیں

بڑا مرتبہ اور عظمت ملے
دو عالم کی شان اور شوکت ملے
یہاں سر جھکاؤ تو عزت ملے
جو مانگو وہ ان کی بدولت ملے

گدا کوئی محروم جاتا نہیں
نعم ہی نعم ہے یہاں لا نہیں

تڑپ کر پکارو تو آتے ہیں یہ
مصیبت سے غم سے چھڑاتے ہیں یہ

غریبوں کی بگڑی بناتے ہیں یہ
وہ قدرت کے جلوے دکھاتے ہیں یہ
پہنچتے ہیں یوں وقت پر تھامنے
کہ جیسے رہا کرتے ہیں سامنے

مفتی میر اشرف علی اشرفؔ

اب مجھ پہ کرم فرما دیجے یا غوث الاعظم جیلانیؒ
بغدادِ قُدُس دکھلا دیجے یا غوث الاعظم جیلانیؒ
میں جیسا ہوں جو کچھ بھی ہوں' نسبت تو آپ سے ہے مجھ کو
مرا سویا بخت جگا دیجے یا غوث الاعظم جیلانیؒ
طوفانِ ظاہر و باطن نے ہر سمت سے مجھے گھیرا ہے
مری نیّا پار لگا دیجے یا غوث الاعظم جیلانیؒ
جو اپنے رب سے غافل ہو جس دل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد نہ ہو
اُس مُردہ دل کو جلا دیجے یا غوث الاعظم جیلانیؒ
سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے حسنینؓ کی آنکھوں کے تارے
دامانِ کرم کی ہوا دیجے یا غوث الاعظم جیلانیؒ

عزیز الدین خاکیؔ القادری (کراچی)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

وہ کہ گھر گھر دھوم ہے دُنیا میں جن کے نام کی
وہ کہ جن کے آستاں پہ سرنگوں ہے ہر ولیؒ
وہ کہ اولادِ حَسَنؓ آلِ حُسَینؓ ابنِ علیؓ
وہ کہ جانِ شاہ مرداں قُرّۃُ العَین نبی صلی اللہ علیہ وسلم

غوثِ اعظمؒ شاہ جیلاں قطبِ ربّانی ہیں یہ
پیر کل پیروں کے ہیں، محبوبِ سُبحانی ہیں یہ

جو بنے ان کا، اسے اپنا بنا لیتے ہیں یہ
بد سے بد کو اپنے سایہ میں بٹھا لیتے ہیں یہ
ہر کٹھن موقع پہ سینے سے لگا لیتے ہیں یہ
کوئی صورت ہو، بہر صورت بچا لیتے ہیں یہ

وقت کیسا ہی ہو کیسی ہی بلا کا سامنا
ان کا ادنیٰ کام ہے گرتے ہوئے کو تھامنا

الغیاث اے غوثِ اعظمؒ المدد پیروں کے پیر
آپ تو مشہور ہیں، ہیں بیکسوں کے دستگیر

آپ کا اشرفؔ گلی کا آپ کی ہو کر فقیر
اِس قدر بے چین، اتنا خستہ حال، ایسا حقیر
کچھ سہی، اِس کو تعلّق آپ کے در سے تو ہے
دور کی نسبت سہی، پر آپ کے گھر سے تو ہے

مفتی اشرف علی اشرفؔ

محبوبِ ذوالجلال ہو، غوثُ الانام ہو
سلطانِ خوش جمال ہو، ذی احترام ہو
ہو صفحہ رشکِ گلشنِ فردوس یک قلم
مجھ سے رقم جو وصفِ رُخِ لالہ فام ہو
نسبت ہے مہر و ماہ کو کیا اس حسن سے
جو نور نورِ حضرتِ خیرُ الانام ﷺ ہو
ہے دوشِ اولیاؒ پہ قدم دستگیرؒ کا
پھر کیوں نہ واں خمیدہ سرِ خاص و عام ہو
اے بادِ صبح نکہت گیسوئے غوثؒ لا
تا سب کا مثلِ مُشک معطّر مشام ہو

ذبیحؔ

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

آج پیمانے میں ہے مے کے عوض آبِ حیات
دل کے آئینے میں ہوتی ہے نمایاں کائنات
بندہ حل کرنے کو آیا ہے خدائی کے نکات
آئی ہے اوڑھے ہوئے چادرِ صفت کی عینِ ذات

واجب اور امکان میں پُر لطف سمجھوتا ہے آج
عبد کی صورت میں قادر جلوہ گر ہوتا ہے آج

گو بہت غربت میں ہیں، پہ بندۂ سرکار ہیں
آپ ہی کے تو چمن کے ہیں، اگرچہ خار ہیں
ہم تو، ظاہر ہے، بہت مجبور ہیں لاچار ہیں
آپ لیکن جانشینِ احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

المدد یا سیدیؒ بگڑی ہوئی ہر بات ہے
آبرو تھوڑی سی ہے جو آپ ہی کے ہاتھ ہے

شمعِ بزمِ قدسیاں اے جشنِ عرفاں کے سراج
آپ ہی کے نام کا ہے دین اور دُنیا میں راج

گرچہ نازک تر ہوا کرتا ہے شاہوں کا مزاج

پھر مکرّر عرض ہے، رکھنا غریبوں کی بھی لاج

آپ ہی کا نور ہے، کیا مہر میں، کیا ماہ میں

آپ اشرفؔ ہیں تمامی اولیاء اللہؒ میں

مفتی میر اشرف علی اشرفؔ

....

میں بھی ترا گدا ہوں اے دستگیرِ عالم، سرکارِ غوث اعظمؒ

ہونے لگی ہے آقا زلفِ حیات برہم، سرکارِ غوث اعظمؒ

مُشکل کُشائی تیرا آبائی مرتبہ ہے، جاری یہ سلسلہ ہے

تجھ کو ملا ہے مولا مُشکل کُشاؓ کا پرچم، سرکارِ غوث اعظمؒ

بُستانِ پنجتنؑ کی خوشبوئے جاوداں کا، انوارِ لامکاں کا

تو ہے امیں مجسّم اے قبلہ گاہِ عالم، سرکارِ غوث اعظمؒ

اقلیم معرفت کا سلطانِ سروراں ہے، حسنینؓ کا نشاں ہے

سب اولیاءؒ میں کامل سب اولیاؒ میں اکرم، سرکارِ غوث اعظمؒ

رشیدؔ وارثی (کراچی)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

جنابِ پیرؒ ہیں قلبِ دو عالم قطبِ ربّانی
جنابِ پیر ہیں غوثِ زمانہ غوثِ صمدانی
جنابِ پیرِ پیرانؒ ہیں جہاں کے پیر لاثانی
جنابِ پیر شاہِ دین و دُنیا شاہِ جیلانیؒ

جو اس معشوق کا عاشق ہو، دُنیا اس کی عاشق ہو
جو اِس محبوب کا ہو جائے، محبوبِ خلاق ہو

مصیبت میں جو ہو کوئی، ضرورت ہو نوازش کی
یہ وہ دربار ہے حاجت نہیں اِس جا گزارش کی
یہاں اصلا نہیں ہے قدر کچھ اظہار خواہش کی
ذرا سی بھی نہیں ہے منزلت لفظی نمائش کی

دلی تکلیف سے آنسو بہا لینا ہی کافی ہے
وہ سب کچھ جانتے ہیں، سر جھکا لینا ہی کافی ہے

مدد ان سے طلب کرنے کو دل والوں کی حاجت ہے
جگر کی ٹیس کی اور قلب کے چھالوں کی حاجت ہے

نم آنکھوں کی ضرورت دُکھ بھرے نالوں کی حاجت ہے
پریشاں حال کے بکھرے ہوئے بالوں کی حاجت ہے

یہ خاصانِ خدا میں یوں ہیں جیسے چاند تاروں میں
مسیحائی ہے ٹھوکر میں، تصرّف ہے اشاروں میں

مفتی میر اشرف علی اشرفؔ

قادریّت عبدِ قادر کا وہ فیضِ ناز ہے
قُدرتِ حق بھی، مجسّم راز اندر راز ہے
کل بھی، بابُ الشّیخ، حُسنِ معرفت کا درس تھا
آج بھی بغداد، محوِ جلوہ گاہِ ناز ہے
روح میں، گونجے نہ کیسے؟ نامِ نامی غوثؓ کا
سازِ دل میں فطرتاً یہ عشق کی آواز ہے
اِک صداقت سے در آئی رہزنوں کی رہبری
غوثیت کا، اِس ادائے خاص سے آغاز ہے

نفیسؔ القادری (کراچی)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

خدا کا شکر دلِ مبتلا سلامت ہے
انھی کا ہے یہ کرم جن کے در سے نسبت ہے
نظر میاں کی، غلاموں پہ حسبِ عادت ہے
کُھلی ہیں سینکڑوں راہیں کُھلی کرامت ہے

وہی جو گرتے ہوئے کو سنبھال لیتے ہیں
جو ڈوبتے کو بھنور سے نکال لیتے ہیں

کچھ اور عرض کریں کیا، زبان قاصر ہے
جو کیفیت ہے یقیناً سمجھ سے باہر ہے
اسی پہ ہم کو یقیں ہے جو چیز ظاہر ہے
یہ عام بات ہے قادر کا عبد قادر ہے

انھی کو سارے زمانہ کا "پیر" کہتے ہیں
انھی کو داد رس و "دستگیر" کہتے ہیں

یہی وہ ہیں جنھیں کہتے ہیں شاہِ جیلانی"
خدا کو پیار ہے، خلقِ خدا ہے دیوانی

یہیں ہے دولتِ دارین کی فراوانی
یہیں سے ہوتی ہیں حل مشکلیں بآسانی
خیالِ غوثؓ کو جو چھوڑ دے وہ خاطی ہے
کہ ہر بُرے کے بُرے وقت کا یہ ساتھی ہے

میر اشرف علی اشرؔف (حیدرآباد دکن)

تو محبوبِ ربُ العلا غوثؒ الاعظمؒ
تو تاجِ سرِ اولیاءؒ غوثؒ الاعظمؒ
جمالِ مبارک کی مَیں شیفتہ ہوں
دکھا جلوہ بہرِ خدا غوثؒ الاعظمؒ
وہ دن آئے اے کاش آنکھوں سے دیکھوں
ترا روضۂ پُر ضیا غوثؒ الاعظمؒ
نگاہِ کرم سے رہوں بہرہ ور میں
ہے یہ التجائے حیاؔ غوثؒ الاعظمؒ

آمنہ خاتون حیاؔ بلیاوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

نہیں یارائے گویائی نہیں ہے تابِ انسانی
بیاں ہو کیا کسی سے شوکتِ محبوبِ سُبحانیؒ
خموشی چاہیے اِس منزلِ راہِ حقیقت میں
کہے گا ذرّہ ناچیز کیا گردوں کی مدحت میں
دُعا مائلؔ کی ہے یا حضرتِ محبوبِ سبحانیؒ
مری حالت پہ ہو لطف و کرم کی طرفہ ارزانی
مرے دردِ جگر کی داستاں سُن لیجیے حضرتؒ
خدا کے واسطے لطف و عنایت کیجیے حضرتؒ
مری شاخِ تمنّا میں نئے برگ و ثمر آئیں
خدا کے فضل و رحمت سے مُرادیں دل کی بر آئیں
طبیعت میں روانی کی ادا اِس طرح آ جائے
فضا کے سینے پر جیسے گھٹا ہر سمت چھا جائے
کوئی طُرفہ اثر طرزِ بیاں میں لطف پیدا ہو
جہاں میری اداؤں پر ہزاروں دل سے شیدا ہو

مائلؔ کرنالی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

اک کرامت عرض ہے بغداد والے پیرؒ کی
لطف آئے' باوضو ہو کر سُنیں جو آپ بھی
ایک بُڑھیا تھی کہ جس کا ایک تھا لختِ جگر
زندگی کا اِک سہارا' ایک ہی نورِ نظر
رفتہ رفتہ کچھ دنوں میں جب وہ بالغ ہو گیا
قلب میں ارمان ماں کے' اُس کی شادی کا ہُوا
فضلِ رب سے موقع شادی کا بالآخر آ گیا
ہر طرف خوشیوں کا بادل اُس کے گھر پر چھا گیا
شادمانی چھا گئی' شہنائیاں بجنے لگیں
راگ ہر اک نے الاپا' ہر طرف خوشیاں مچیں
الغرض بارات سج دھج کر روانہ ہو گئی
راہ میں دریا ملا اور حاجتِ کشتی ہوئی
بیٹھے سب کشتی میں' کشتی سمتِ ساحل چل پڑی
پہنچی جب منجدھار میں' غرقاب فوراً ہو گئی

مضطرب بڑھیا ہوئی اور چیخ کر رونے لگی
ہو گئی رنجور اور ہوش و خرد کھونے لگی
روز جاتی تا بہ دریا گریہ کرنے کے لیے
چرخِ کج رفتار پہ الزام دھرنے کے لیے
روتے روتے مضمحل اس کے ہوئے قلب و ضمیر
اتفاقاً ایک دن پہنچے وہاں پر دستگیرؒ
روتے جب بڑھیا کو دیکھا، آپ نے فوراً کہا
رونے کا تیرے سبب آخر ہے کیا، مجھ کو بتا
حالِ رنج و غم جو تھا بڑھیا نے فوراً کہہ دیا
سن کے یہ سرکارؒ بولے، کر نہ غم اے غمزدہ
تیری اس بگڑی کو اک پل میں بنا دوں گا ابھی
دیکھ لے گی خود ہی تو، کشتی نکالوں گا تری
آپ کی اُس پر غرض چشمِ عنایت ہو گئی
کشتی غرقاب ساحل پر قمرؔ آ کر لگی

قمرؔ مانچوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

سُورج اُگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
اُفُقِ نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

جو ولیؔ قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا

سارے اَقطابِ جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف
کعبہ کرتا ہے طوافِ درِ والا تیرا

تو ہے نوشاہ براتی ہے یہ سارا گلزار
لائی ہے فصلِ سمن گُوندھ کے سہرا تیرا

صفِ ہر شجرہ میں ہوتی ہے سلامی تیری
شاخیں جھک کے بجا لاتی ہے مُجرا تیرا

کس گلستاں کو نہیں فصلِ بہاری سے نیاز
کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا

نہیں کس چاند کی منزل میں ترا جلوۂ نور
نہیں کس آئنہ کے گھر میں اُجالا تیرا

راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خُدّام
باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا

مزرعِ چشت و بُخارا و عراق و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

تاجِ فرقِ عرفاء کس کے قدم کو کہیے
سر جسے باج دیں، وہ پاؤں ہے کس کا؟ تیرا!

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا، ذکر ہے اونچا تیرا

مِٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے، نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

حکم نافذ ہے ترا، خامہ ترا، سیف تری

دم میں جو چاہے کرے دور ہے شاہا تیرا
جس کو للکار دے آتا ہو تو اُلٹا پھر جائے

جس کو چمکار لے ہر پھر کے وہ تیرا تیرا
نزع میں، گور میں، میزاں پہ، سرِ پُل پہ کہیں

نہ چھُٹے ہاتھ سے دامانِ مُعلّیٰ تیرا
دھوپ محشر کی وہ جاں سوز قیامت ہے مگر

مطمئن ہوں کہ مرے سر پہ ہے پلّا تیرا
بہجت اس سر کی ہے جو بہجۃ الاسرار میں ہے

کہ فلک وار مُریدوں پہ ہے سایہ تیرا
اے رضا چیست غم ار جملہ جہاں دشمنِ تُست

کردہ ام مامنِ خود قبلۂ حاجاتے را

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

واہ! کیا مرتبہ اے غوثؒ ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاءؒ ملتے ہیں آنکھیں، وہ ہے تلوا تیرا

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تنِ بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جاں جلوۂ زیبا تیرا

کیوں نہ قاسم ہو کہ تُو ابنِ اَبِی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہے
کیوں نہ قادِر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

اِس نشانی کے جو سگ ہیں، نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹّا تیرا

بد سہی، چور سہی، مجرِم ناکارہ سہی
اے مَیں کیسا ہی سہی، ہُوں تو کریما تیرا

اے رضاؔ یُوں نہ بلک، تو نہیں جید تو نہ ہو
سیّدِ جیّدِ ہر دہر ہے مولیٰ تیرا

(اعلیٰ حضرت) مولانا احمد رضا خاں بریلوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

صفِ خوبانِ عالم میں بہت ہی خوب صورت ہے
مرے محبوبِ سُبحانیؒ کی کیا محبوب صورت ہے

خدائی کو بھی رغبت ہے، خدا والے بھی راغب ہیں
خدا شاہد، شہِ جیلاںؒ کی وہ مرغوب صورت ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لاڈلے آلِ علیؓ، حسنینؓ کے پیارے
جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی منسوب صورت ہے

ہیں لاکھوں طالبانِ حق طلبگار آج بھی جس کے
تمہاری صورتِ زیبا وہی مطلوب صورت ہے

خیالِ روضۂ غوثُ الوریٰؒ میں محو ہو زائر
مدینے میں حضوری کی یہ خوش اُسلوب صورت ہے

اُمیدِ مغفرت ہر قادری کو ہے قیامت میں
سرِ محشر تمہارا ہر عدُو معتوب صورت ہے

بہر صورت ہیں فردوسِ نظر بغداد کے جلوے
ضیاؔ! نور آفریں آنکھوں میں وہ محبوب صورت ہے

علّامہ ضیاؔ القادری بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

جسے جہاں میں درِ غوثؒ دوسرا نہ ملا
اُسے تقرّبِ حق، قربِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ملا

جو غوثِ پاکؒ سا محبوب رہنما نہ ملا
عَبث ہے ذوقِ تصوّف ملا ملا نہ ملا

تجلّیاتِ الٰہی کا آئنہ دیکھا
جمالِ غوثؒ سے جلوہ کوئی جُدا نہ ملا

قدم ہو جس کا سرِ اولیائے عالمؒ پر
کسی کو دہر میں یہ اوج و مرتبہ نہ ملا

خدا سے دور، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہے وہ
جسے تقرّبِ غوثِ خدا نماؒ نہ ملا

ہیں صدرِ مجلسِ عرفاں حضور غوثِ کریمؒ
جُز آپ کے کوئی محبوب دوسرا نہ ملا

نصیب مجھ کو رسائی ہے غوثِ اعظمؒ تک
نگاہ مجھ سے ارے بختِ نارسا! نہ ملا

حضور قبلۂ حاجاتِ اہلِ عالم ہیں
درِ کریم سے کس بینوا کو کیا نہ ملا

علامہ ضیاء القادری بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

غوثِ اعظمؒ شاہِ جیلاں شمعِ ایوانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
مصدرِ انوارِ حیدرؓ، مظہرِ شانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کی صورت سراپا حُسنِ تابانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
آپ کی سیرت سراسر خُلق و احسانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کا زُہد و تصوّف عینِ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
آپ کا علم و عمل تفسیرِ عرفانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

آپ ہیں تازہ نہالِ نورسِ باغِ علیؓ
آپ سے پھیلی ہے خوشبوئے گلستانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

آپ ہی کے خوشہ چیں ہیں اولیاء اللہؒ تمام
ہے سلوک و جذبِ حضرتؒ سازو سامانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ہے یَدُ اللہ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ کا مظہر دستِ پاک
آپ کا یہ فقر ہے عرفانِ فیضانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ذرۂ ناچیز پر بھی آج ہو نظرِ کرم
ماہِ تابانِ علیؓ مہرِ درخشانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کچھ عطا فرمایئے حضرت علیؓ کا واسطہ
غوثِ اعظمؒ آپ کے ہاتھوں میں ہے خوانِ رسول ﷺ
لختِ قلبِ مرتضیٰؓ و نورِ چشمِ فاطمہؓ
ہے وجودِ پاکِ حضرتؒ سربسر جانِ رسول ﷺ
آپ کے حلقے میں جو داخل ہوئے ہیں خوش نصیب
آ گئے بے شک وہ زیرِ ظلِّ دامانِ رسول ﷺ
دردؔ کو حق کے سوا ہرگز نہ کچھ آئے نظر
دل میں بس بھر دیجیے وہ نورِ عرفانِ رسول ﷺ

میر نذر علی دردؔ کاکوروی

....

مدیحِ مصطفیٰ ﷺ اور منقبت اہلِ ولایتؒ کی
یہی دو شغل ہیں اے دوستو! میرے پسندیدہ
انھی اشغال کے باعث میں اِس دنیا میں بھی خوش ہوں
یہی اشغال محشر میں نہ ہونے دیں گے رنجیدہ

(ر۔ر۔م)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

غوثُ الاعظمؒ قطبِ عالمؒ جانِ جانِ اولیاؒ
نورِ قلبِ اولیاؒ روحِ روانِ اولیاؒ

آپ کا اسم مبارک حرزِ جانِ اولیاؒ
آپ کا ہر نقشِ پا ہے اک نشانِ اولیاؒ

آپ کے انوار سے بغداد ہی جنت نہیں
سارا عالم ہو رہا ہے بوستانِ اولیاؒ

"لَا تَخَفْ" ارشاد نے ایسے اٹھائے ہیں حجاب
ذرہ ذرہ کہہ رہا ہے داستانِ اولیاؒ

اے دو عالم کے اُجالے اِس طرف بھی اک نظر
پُر ضیا ہے آپ سے ہر آستانِ اولیاؒ

میری مشکل بھی ہو آساں اے علیؓ کے لاڈلے
سب مُرادیں پا رہے ہیں عاشقانِ اولیاؒ

روئے انور کی جھلک نے جس کو حیراں کر دیا
آپ کا حیرتؔ ہے گردِ کاروانِ اولیاؒ

حیرتؔ شاہ وارثی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

غوثِ اعظمؒ میں عیاں نورِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھا
دیکھنے والے نے کیا جانیے کیا کیا دیکھا

پردہ پوشی پہ تری شانِ کرم کو پایا
تیرا مجرم ترے دامن ہی میں چُھپتا دیکھا

کوئی تجھ سا نظر آیا ہی نہیں عالَم میں
کہتے ہیں دیکھنے والے کہ زمانہ دیکھا

جوشِ وحشت ترے قربان وہ دن بھی آئے
میں بھی کہتا پھروں، بغداد کا صحرا دیکھا

جلوہ گر تجھ میں ہُوا زُہدِ حَسَنؓ فقرِ حُسینؓ
تجھ میں ہر شانِ نبیؐ جلوہ نرالا دیکھا

تجھ سے ہر ایک نے مُنہ مانگی مُرادیں پائیں
تیرا سائل ترے دامن پہ مچلتا دیکھا

کوئی بغداد سے آ کر یہ سنائے مُژدہ
ہم نے حامدؔ کو درِ غوثؓ پہ مرتا دیکھا

(مولانا) عبدالحامد قادری بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

لائے محشر میں مُلک مُژدہ یہ اُمّت کے لیے
لو مبارک غوثؒ آتے ہیں شفاعت کے لیے

رحمۃٌ للعالمیں صلی اللہ علیہ وسلم کے لختِ دل ہیں غوثِ پاکؒ
آئے دُنیا میں ظہورِ شانِ رحمت کے لیے

رحمتِ حق لے کے آیا ہے ربیعِ آخریں
ماہِ نو انگلی اُٹھاتا ہے شہادت کے لیے

غوثؒ کے در پر لکھا ہے قُدسیوں کے ہاتھ سے
ایک دروازہ یہی ہے آٹھ جنّت کے لیے

لے گیا رضواں تبرُّک غوثؒ کے در کا غُبار
غازہ ہو گا چہرۂ حُورانِ جنّت کے لیے

رُوئے روشن کا تصوُّر ہے دلیلِ معرفت
شمع ہے وہ سالکِ راہِ طریقت کے لیے

نام لے جو غوثؒ کا آفاتِ محشر سے بچے
یہ عمل پایا مجرّب ہر مصیبت کے لیے

ہے وظیفہ گیسو و رُوئے منوّر کی ثنا
شامِ تُربت کے لیے، صبحِ قیامت کے لیے

قبر سے اُٹھتے ہی جب میں نے کہا "یا مُحیِ دیں"
غوثؓ بالائے صراط آئے حفاظت کے لیے

لب پہ ملفوظات ہیں، دل میں تصوّر ان کا ہے
یہ شریعت کے لیے اور وہ طریقت کے لیے

نقدِ جاں لایا تو ہُوں بغداد میں پر ہوں خجل
نذر کے لائق نہیں دربارِ حضرتؒ کے لیے

تو بھی چل رضواں! ہمارا قصد ہے بغداد کا
خُلد میں آئے ہیں تفریحِ طبیعت کے لیے

رحمتِ حق نے پکارا مَرحَبا طُوبیٰ لَکُم
ہم نے حامدؔ جب قدم محشر میں حضرتؒ کے لیے

حامد بخش حامدؔ بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

لایا تمہارے پاس ہوں یا پیرؒ الغیاث
کر آہ کے قلم سے میں تحریر ''الغیاث''

حرص و ہوائے نفس ہے زنجیرِ پائے دل
پاتا نہیں نجات کی تدبیر، الغیاث

عاجز ہوں اور بیکس و ناچار و ناتواں
مضمونِ آہِ دل کی ہے تفسیر الغیاث

ہم آپ کے کہاتے ہیں یا پیر دستگیرؒ
سُن لو مرید اپنے کی یا پیر الغیاث

کرتے ہو مشکلاتِ جہاں ایک پل میں حل
کیوں حق میں میرے اتنی ہے تاخیر الغیاث

یا غوثِ اعظمؒ آپ سوا کون ہے مرا
کس کے کنے میں جا کروں تقریر الغیاث

گر سن کے الغیاثِ نیازؔ آپ داد دیں
دنیا و دیں میں پاتی ہے توقیر الغیاث

شاہ نیازؔ احمد بریلوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

ہو گیا مستِ شرابِ غوثِ اکبرؒ آفتاب
کیوں نہ گردش میں رہے مانندِ ساغر آفتاب

آنکھ کھلنے بھی نہ پائی صُبح یا غوث الوریٰؒ
آ گیا بہرِ نظارہ تیرے در پر آفتاب

غوثؒ کے آئینۂ رُخسار کو دیکھے اگر
ہے یقیں سیماب سا ہو جائے مضطر آفتاب

کیا عجب ہے گر اُتر آئے فلک سے مثلِ عکس
ان کی پابوسی کو جیلاں کی زمیں پر آفتاب

جلوۂ خالِ رُخِ غوثُ الوریٰؒ دیکھے اگر
شرم سے ایسا گھٹے بن جائے اختر آفتاب

شش جہت میں کون ہے جس پر نہیں روشن یہ حال
نور سے غوثُ الوریٰؒ کے ہے منوّر آفتاب

کیا لکھوں توصیف اُس مہرِ ولایت کی عزیزؔ
جس کے روضے کا بنا ہے قُبّۂ زر آفتاب

عزیزؔ (شاگردِ داغ)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

تمام گلشنِ عالم ہے مطلعِ انوار
تجلّیات کا آئینہ ہے کہ صبحِ بہار

منائیں جشنِ طرب، دل کا یہ تقاضا ہے
کہ زندگی کو ملا آج زندگی کا وقار

کلی کلی میں ہیں رنگینیاں حقیقت کی
فضا فروغِ بہاراں سے بن گئی گلنار

زباں پہ نامِ مبارک ہے غوثِ اعظمؒ کا
وہ، جس کے دل کی ہے تخلیق جذبۂ ایثار

وہ، جس نے حسنِ عمل سے بڑھائی شانِ حیات
بدل دی جس کے ارادوں نے وقت کی رفتار

دلوں پہ جس کے شعورِ نظر کا سکّہ ہے
دکھائے جس نے زمانے کو جوہرِ کردار

وہ ترجمانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم، وہ بولتا قرآں
سکھایا جس نے بشر کو سلیقۂ گفتار

سعادت نظیرؔ

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

تکریمِ نُورِ عینِ خیرُ الانام صلی اللہ علیہ وسلم کر لیں
غوث الوریٰ کے در پہ آؤ سلام کر لیں

وردِ زباں ثنائے غوثِ انامؒ کر لیں
اعمالِ بد کی اپنے کچھ روک تھام کر لیں

بغداد ہو جناں ہو چشت و نجف وہ دل ہو
جس دل میں غوثِ اعظمؒ آ کر قیام کر لیں

حسرت ہے حاضری کی دربارِ مُحیٔ دیںؒ میں
کچھ عرضِ حال کر لیں، کچھ احترام کر لیں

ذکرِ جمیل اُن کا ذکرِ حبیبِ رب صلی اللہ علیہ وسلم ہے
آ، ہم نشیں ثنائے غوثِ انامؒ کر لیں

مائل بہ دستگیری از خود ہوں غوثِ اعظمؒ
بغداد کی طرف مُنہ گر ہم غلام کر لیں

ہے آرزو کہ دیکھیں وہ پاک آستانہ
دربارِ قادری میں ہم بھی سلام کر لیں

علامہ ضیاء القادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

وقفِ غمِ پیہم ہے یا غوثؒ یہ شیدائی
ہاں اک نگہِ رحمت یا سَیّدی مولائی

تو حُسن میں لاثانی ہے اے شہِ جیلانیؒ
اللہ رے یہ سج دھج، اللہ رے یکتائی

مُردوں کو کیا زندہ، راہب ہوئے شرمندہ
یہ تیری کرامت تھی اعجازِ مسیحائی

ہر گُل میں نمایاں ہے، ہر شجرہ میں پنہاں ہے
بغداد کے پھولوں کا رنگِ چمن آرائی

آفات کو رد کر دو، للہ مدد کر دو
دیکھو کہیں مُسلم کی ہو جائے نہ رسوائی

لہرا دے جہاں بھر میں اسلام کے پرچم کو
ہر مردِ مجاہد کو دے زور و توانائی

رگ رگ میں ضیاؔ جاری "یا غوثؒ" کا نغمہ ہے
ہر تارِ نفس ہے اک بجتی ہوئی شہنائی

علامہ ضیاؔء القادری بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

ہیں تیری ذات سے وابستہ سلسلے کیا کیا
دل و نگاہ کے روشن ہیں قافلے کیا کیا

تری رسائی میں آواز اُڑتے لمحوں کی
تری نظر میں ہیں قسمت کے فیصلے کیا کیا

ہیں ایک رَو میں بشر مختلف زمانوں کے
مسافراں رہِ بغداد میں ملے کیا کیا

خوشا وہ ارضِ فلک مرتبت کہ جس کے لیے
رواں دواں ہیں عقیدت کے قافلے کیا کیا

وجود اُجال گئی تیرے نقشِ پا کی مہک
گلابِ نورِ شبِ ذات میں کِھلے کیا کیا

مشاہدات نما یاد تیری مجلس کی
ہُوئے ہیں طے تری نسبت سے فاصلے کیا کیا

ہُوا ہے تازہ و شاداب خاکدانِ ریاضؔ
ترے سحابِ عطا سے گہر ملے کیا کیا

ڈاکٹر ریاض مجید (فیصل آباد)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

گیسوئے مقدّر کو چوکھٹ تری شانہ ہے
اس در پر جبیں سائی تقدیر بناتا ہے
ظلمت میں پڑے ہیں جو نور اُن کو دکھاتا ہے
"یا غوثؒ" کے نعروں سے دُنیا کو جگاتا ہے
کر ناصیہ فرسائی اتنی کہ لہو ٹپکے
بگڑی ہوئی قسمت کو گھس گھس کے بناتا ہے
اے بندۂ زر، تم تو دولت کے نشے میں ہو
احوالِ غلامانِ جیلانؒ نہیں جانا ہے
طوفانِ حوادث سے لرزاں ہو شرر آسا
اکرام کے دریا کو اب موج میں آنا ہے
اے مہرِ کرم آ کر ہو نور فشاں مجھ پر
ہر ذرّۂ ہستی کو خورشید بناتا ہے
اس عشق و محبت کی تاثیر خدا رکھے
جینے کا وسیلہ ہے، مرنے کا بہانا ہے

رشیدؔ علی القادری البغدادی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

غوثؒ کے لب کا تصوّر جو دلِ زار میں ہے
وردِ آیاتِ شفا خاطرِ بیمار میں ہے

عُمر بھر گلشنِ بغداد کا مدّاح رہا
میری قسمت کا نوشتہ خطِ گلزار میں ہے

راستی کے لیے کیوں غوثؒ کے در پہ نہ جُھکا
کج روی پیرِ فلک جو تری رفتار میں ہے

کبھی پڑ جائے گا عکسِ رُخِ غوثُ الاعظمؒ
آئنہ دل کا لگا روضہ کی دیوار میں ہے

سر چڑھایا جو تجھے پیرِ فلک نے خورشید
کوئی گل گلشنِ بغداد کی دستار میں ہے

چشمِ انجُم کو فلک سے نظر آتی ہے زمیں
کُحلِ خاکِ درِ شہؒ دیدۂ بیدار میں ہے

حشر میں سلسلۂ غوثؒ کا ہر ایک مرید
سایۂ مرحمتِ ایزدِ غفّار میں ہے

حامد بخش حامدؔ بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

بندۂ بے زر ہوں میں اک شاہِ جیلاںؒ آپ کا
ہو کرم مجھ پر بھی اب اے غوثِ دوراںؒ آپ کا

قادری گلشن میں ہو اس کی نوا سب سے الگ
عندلیبِ خوشنوا ہو جب ثنا خواں آپ کا

اک نظر میں دُزد کو بھی قُطبِ دوراں کر دیا
فیض بخشِ اِنس و جاں ہے فیضِ عرفاں آپ کا

آج تو لے کر ہٹوں گا آپ سے گنجِ مُراد
اب نہ چھوڑوں گا کبھی واللہ داماں آپ کا

ہم سیہ کاروں کو کیا اچھا وسیلہ مل گیا
آپ ہم سب کے ہیں اور محبوبِ یزداں صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا

زندگی میری بسر ہووے حضورؒ اس شغل میں
آنکھ ہو محوِ تصوّرؒ دل میں ارماں آپ کا

بُو العلائی بھی غلامِ شاہِ قاسم بھی سراجؔ
یہ شرف حاصل ہیں جب سے ہوں ثنا خواں آپ کا

سراج آغائی اکبرآبادی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

عجب ہے رتبہ برتر جنابِ غوثِ اکبرؒ کا
ولیؒ خالقِ یاور ہے، نائب ہے پیمبر ﷺ کا
نشانِ شانِ یزدانی ہے فیضِ ذاتِ ربّانی
جنابِ شاہِ جیلانیؒ ہے سرور اہلِ کشور کا
کمالِ عاشقی میں اُس نے معشوق کو پایا ہے
ہُوا محبوبِ سُبحانی وہ شیدا ربِّ داور کا
بھرا ہے دامنِ عالم کو دُر ہائے معانی سے
یہ فیضِ عام ہے بحرِ طریقت کے شناور کا
قدم کیا غوثِ یزدانیؒ کا دوشِ اولیاؒ پر تھا
حقیقت میں قدم عرشِ معلّٰی پر تھا سرور کا
ترے در کے فقیروں کو نہیں حاجت ہے شاہی کی
وہ فخرِ بادشاہاں ہے، گدا ہے جو ترے در کا
ترے اوصاف کا جو کر نہیں سکتا بیاں ثاقبؔ
تو پھر بہرِ صفت کیا حوصلہ ہو گا سخنور کا

ثاقبؔ

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

بغداد کا والی ہے ولی ابنِ ولیؒ ہے
ممتاز نمائندۂ سرکارِ علیؓ ہے

وہ قطبِ اولوالعزم ہے وہ غوثِ جلی ہے
خورشید صفت جلوۂ نورِ ازلی ہے

فرزندِ حسنؓ، نورِ حسینؓ ابنِ علیؓ ہے
اِس نسلِ حق آگاہ کا ہر فرد ولی ہے

بندہ ہے وہ قادر کا وہ قادر بھی ہے اُس کا
فرمان جو ہے وقت کا فرمانِ جلی ہے

بغداد بھی روشن ہُوا، اجمیر بھی اُس سے
جو روشنی دربارِ مدینہ سے چلی ہے

کی حضرتِ والاؒ نے بھلے کام کی تلقین
اسلام کا مقصود ہے جو بات بھلی ہے

آئی جو مصیبت، وہ گئی اُن کے کرم سے
پہنچی جو بلا، اُن کی عنایت سے ٹلی ہے

مجھ جیسے بشر کیسے کریں اُس کی ستائش
انوار کے سانچے میں جو تصویر ڈھلی ہے
عُشّاقِ محمد ﷺ کا مقدر ہے ہر اعزاز
ہر اوج و حشم قسمتِ خُدّامِ علیؓ ہے
اب اپنا تشخُّص ہے یہی دیر و حرم میں
چہرے پہ درِ یار تری خاک مَلی ہے
بغداد سے آئے گا کسی روز بُلاوا
طارقؔ مری منزل شہِ جیلاںؒ کی گلی ہے

عبدالقیوم طارقؔ سلطانپوری (حسن ابدال)

....

دستگیرِ حضرتِ انساں ہیں پیرِ دستگیرؒ
مہر و ماہِ عظمتِ پیراں ہیں پیرِ دستگیرؒ
حُسنِ عالم کیوں نہ بن جائے طریقت کا نشاں
حضرتِ خواجہؒ ہیں دل اور جاں ہیں پیرِ دستگیرؒ

نفیسؔ القادری (کراچی)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

آپ ہیں غوثُ الوریٰ محبوبِ سُبحانی ہیں آپؒ
ملتِ حق میں خدا شاہد کہ لاثانی ہیں آپ
دہر میں منجملۂ افرادِ نورانی ہیں آپ
غوثِ اعظم ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی ہیں آپ
لمعۂ انوارِ ربّ قندیلِ روحانی ہیں آپ
شمعِ نورانی چراغ جلوہ سامانی ہیں آپ
غوثِ اعظم میرِ میراں شاہِ جیلانیؒ ہیں آپ
قطبِ دیں قطبِ دو عالم قطبِ ربّانی ہیں آپ
ہیں حسنؓ کے چاند ہیں جانِ حسینؓ ابنِ علیؓ
شبّرؓ و شبیرؓ کی تصویرِ لاثانی ہیں آپ
ہیں سپہرِ معرفت کے آپ خورشید مُنیر
اولیاؒ میں مشعلِ انوارِ روحانی ہیں آپ
معرفت کے آپ نے دریا بہائے ہر طرف
درحقیقت چشمۂ انوارِ روحانی ہیں آپ

علامہ ضیاء القادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

یوں تو ہنگامہ محشر کی خبر کیا کیا ہے
پر ہیں جب غوثؒ مددگار تو پروا کیا ہے

غوثُ الاعظمؒ کی ہر اک بات میں ہے ذکرِ خدا
پارۂ مُصحفِ رُو ہے لبِ گویا کیا ہے

آبِ دجلہ نے گناہوں کی سیاہی دھو دی
دامنِ رحمتِ خالق ہے یہ دریا کیا ہے

پہنچی دم بھر میں مری غوثؒ کے در پر فریاد
کہیے بغداد کو پھر دور کا رستہ کیا ہے

مُژدہ دیتا ہے کہ آیا ہے ربیعُ الثانی
اور انگشت مہِ نو کا اشارہ کیا ہے

اے مَلک! حشر میں لو قادریوں سے نہ حساب
پہلے پوچھو شہِ جیلاںؒ سے کہ ایما کیا ہے

تیرے مستوں کو خبر فتنۂ محشر کی نہیں
چشمِ حیرت سے یہ تکتے ہیں کہ ہوتا کیا ہے

حامد بخش حامدؔ بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

اللہ رے، کیا بارگہِ غوثِ جلیؒ ہے
گردن کو جھکائے ہوئے ہر ایک ولی ہے

اولادِ حسنؓ آلِ حسینؓ ابن علیؓ ہے
بے شک شہِ بغدادؒ ولی ابن ولی ہے

سب اُن کی عنایت ہے، خفی ہے کہ جلی ہے
ہر رسمِ کرم اُن کے گھرانے سے چلی ہے

محشر میں وہی غازۂ انوار بنے گی
مٹّی تیرے کوچے کی جو چہرے پہ ملی ہے

ہر گام پہ سجدے کی تمنا ہے جبیں کو
یہ کس کا درِ ناز ہے، یہ کس کی گلی ہے

جو نور ہے بغداد کی گلیوں کا اُجالا
ہر ایک کرن اس کی، مدینے سے چلی ہے

میں اُن کا ہوں، تا حشر نصیرؔ اُن کا رہوں گا
صد شکر کہ اُن سے مری نسبت ازلی ہے

صاجزادہ نصیر الدین نصیرؔ گولڑوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترے عشق کے ہیں جگنو، مرے دل کے گلستاں میں
کبھی آ بہارِ عرفاں مری چشمِ نیم جاں میں

ترے ہاتھ بُت شکن ہیں، ترا جذبہ مُرتضائی
ابھی بتکدے ہیں لاکھوں، مرے آزری جہاں میں

ترا غم علاجِ عصیاں ہے دوائے رنجِ دنیا
تری شمع کی ضیا ہے ابھی بزمِ عاشقاں میں

ترے صبر کا سمندر ہے نصیب سائلوں کو
نہیں شور اَلْعَطَش کا ترے در کے تشنگاں میں

کبھی غرق تھی جو کشتی، اُسے مل گیا کنارہ
یہ عجیب ہے کرامت تری موج بے کراں میں

کبھی دھوپ گردشوں کی نہ قریب اُس کے آئی
جو خوشی سے آ گیا ہے ترے غم کے سائباں میں

میں سرِ نیاز اپنا کہیں اور کیوں جھکاؤں
درِ غوثیہ کے جلوے نہیں اور آستاں میں

جو سحرؔ میں ڈھل کے میں نے تری منقبت کہی ہے
تو اثر ہُوا ہے پیدا مری بے اثر زباں میں

محمد اکرم سحرؔ فارانی (کاموکے)

منقبت حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

خضرِ زمانہ عشق کا منبع، علم کا مخزن معدنِ حکمت
فخرِ ولایت بحرِ عنایت، روحِ سخاوت جانِ شریعت
علم کا پیکر صدق سراپا، خُلقِ مجسّم جانِ مسیحا
فیض کا دریا ملجا و ماویٰ، پاک نگاہیں نیک طبیعت
مطلعِ خوبی مصدرِ نیکاں، حافظِ قرآں محرمِ یزداں
آپ کی ہستی شمعِ ہدایت، آپ کی ہستی روحِ طریقت
صحرا صحرا قریہ قریہ، آپ کے دم سے نقشِ قدم سے
دور ہوئی ہے کفر کی ظلمت، ختم ہُوا ہے دورِ جہالت
آپ کی چتون آپ کے ابرو آپ کا سایہ آپ کے گیسو
چاند ستارے شمعِ فروزاں مہر درخشاں ابرِ رحمت
آپ کا سارا تن من روشن، ظاہر روشن باطن روشن
اُجلا اُجلا آپ کا چہرہ روشن روشن آپ کی سیرت
سب لوگوں کے دامن خالی آپ کے در کے سب ہیں سوالی
اہلِ ثروت اہلِ بصیرت اہلِ محبت اہلِ طریقت

طور نورانی (میانہ گوندل)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

غنی ہُوا وہ تونگر ہُوا امیر ہُوا
درِ حضورؒ کا قسمت سے جو فقیر ہُوا

تمھارا لطف جو اے غوثؒ دستگیر ہوا
خدا مُعین ہوا اور نبی ﷺ نصیر ہوا

ملی تمھارے ہی در سے جہاں کو راہِ یقیں
اسی لکیر پہ آ کر ہر اک فقیر ہوا

رہائی ہو گئی "یا غوثؒ" کہتے ہی دم میں
غلام دامِ محبّت میں جب اسیر ہوا

ملی نصیب سے بغداد کی جسے مٹّی
وہ خاکِ رہ گزرِ حضرتِ امیر ہوا

ولائے ساقیِ کوثرؓ سے بھر گئے جل تھل
جو موج خیز تمھارا خُمِ غدیر ہوا

رسائی ہو گئی پیرانِ پیرؒ تک حامدؔ
جو اپنا ہادی و رہبر غلامِ پیر ہُوا

(مولانا) عبدالحامد بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

یا غوثؒ ہو تم عبدُالقادرؒ اتنا ہی سہارا کافی ہے
ہم قادریوں کو مشکل میں بس نام تمہارا کافی ہے

بغداد کے گلشن میں آ کر جنت کی تمنا کون کرے
یا غوثؒ! تمہارے روضے کا، عاشق کو نظارہ کافی ہے

غوثُ الاقطاب محیُؒ الدینؒ دینے کو نوید فتح مبیں
لہراتے ہوئے پرچم کا ترے، بس چاند ستارہ کافی ہے

سوکھی ہوئی کھیتی پھل جائے، آئی ہوئی آفت ٹل جائے
رحمت بھری آنکھوں کا تیری بس ایک اشارہ کافی ہے

میں اپنی گدائی کو سمجھوں، یا غوثؒ! شکوہِ سلطانی
تم کہہ دو اگر، یہ منگتا ہے محتاج ہمارا، کافی ہے

پیرِ پیراں، میرِ میراں، غوثُ الاعظمؒ شاہِ جیلاں
ہر وقت مریدوں کو تیرے، تیرا ہی سہارا کافی ہے

ہے ساحلِ بحرِ نجات یہی، ہے چشمۂ آبِ حیات یہی
یا غوثؒ! سفینے کو میرے، دجلہ کا کنارا کافی ہے

علامہ ضیاء القادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

غوث الاعظمؒ کے جو محشر میں غلام آتے ہیں
کس تمنّا سے مَلک بہرِ سلام آتے ہیں

جائے قندیل لگے ہیں جو دلِ اہلِ صفا
روشنی میں تری درگاہ کے کام آتے ہیں

سامنا چھوڑ دے اے موت، دمِ نزع مرا
دیکھ لختِ جگرِ خیرِ انام صلی اللہ علیہ وسلم آتے ہیں

غوثؒ کے در سے نہ اُٹھنے کا ہو ساماں یا رب
مجھ کو بغداد میں رضواں کے پیام آتے ہیں

نزع میں خاتمہ بالخیر کرا دیں گے مرا
غوث الاعظمؒ ہی بُرے وقت میں کام آتے ہیں

دلِ عُشّاق کا کیونکر نہ فلک پر ہو دماغ
غوثؒ کے زیرِ قدم وقتِ خرام آتے ہیں

گیارھویں کی کوئی محفل ہے فلک پر شاید
کہ مَلک لینے کو حامدؔ کا کلام آتے ہیں

حامد بخش حامدؔ بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

خانۂ دل میں ہمارے شہ جیلاںؒ آئے
پائے بوسی کے لیے حسرت و ارماں آئے

بن گیا اُن کی کرامت سے وہ فرمانِ نجات
ہم جو محشر میں لیے نامۂ عصیاں آئے

آپ کے اے ملک الموت! مبارک ہیں قدم
دستگیری کو ہماری شہِ جیلاںؒ آئے

دفن بغداد میں ہوتے جو کسی کو دیکھا
خواہشِ مرگ میں کیا کیا ہمیں ارماں آئے

غوثؒ کے در پہ جو پہنچوں وہ خوشی کا دن ہو
لے کے ڈالی چمنِ خلد سے رضواں آئے

آنکھ دکھلا دے اسے ذرۂ خاکِ بغداد
کچھ بھی دعوےٰ پہ اگر مہرِ درخشاں آئے

کھولا رضواں نے درِ خلد تو یہ حکم سنا
پہلے حامدؔ شہِ جیلاںؒ کا ثنا خواں آئے

حامد بخش حامدؔ بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

عظمتِ غوثؒ کیوں کر بیاں ہو
میرے آقاؒ شہِ اولیاؒ ہیں
ہر ولی نام لیوا ہے ان کا
شاہِ بغدادؒ کے سب گدا ہیں
موت سے جس کو چاہیں بچائیں
قُم باذنی سے مُردے جگائیں
حکم ارض و سما پر چلائیں
کیوں نہ ہو نائبِ مصطفیٰ ہیں
یہ حقیقت بہت آزمائی
ان کے گھر میں ہے مُشکل کُشائی
ان کے دادا بھی مشکل کشا ہیں
یہ بھی دُنیا کے مشکل کشا ہیں
جس نے کہہ کے اَغثنی پُکارا
مل گیا اُس کو فوراً سہارا

دے کے دیکھیں وہ ان کی دُہائی
جو کسی رنج میں مبتلا ہیں
قادری ہو کہ ہو نقشبندی
سُہروردی کہ چشتی نظامی
سب کی گردن پہ اُن کا قدم ہے
سب کے سب اُن کے مدحت سرا ہیں
سب پہ ان کے کرم کا ہے سایہ
چرخ جیسے زمیں پر ہے چھایا
کوئی ان کے غلاموں سے پوچھے
غوثؒ گھر گھر میں جلوہ نما ہیں
شاہِ جیلاںؒ کا ہے فیض جاری
سب پہ احسان اُن کا ہے بھاری
ایک آسیؔ کی کیا پوچھتے ہو
جنّ و انسان اُن پر فدا ہیں

پروفیسر محمد حسین آسیؔ

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

اے عارفِ دیں عبدُالقادرؒ اے لوحِ وفا کے نقشِ جلی

اے فقر کے سر کے تاجِ شہی اے قطبِ جہاں ولیوں کے ولی

قندیلِ حقیقت کا پرتو، عرفانِ ولایت کی منزل

خُوشبُو سے سجا دربار ترا، جلووں سے فروزاں تیری گلی

دُنیا میں بسر یوں عمر ہوئی حق بات سنی، حق بات کہی

ہر لمحہ عبادت میں گزرا ہر سانس مئے عرفاں میں ڈھلی

ادراک سنورنے لگتا ہے احساس نکھرنے لگتا ہے

جب نام ترا آ جاتا ہے کِھل جاتی ہے اپنے دل کی کلی

یادِ شہِ جیلاںؒ اے شاؔعر ہوتی ہے شریکِ دل جب بھی

محسوس یہ ہوتا ہے جیسے صحرا میں نسیمِ صُبح چلی

شاؔعر لکھنوی (کراچی)

....

جنابِ غوثؒ ہیں ممدوح سب اہلِ طریقت کے

اکابر اولیاؒ نے منقبت میراںؒ کی لکھی ہے

(ر۔ر۔م)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

اس طرح حرم کے شیدائی، محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہیں
بغداد کی جانب ہیں آنکھیں، غوثِ دوسرا کو دیکھتے ہیں

بغداد کے پھولوں کی نُزہت، ہے رُو کشِ گلہائے جنّت
جیلاں کی چمن آرائی میں کوثر کی فضا کو دیکھتے ہیں

مشکل نہ رہے مشکل کوئی، مانگے تو سہی سائل کوئی
زائد وہ طلب سے دیتے ہیں جب در پہ گدا کو دیکھتے ہیں

ہے غوثؒ کا در فردوسِ نظر، خاصانِ خدا ہنگامِ سحر
جیلاں کی عین فضاؤں میں انوارِ خدا کو دیکھتے ہیں

مُنہ جانبِ کعبہ رہتا ہے بغداد کے ہر دیوانے کا
سجدوں کی ہوس میں اہلِ جنوں نقشِ کفِ پا کو دیکھتے ہیں

ہے مقتدر آقا کی صورت، وہ آئینہ نور قدرت
جس آئنہ میں اہلِ عرفاں، غوثِ دوسرا کو دیکھتے ہیں

مقبول ہے میرا ہر نغمہ، عزّت ہے مری یہ روزِ جزا
سرکار کو دُنیا دیکھتی ہے، سرکار ضیاؔ کو دیکھتے ہیں

ضیاءؔ القادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

مور بے مایہ ہوں، دشمن صف بہ صف میرے لیے
آپ فرما دیں "مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ" میرے لیے

مجھ سے چھوٹا ہے نہ چھوٹے گا درِ غوثُ الوریٰ
شاہِ دیں صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے، میرِ نجفؓ میرے لیے

اشکِ غم پر، چشمِ تر پر، جب سے ہے تیری نظر
یہ گہر میرے لیے ہیں، وہ صدف میرے لیے

واجبُ التعظیم ہیں، صد لائقِ تکریم ہیں
مُرشدی! تیرے سَلَف تیرے خَلَف میرے لیے

کر لیا رحمت نے اِس ناچیز ہدیہ کو قبول
میرا ہر آنسو بنا دُرِّ نجف میرے لیے

اپنے دارُ الامن میں آقاؒ! مجھے بلوایئے
بارشِ تیرِ ستم ہے ہر طرف میرے لیے

قادری منبر پہ میں ہوں منقبت خواں اے عروجؔ
کم نہیں یہ اوج، یہ عزّ و شرف میرے لیے

عروجؔ زیدی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

وہ شانِ جنابِ غوثِ وریٰؒ، سُبحان اللہ سُبحان اللہ
مطلوبِ نبیؐ محبوبِ خدا سبحان اللہ سبحان اللہ

وہ نورِ نگاہِ شاہِ اُممؐ سرچشمۂ سیلِ جُود و کرم
وہ منبعِ رودِ لطف و عطا، سبحان اللہ سبحان اللہ

وہ پرتَوِ نورِ ربِّ عُلیٰ، وہ عکسِ جمالِ آلِ عبا
وہ شمعِ شبستانِ صُلَحا، سبحان اللہ سبحان اللہ

وہ سرورِ دیں وہ نورِ زماں، وہ شیخِ جہاں، بے مثل ولی
وہ صدرِ گروہِ اہلِ صفاؓ، سبحان اللہ سبحان اللہ

وہ شیخ ابو صالحؒ کا پسر، وہ ابنِ حسنؓ، ابنِ حیدرؓ
وہ جانِ رسولِ ہر دو سرا صلی اللہ علیہ وسلم، سبحان اللہ سبحان اللہ

وہ کشتیٔ اُمّت کا نگراں، وہ چارہ گرِ دردِ پنہاں
وہ نورِ زماں، وہ جانِ سخا، سبحان اللہ سبحان اللہ

سرکار نرالی ہے اس کی، اکرام نرالے ہیں اس کے
ہے فخرؔ! انوکھا پیرؒ مرا، سُبحان اللہ سُبحان اللہ

فخرؔ

منقبت حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

غوثِ اعظمؒ قطبِ اکرمؒ شاہِ جیلانی ہیں آپ
عبدِ قادرؒ محیؒ دیںؒ محبوبِ سبحانی ہیں آپ

آپ ہیں سلطانِ بزمِ اولیائے شرق و غرب
خسروِ دیںؒ رونقِ اورنگِ سلطانی ہیں آپ

آپ کے انوار سے ہے بزمِ عرفاں تابناک
مجلسِ اسلام میں وہ شمعِ نورانی ہیں آپ

ابتدا ہی سے فنا فی ذاتِ حق ہیں آنحضورؒ
بے نیازِ التفاتِ ہستیٔ فانی ہیں آپ

زہد و تقویٰ بے بدلؒ ذوقِ عبادت بے نظیر
ہر اداؒ ہر شانؒ ہر خوبی میں لاثانی ہیں آپ

مبتلائے رنج و غم عالم کے مسلم ہیں حضور
دور کر سکتے ہر اک مشکل بہ آسانی ہیں آپ

کیا عجبؒ ہوں آپ پر بھی مہرباں غوثِ کریمؒ
اے ضیاؔ! پیہم جو وقفِ منقبت خوانی ہیں آپ

علامہ ضیاء القادری

منقبت حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

نقوشِ سجدۂ عشاق مصروفِ چراغاں ہیں
یہ برقی قمقمے جو بابِ انور پر درخشاں ہیں

مہ و انجم ہیں جتنے اولیاء ہیں اہلِ عرفاں ہیں
سپہرِ معرفت کے غوثِ اعظمؒ مہرِ تاباں ہیں

نہ کیوں سیراب ہوں شطّ العرب سے اولیاؒ سارے
یقیناً غوثِ اعظمؒ مجمعِ بحرینِ عرفاں ہیں

ہے شرحِ سورۂ یوسف حسنؓ کے چاند کی صورت
تھے یوسفؑ ماہِ کنعاں غوثِ اعظمؒ ماہِ جیلاں ہیں

چراغِ طور کی ہے روشنی آنکھوں کے پردوں میں
سرِ محفل مہِ بغداد کے جلوے فروزاں ہیں

بہارِ گلشنِ بغداد کی رنگینیاں اب تک
چمن اندر چمن ہیں گلستاں اندر گلستاں ہیں

ہے جن کے ہاتھ میں غوثُ الوریٰ کا دامنِ رحمت
سرِ محشر وہ چشتی قادری جنت بداماں ہیں

بہ تحتِ حکمِ حق لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ
مُرِیْدِیْ لَا تَخَف فرما گئے خود غوثِ جیلانؒ ہیں

ہیں فیضِ مُصحفِ ناطق کے مظہر مُحئیِ دیںؒ گویا
ابھی کمسن ہیں لیکن حافظِ آیاتِ قرآں ہیں

ہوئی اصلا نہ عظمت منکشف غوثِ معظمؒ کی
اکابر اہلِ عرفاں صُورتِ آئینہ حیراں ہیں

بہت افراد نے اک وقت میں کی آپ کی دعوت
ہیں شاہد میزباں سارے کہ وہ ہر گھر میں مہماں ہیں

اُدھر محشر میں کہتے ہیں مُرِیْدِیْ لَا تَخَف آقاؒ
اِدھر شرمِ سیہ کاری سے ہم سر در گریباں ہیں

مدد اے مُحئیِ دیںؒ اے ناخدائے کشتیِٔ امت
بھنور میں ناؤ ہے، ساحل ہے گم، دریا میں طوفاں ہیں

ضیاء القادری بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو تاجدارِ بزمِ امکاں ہیں
خدا شاہد کہ جدِّ امجدِ محبوبِ سبحاںؒ ہیں

علیؓ کے لاڈلے ہیں، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی راحتِ جاں ہیں
محیُّ الدینؒ غوثِ دوسرا، محبوبِ سُبحاں ہیں

بھکاری غوثؒ کے ہیں، بے نیاز ساز و ساماں ہیں
تہی داماں یہ سب مثلِ ابوذرؓ زر بداماں ہیں

ضعیف و ناتواں اِس آرزو پر دل میں شاداں ہیں
غیاثُ المسلمیں، غوثِ دو عالم شاہِ جیلاںؒ ہیں

مسلمانانِ عالم، غوثؒ پر سو جاں سے قرباں ہیں
محیُّ الدیں ہیں، وہ دینِ شہِ دیں صلی اللہ علیہ وسلم کے نگہباں ہیں

گدا چشمِ کرم کے منتظر، یا شاہِ جیلاںؒ ہیں
حضوری کے ہیں شائق، آستاں بوسی کے خواہاں ہیں

شہا! مثلِ ضیاؔ وقفِ الم جو اہلِ ایماں ہیں
دُعا کے آپ سے طالب بصد اُمّید و ارماں ہیں

ضیاءؔ القادری بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

بھیک کیوں مانگنے جائیں کہیں گھر گھر محتاج
پھرتے ہیں ڈھونڈتے یا غوثؓ ترا در محتاج

عام ہے تیرا کرم تو وہ غنی ہے یا غوثؓ
در پہ آ کر ترے ہوتے ہیں تونگر محتاج

مقتدر تم ہو، غنی تم ہو، ولی تم ہو حضور
تم اگر چاہو تو ہو جائے غنی ہر محتاج

ہاں دکھا وسعتِ اکرام و عطا میرِ عراق
تنگ ہیں کثرتِ افلاس سے اکثر محتاج

بھیک پا کر بھی اٹھائے سے نہیں پھر اٹھتے
جب ترے در پہ جما لیتے ہیں بستر محتاج

بھیک دے بھیک، بھکاری کی ردا کا صدقہ
در پہ بیٹھے ہیں بچھائے ہوئے چادر محتاج

تجھ سے یا غوثؓ مدینہ کے سفر کا ہے سوال
خسروا ہے یہ ضیاؔ ترا گداگر محتاج

علامہ ضیاء القادری بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

سرچشمۂ ولایت سلطانِ اولیاء ہیں
ہم رازِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، سرتاجِ اصفیاء ہیں
اَسرارِ معرفت کے مصدر ہیں غوثُ الاعظمؒ
روشن ضمیر وہ ہیں، وہ واقفِ خفا ہیں
فیض و کرم سے ان کے سیراب اِس چمن میں
محتاج و بینوا کیا، سلطان و اغنیا ہیں
اللہ کے ہیں پیارے مُشکل کشا ہمارے
وہ دافعِ بلا ہیں، ہر درد کی دوا ہیں
دل سے جو کوئی مانگے، مقصد بر آئیں اس کے
ہر دل کا آسرا ہیں، ہر دل کا مُدّعا ہیں
اس در سے کوئی اب تک خالی نہیں پھرا ہے
مقبولِ بارگاہِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم و خدا ہیں
مشکل میں جو پکارے اس کی مدد کو پہنچیں
"یا غوثؒ" کہہ کے دیکھو موجود جابجا ہیں

سیّد نور اللہ انور حسینی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

خضرِ طریق، رہبرِ دیں دستگیر ہو
مشہور شش جہات میں پیرانِ پیرؒ ہو

غالب ہیں ظلمتوں پہ تمھاری تجلّیاں
رشکِ صد آفتاب ہو، بدرِ منیر ہو

پڑ جائے آپ کی جو اُچٹتی ہوئی نگاہ
ہر تیرہ بخت آن میں روشن ضمیر ہو

بخشی ہے اک جہان کو آسائشِ حیات
مجھ پر بھی اک نگاہِ کرم یا امیر ہو

ہر اک زباں تمھاری نہ کیونکر ہو مدح خواں
آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حبیبِ خدائے قدیر ہو

یا غوثؒ "اَلْغِیَاث" مصیبت میں ہوں اسیر
حاجت روائی کیجیو، تم دستگیر ہو

وہ دن نصیب شمسؔ کو بھی کبریا کرے
استادہ آستاں پہ تمھارے فقیر ہو

شمسؔ پیلسوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

اندھیرا چھا رہا ہے شرق کے ہر ایک ایواں میں
چمک اُٹھ مہرِ جیلاںؒ غرب سے اِس محشرستاں میں
نظر صبحِ اُمید آئے نہ کیوں شامِ غریباں میں
"مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ" وہ کہہ گئے قلب پریشاں میں
تمھاری منقبت ہے شرحِ نعتِ صاحبِ اسریٰ صلی اللہ علیہ وسلم
نہ کیوں پھر اِنشراحِ صدر ہو ہر طبعِ جولاں میں
ہمارا منقبت ہی پہ مدارِ زندگانی ہے
الٰہی روز و شب گزریں ثنائے شاہِ جیلاںؒ میں
ہمیں معلوم ہے، تم نے نکالا ڈوبی کشتی کو
کرم اے ناخدا پھر ہو تلاطُم خیز طوفاں میں
خدارا دستگیری اُس کے در تک کیجیے مولا
مکاں اپنے لیے جس نے بنایا ہے رگِ جاں میں
یہی ہے التجا اقتادِ دُنیا ہو کہ عقبیٰ ہو
چھپا لیجے اِس عاجزؔ کو بھی مولا اپنے داماں میں

ریاست علی عاجزؔ مرادآبادی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

غمِ کونین سے آزاد ہوں میں
غلامِ صاحبِ بغدادؒ ہوں میں

ہے جوشِ بے خودی میں لب پہ "یا غوثؒ"
عجب مستِ مئے بغداد ہوں میں

گلِ جیلاں کی سج دھج کہہ رہی ہے
بہارِ گلشنِ ایجاد ہوں میں

فغاں ٹوٹے دلوں کی سننے والے
شکستہ دل کی اک فریاد ہوں میں

"مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ" جب سے سنا ہے
ہے دل محوِ مسرّت شاد ہوں میں

ہے شکلِ ساقیِ جیلاںؒ نظر میں
خمارِ بادۂ بغداد ہوں میں

ہوا ہے ناموافق خیر یا غوثؒ!
چمن میں نکہتِ برباد ہوں میں

علامہ ضیاء القادری

منقبت حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

نظامِ ملّتِ اسلامیانِ دہر برہم ہے
مدد کو آیئے' وقتِ مدد یا غوثِ اعظمؒ ہے
ہے اُمّت غمزدہ' ہے عزّتِ اسلام خطرے میں
عدوئے دین و ایماں مائلِ بیداد پیہم ہے
ہزاروں بستیاں ویران ہیں مظلوم مُسلم کی
ہے دورِ خونچکاں' بدلا ہوا احوالِ عالم ہے
ہوئے اتنے شہید اللہ والے مصطفیٰؐ والے
کہ اب تک میّتوں پر آسماں مصروفِ ماتم ہے
خدارا دیکھیے بیچارگی ہم خستہ حالوں کی
ہمارا کوئی یاور ہے' نہ مُونس ہے نہ ہمدم ہے
مصائب ملّتِ اسلام پر چھائے ہیں ہر جانب
مسلمانوں کا شیرازہ زمانے بھر میں برہم ہے
غریبوں بیکسوں کی دستگیری کیجیے شاہا
ہمیں اس بیکسی میں حاجتِ امداد پیہم ہے

علامہ ضیاء القادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

نہیں جاتی مرے دل کی پریشانی' نہیں جاتی
فغانِ نارسا تا غوثِ جیلانیؒ نہیں جاتی

وطن آوارہ ہوں' گردش میں قسمت ہے بہت دن سے
مری برگشتگی یا شاہِ جیلانیؒ نہیں جاتی

بدل جاتی ہے دُنیاؤں سے لیکن قادریوں کے
ابد تک الفتِ محبوبِ سُبحانی نہیں جاتی

"هُوَ الْقَادِرْ" کے نغموں کا یہ غُل ہے بزمِ محشر میں
کہ پہچانی ہوئی آواز پہچانی نہیں جاتی

عجب ہے دردِ ہجرِ صاحبِ بغدادؒ میں لذّت
سکوں پاتا ہے دل لیکن پریشانی نہیں جاتی

شرابِ معرفت میخانۂ جیلاں میں کھنچتی ہے
یہ وہ مے ہے' قبائے گُل میں جو چھانی نہیں جاتی

بلا کر روضۂ اقدس پہ دل کو مطمئن کر دو
کہ مجھ سے دربدر کی خاک اب چھانی نہیں جاتی

علامہ محمد یعقوب حسین ضیاء القادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

نورِ عینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو، نورِ یزدانی ہو تم
قادرِ قدرت نما یا غوثِ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہو تم

غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ محیِ دیں، محبوبِ سبحانی ہو تم
مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لاڈلے حسنین رضی اللہ عنہ کے جانی ہو تم

تم ہو سبطینِ حُسین بدر صلی اللہ علیہ وسلم کے چشم و چراغ
شمعِ بزمِ طور ہو، قندیلِ نورانی ہو تم

رُعبِ حیدر رضی اللہ عنہ ہیبتِ حق کا ہو روشن آئینہ
مرتضیٰ رضی اللہ عنہ شیرِ خدا ہیں، شیرِ یزدانی ہو تم

خالِ رُخ سے جلوہ افشاں ہے یدِ بیضا کا نور
وہ چراغِ طور اے شمعِ شبستانی ہو تم

اولیاء رحمۃ اللہ علیہم نے دوش پر رکھا تمھارا پائے ناز
کھل گیا یہ راز، معراجِ خداوانی ہو تم

بھرتے ہیں منگتا درِ مقصود سے دامن مدام
اے سخی داتا! حریفِ تنگ دامانی ہو تم

علامہ ضیاء القادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

اے شہِ جیلانؒ ترے دربار میں آتا ہوں میں
دوش پر صد بارِ عصیاں باندھ کر لاتا ہوں میں

گوہرِ مقصد سے ہو جاتا ہے دامن پُر مرا
جب ترے دربار میں اے بحرِ فیض آتا ہوں میں

کونسا ہو گا وہ دن یا رب کہ لے کے زادِ رہ
یہ کہوں احباب سے بغداد کو جاتا ہوں میں

ہے کئی دن سے جو دل میں آرزوئے پائے بوس
مرتے مرتے اس لیے ہر شب سنبھل جاتا ہوں میں

باز آتا ہی نہیں رونے سے تیری یاد میں
اس دلِ مشتاق کو ہرچند سمجھاتا ہوں میں

دور جس شب سے ہوا ہوں بزمِ پُرانوار سے
شمع کی مثل اے مہِ تاباں گھلا جاتا ہوں میں

سیدِ بغدادؒ کی فرقت میں ترکیؔ روز و شب
خونِ دل پیتا ہوں اور لختِ جگر کھاتا ہوں میں

ترک علی شاہ قلندر ترکیؔ

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

ہے نامِ پیرؒ دل میں مرے نقش کالحجر
ممکن نہیں کہ بھولوں میں اس پاک نام کو

دل میں مئے محبتِ مُرشد کا ہے سرُور
دل جانتا ہے لذّتِ شربِ مُدام کو

بگڑیں نہ اہلِ شرع جو تعظیم کو جھکوں
سمجھیں نہ کفر و شرک وہ اِس احترام کو

ڈوبے ہیں گو گناہوں میں ہم سر سے پاؤں تک
لیکن شفیع رکھتے ہیں پیرِ اُنامؒ کو

شاہ ارشاد علی القادری الجیلانی

....

تم اپنے چاروں سمت جو چاہو تو دیکھ لو
غوثِ جلیؒ کی سب پہ عنایات عام ہیں

(ر۔ر۔م)

منقبتِ حضرتِ غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

برکت کا یہ مہینا ہے روشن ضمیر کا
بغداد والے حضرتِ پیرانِ پیرؒ کا

یہ صاحبِ جمال ہیں، آلِ رسول ﷺ ہیں
گرویدہ ہو گیا ہے جہاں دستگیرؒ کا

جس کے طفیل چور بھی ابدال بن گئے
گُن کیوں نہ گائیں سب اُسی عبدِ قدیر کا

معراج میں نبی ﷺ کا عطا کردہ ہے شرف
ولیوں کی گردنوں پہ قدم میرے پیرؒ کا

بچّے دِلائے بانجھ کو بھی غوثِ پاکؒ نے
سمجھے گا رتبہ کب کوئی روشن ضمیر کا

پیروں میں پیر وہ ہیں، ولی اولیاؒ میں ہیں
ثانی کوئی کہاں ہے نبی ﷺ کے سفیر کا

تا عمر آرزو یہی زخمی کے دل میں ہے
جلوہ دکھائی دے مجھے پیرانِ پیرؒ کا

ایوب زخمیؔ (لاہور)

منقبتِ حضرتِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

تصرّف میں لوح و قلم دیکھتے ہیں
یہ عظمت تری دم بدم دیکھتے ہیں

نگاہوں کے ہوں کیسے کشکول خالی
ہر اک سمت باغِ ارم دیکھتے ہیں

رواں جس پہ ہے کاروانِ صداقت
وہ منزلؒ وہ نقشِ قدم دیکھتے ہیں

وہ درؒ آئنہ دارِ حسنِ ازل ہے
جہاں سر عقیدت سے خم دیکھتے ہیں

جو بحرِ تصوّف کی ہے زیب و زینت
اُسی موج کو یم بہ یم دیکھتے ہیں

ولایت کے ہر پھول میں اللہ اللہ
گلستانِ بغداد ہم دیکھتے ہیں

درِ غوثؒ کے سب بھکاری ہیں شاہدؔ
"تماشائے اہلِ کرم دیکھتے ہیں"

شاہدؔ الوری (کراچی)

رحمۃ اللہ تعالیٰ

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم

غوث الاعظمؒ پیرِ پیراںؒ شاہِ جیلاں آپ ہیں
ظلمتوں میں مطلعِ انوارِ یزداں آپ ہیں

آپ کے ہاتھوں ہُوا اِحیائے دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کفر کی ظلمت میں خورشیدِ درخشاں آپ ہیں

اولیاؒ کے شانۂ اقدس پہ ہے ان کا قدم
اولیاؒ کے واسطے سرخیل و سلطاں آپ ہیں

جذب و شوقِ اندروں سے دل نے وہ پائی جِلا
کیف و مستی کے جہاں میں مہرِ تاباں آپ ہیں

غرق کشتی کو لبِ ساحل سلامت کر دیا
بحرِ پُرآشوب میں تسخیرِ طوفاں آپ ہیں

دہر میں پھیلا دیئے ہیں رنگ و بُو کے قافلے
جنّتِ طیبہ سے خودِ گلشن بداماں آپ ہیں

آپ کی الفت تو اس کا جزوِ ایماں بن گئی
تارہائے جانِ اخترؔ میں غزل خواں آپ ہیں

چودھری اکرم علی اخترؔ (لاہور)

منقبت حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

یا شہِ جیلاںؒ کرم کا اِک اشارہ چاہیے
آپ کی چشمِ عنایت کا سہارا چاہیے

اولیاءؒ کی گردنیں ہیں آپ کے زیرِ قدم
تابعِ فرماں ہیں سب، بس اِک اشارہ چاہیے

خواب میں دیکھا تھا بس اِک بار وہ شہرِ جمال
آنکھ کہتی ہے نظارہ پھر دوبارہ چاہیے

آفتابِ حشر کی گرمی سے بچنے کے لیے
لب پہ ہر دم "یا شہِ جیلاںؒ" کا نعرہ چاہیے

المدد یا غوثِ اعظمؒ دستگیری کیجیے
ناؤ ہے میری بھنور میں، اب کنارہ چاہیے

صدقِ دل سے آپ کے قدموں پہ خاکیؔ ہے نثار
آپ کے قدموں کا اس کو بھی اُتارا چاہیے

عزیز الدین خاکیؔ القادری (کراچی)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

غوثُ الاعظمؒ کی یاد آئی ہے
کیسی تسکین دل نے پائی ہے

اثر افگن قلوبِ عالم پر
آپ کی شانِ دلربائی ہے

کیسے بھٹکے گا وہ جسے حاصل
غوثِ اعظمؒ کی رہنمائی ہے

بن گئے لوگ نفس کے بندے
عبدِ قادرؒ! تری دُہائی ہے

قادِری فیض پانے والوں کی
حق کی درگاہ تک رسائی ہے

مصطفائی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اپنی سیرت میں
شکل و صورت میں مرتضائیؓ ہے

ذکر سے اُن کے کشتِ دل میں ریاضؔ
روح پرور بہار آئی ہے

سید ریاض الدین ریاضؔ سہروردی

منقبتِ حضرتِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

دل میں مرے غوثؒ کا مکاں ہے
اور حلقۂ چشم آستاں ہے
نورِ رُخِ غوثؒ کا بیاں ہے
روشن مری شمع ساں زباں ہے
جاتا ہے قطارِ اشک میں دل
بغداد کو قافلہ رواں ہے
دل جاتا ہے سُوئے دشتِ بغداد
کشتی مری خاک پہ رواں ہے
سینہ میں بھرا ہے شوقِ بغداد
دل کیا ٹھہرے جگہ کہاں ہے
ہم قادریوں کو روزِ محشر
غوثُ الثقلینؒ کی اماں ہے
گردن پہ ہے پائے غوثُ الاعظمؒ
عالَم میں ولی جہاں جہاں ہے

حامد بخش حامد بدایونی

منقبتِ حضرتِ غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

شاہِ جیلانؒ کا گدا ہوں میں
غوثُ الاغیاث پر فدا ہوں میں

جن کو پیرانِ پیر کہتے ہیں
ان کی تعریف کر رہا ہوں میں

جن کو روشن ضمیر کہتے ہیں
ان کے جلووں کو ڈھونڈتا ہوں میں

سب کی گردن پہ ہے قدم جن کا
نقشِ پا اُن کے چومتا ہوں میں

جو بناتے ہیں چور کو ابدال
ان کے قدموں میں آ پڑا ہوں میں

خواجۂ خواجگانؒ ہیں جن کے غلام
ان کی سرکار میں کھڑا ہوں میں

اولیاؒ مدح خوان ہیں جن کے
ان سے ان ہی کو مانگتا ہوں میں

رشک سے دیکھتے ہیں شیر مجھے
سگِ بغداد بن گیا ہوں میں
مجھ کو صدمے ڈرا نہیں سکتے
قادری رہ پہ چل پڑا ہوں میں
مجھ کو منکرؔ نکیر کیا پوچھیں
غوثؒ کا نام جپ رہا ہوں میں
ہو کرم کی نگاہ "یا میرانؒ!"
غم کے نرغے میں گھر چکا ہوں میں
کاش فیضانؔ کو وہ اپنا لیں
کاش اس سے کہیں "ترا ہوں میں"

پروفیسر فیض رسول فیضانؔ (گوجرانوالا)

....

تم کو عزیزو جب ہو مصائب کا سامنا
دامانِ غوثؒ چشمِ تصوّر سے تھامنا

(ر۔ر۔م)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

آپ آلِ علیؓ سیّدُ الاولیاء
غوثُ الاعظمؒ! عجب مرتبہ آپ کا
دستگیر آپؒ پیرانِ پیر آپ ہیں
آپ ہیں پیشواؤں کے بھی پیشوا
دین کی روشنی آپ نے عام کی
آفتابِ رسالت ﷺ سے لے کر ضیا
عالمِ خوش بیاںؒ زاہدِ باصفا
آپ کی زندگی فقر کی انتہا
سب ولیؒ سرنگوں آپ کے سامنے
سب کی گردن پہ آقاؒ قدم آپ کا
اس کی ہر اک گلی محترم ہو گئی
کیا درخشاں مقدّر ہے بغداد کا
دیر سے ہی سہی عبدؔ آ تو گئے
دستگیرِ زمانہؒ کے در مرحبا

ڈاکٹر عبدالرحمٰن عبدؔ (نیویارک۔ امریکہ)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

نظر کس کی سُوئے محبوبِ سُبحانیؒ نہیں جاتی
کہاں تک چشمِ لُطفِ شاہِ جیلانیؒ نہیں جاتی

زمانہ ان کے جُودِ عام سے سیرابِ عرفاں ہے
کدھر کو اُن کی نہرِ فیضِ روحانی نہیں جاتی

وہ اک شیخُ الشّیوخ و سیّد السّادات ہیں بے شک
کہاں دُنیا میں اُن کی منزلت مانی نہیں جاتی

نہ دیکھے کوئی جب تک آپ کے اقوالِ حقّانی
نظر اس کی سُوئے اسرارِ پنہانی نہیں جاتی

نہ ہو مُہرِ صداقت آپ کی جس کی ولایت پہ
ولایت اُس کی دُنیا میں کہیں مانی نہیں جاتی

توجُّہ سے لگا دو پار میری ڈوبتی کشتی
کہ تدبیروں سے بحرِ غم کی طغیانی نہیں جاتی

فقیرِ مُحتشمؔ ہے عاشقِ محبوبِ سبحانیؒ
نظر اُس کی سُوئے وسواسِ شیطانی نہیں جاتی

سید علی مُحتشمؔ نقوی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

غلامانِ محمد ﷺ تم اگر ہو
تو غوثِ پاکؒ پہ ہر دم نظر ہو
علیؓ کے لاڈلے کی سمت دیکھو
علیؓ کے ماننے والو! کدھر ہو
حرم قسمت میں یا رب ہو تو پہلے
مرا بغداد کی جانب سفر ہو
انھیں غم کیا تہی دستی کا، جن کی
تمھاری دستگیری پہ نظر ہو
دُعا میں گر حوالہ ہو تمھارا
دُعا کی جستجو میں خود اثر ہو
سماعت منتظر ہے حرفِ حق کی
ذرا، آواز دو، آقا کدھر ہو
رہِ حبِّ نبی ﷺ میں غوثِ اعظمؒ
تمھی ہم اہلِ دل کے راہبر ہو

اُمید فاضلی (کراچی)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

لذتِ دینِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم محفلِ عرفاں کو ملی
مسندِ محفلِ عرفاں شہِ جیلاںؒ کو ملی

نہ گلوں کو، نہ کسی نخلِ گلستاں کو ملی
میرِ بغدادؒ! وہ خوشبو ترے داماں کو ملی

بٹ چکی خلق کو بھیک اور بھرا ہے دامن
اللہ اللہ یہ وسعت ترے داماں کو ملی

بادشاہوں سے تو اس در کے فقیر اچھے ہیں
بھیک جو ان سے بچی، قیصر و سلطاں کو ملی

پیر بن بن کے چمکتے ہیں مریدانِ جمال
اُس تجلّی سے، جو تیرے رُخِ تاباں کو ملی

غوثِ اعظمؒ سے بڑھی عزّتِ خاکِ بغداد
خاکِ بغداد سے عزّت مرے داماں کو ملی

ان کے دروازے سے کیونکر کوئی فتنہ اٹھے
جن کی چوکھٹ پہ اماں گردشِ دوراں کو ملی

ثقلین احمد منوّر بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

زمزمہ دردِ محبّت کا سنانے والا
جلوۂ حُسن نگاہوں کو دکھانے والا

راز توحید کا دُنیا کو بتانے والا
پردہ غفلت کا نگاہوں سے ہٹانے والا

علم و حکمت کے خزانے وہ لُٹانے والا
جسمِ ملّت میں نئی روح جگانے والا

مردِ دُرویش سے پنہاں نہیں رازِ ہستی
چہرۂ دہر سے پردوں کو اُٹھانے والا

ایک شمشیرِ رواں تھا وہ ضلالت کے خلاف
شرک و بدعت کو زمانے سے مٹانے والا

اس کے قدموں سے لپٹتے رہے سب اہلِ دُوَل
فقر کی شان زمانے کو دکھانے والا

ہم تو اس مُرشدِ صادق کے ہیں شیدا ہاروؔن
راہِ توحید بہر رنگ دکھانے والا

پروفیسر ہاروؔن الرشید (کراچی)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

جس کے دل میں اُلفتِ سرکارِ جیلانیؒ نہ ہو
بالیقیں اُس کی نظر میں نورِ ایمانی نہ ہو

گر شہِ بغدادؒ کے در کی گدائی ہو نصیب
خواہشِ دنیا، تمنائے جہاں بانی نہ ہو

منزلِ عرفانِ حق کو کس طرح پائیں گے ہم
غوثِ اعظمؒ کا اگر فیضانِ رُوحانی نہ ہو

ہو نہ گر وِردِ زباں اسمِ گرامی آپ کا
درد کا درماں نہ ہو، مُشکل کی آسانی نہ ہو

تھا یہی منشائے حق بہرِ محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
غوثیت میں عہدِ قادرؒ کا کوئی ثانی نہ ہو

جب ہُوئی بغداد کی گلیوں کی مٹّی زیبِ سر
پھر زا کیوں معصیت کاروں کی پیشانی نہ ہو

حرزِ جاں تعلیمِ غوثِ پاکؒ ہونی چاہیے
یہ جو ہو، پھر ہم کو کوئی بھی پریشانی نہ ہو

ہے یہ ناممکن، رسائی ہو ریاضِ خُلد تک
کُوچۂ غوثُ الوریٰؒ کی خاک اگر چھانی نہ ہو
میں اُٹھا سکتا نہیں محمودؔ لطفِ زندگی
لُطف فرما مجھ پہ گر وہ غوثِ صمدانیؒ نہ ہو

راجا رشید محمودؔ

....

اعمالِ بد کا اپنے، ہے یہ سب کیا دھرا
امریکہ نے عراق کی خاطر کیا جو طے
تعلیمِ غوثِ پاکؒ سے دوری کا ہے اثر
مُسلم کے سانس میں جو ہے آہ و بُکا کی لے
لیکن ہیں نام لیوا بہرحال غوثؒ کے
اِس راہ سے انھیں نہ ہٹائے گی کوئی شے
اِس واسطے نجات ملے ظلم سے انھیں
میرانؒ سے یہ عراقیوں کی التماس ہے
(ر۔ر۔م)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

عشق کی سوغات ہے غوثُ الوریٰؒ کی گیارھویں
حُسن کی خیرات ہے غوثُ الوریٰؒ کی گیارھویں

اہلِ دل اہلِ نظر اہلِ محبّت کے لیے
جامعِ برکات ہے غوث الوریٰؒ کی گیارھویں

اللہ اللہ ہر طرف ہے روشنی ہی روشنی
نور کی برسات ہے غوث الوریٰؒ کی گیارھویں

بے کسو اُٹھو بڑھو، اے بے سہارو غمزدو
دافعِ آفات ہے غوث الوریٰؒ کی گیارھویں

اک فقیرِ بے نوا کیا، ہر گدا کے واسطے
دولتِ درجات ہے غوثُ الوریٰؒ کی گیارھویں

صاحبزادہ محمد اسماعیل فقیرالحسنی

....

غوثُ الوریٰؒ کا کرتے ہیں جو دل سے احترام
وہ گیارھویں کا کرتے ہیں ہر ماہ اہتمام

(ر۔ر۔م)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

غوثِ اعظمؒ بادشاہِ بحر و بر کی گیارھویں
ہو رہی ہے مومنوں میں آج گھر گھر گیارھویں

آتی ہے عالم میں جب با شوکت و فر گیارھویں
لاتی ہے ہمراہ رحمت کا سمندر گیارھویں

غوثِ اعظمؒ شاہِ دیں کی تا بہ محشر گیارھویں
ہر برس چمکا کرے گی نور بن کر گیارھویں

یہ عطائے شاہِ دیںؐ ہے آپ پر یا غوث پاکؒ
بارھویں کا پیش کر دیتی ہے منظر گیارھویں

صرف انسانوں میں ہی چرچا نہیں اس بزم کا
قُدسیوں میں ہوتی ہے عرشِ علیٰ پر گیارھویں

جس کے دل میں الفتِ غوثُ الوریٰؒ ہے جلوہ گر
اس کو کر دے گی دو عالم میں تونگر گیارھویں

نکہتِ زلفِ مُحی الدّین جیلانیؒ سے آج
کرتی ہے خادمؔ مُشامِ جاں معطّر گیارھویں

خادمؔ مہائمی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ پر یا شاہِ جیلانی! سلام
آپ پر یا غوثِ لاثانی! سلام
آپ پر یا قطبِ ربّانی! سلام
آپ پر تصویرِ نورانی سلام

السّلام اے غوثِ اعظمؒ! السّلام
السّلام اے قطبِ اکرم! السّلام

آپ ہیں محبوبِ ربّ یا غوثِ پاکؒ
آپ پر شیدا ہیں سب یا غوثِ پاکؒ
آپ ہیں قطبِ عرب! یا غوثِ پاکؒ
ہو سکونِ روز و شب یا غوثِ پاکؒ

السّلام اے غوثِ اعظمؒ! السلام
السلام اے قطبِ اکرم! السّلام

اولیاء اللہؒ کے سردار ہو
نورِ عینِ سیّدِ ابرار صلی اللہ علیہ وسلم ہو

نونہالِ حیدرِ کرّارؓ ہو
راہِ حق کے قافلہ سالار ہو
السلام اے غوثِ اعظمؒ! السلام
السلام اے قطبِ اکرم! السلام

حق تعالیٰ سے دعا فرمایئے
رد جہاں سے ہر بلا فرمایئے
ہر مصیبت کو فنا فرمایئے
السلام اے غوثِ اعظمؒ! السلام
السلام اے قطبِ اکرم! السلام

طالب امن و سکوں ہیں غم نصیب
ہیں پریشاں ہر جگہ پر ہم غریب
آپ پر روشن ہیں حالاتِ عجیب
آپ ہیں ہمدردِ عالم یا حبیب!
السّلام اے غوثِ اعظمؒ! السّلام
السّلام اے قطب اکرم! السّلام

علّامہ ضیآء القادری

منقبت حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

السّلام اے نازشِ ابرارِ عالَم! السّلام
السلام اے افتخارِ آلِ آدم! السّلام
السلام اے سیّدِ ساداتِ اکرم! السلام
السلام اے مقتدأ لطفِ مجسّم! السلام
السّلام اے مُحیِّ دیں اے قطبِ اکرم! السلام
السلام اے عبدِ قادر غوثِ اعظمؒ السّلام
السلام اے خُسروِ اخیار و اوتاد! السلام
السلام اے سرور و سلطانِ افراد! السلام
السلام اے بادشاہِ بزمِ ایجاد! السلام
السلام اے نوبہ گلزارِ بغداد! السلام
السلام اے مُحیِّ دیں اے قطبِ اکرم! السلام
السلام اے عبدِ قادر غوثِ اعظمؒ السلام
السّلام اے ناخدائے کشتیٔ اُمّت! سلام
السلام اے مقتدائے مذہب و ملّت! سلام
السلام اے پیشوا اے غوثِ ذی عزّت! سلام

السلام اے رہنما' اے شیخ باہمت! سلام

السلام اے محئ دیں' اے قطب اکرم! السلام

السلام اے عبد قادر' غوث اعظمؒ السلام

آپؒ ہیں پیارے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی' سلام

آپ پر یا غوث' یا محبوب سبحانیؒ! سلام

آپ پر اے دلبر سبطین نورانی! سلام

آپؒ پر یا شیخ دوراں' قطب ربّانی' سلام

السلام اے محئ دیں' اے قطب اکرم! السلام

السلام اے عبد قادر' غوث اعظمؒ السلام

غوث اعظمؒ! ناتوانوں کی مدد فرمایئے

بیکسوں کی' دل فگاروں کی مدد کو آیئے

رحم ہم آفت رسیدوں پر خدارا کھایئے

ہم غریبوں کی تمنّائے دلی بر لایئے

السّلام اے محئ دیں' اے قطب اکرم! السلام

السلام اے عبد قادر' غوث اعظمؒ السّلام

علّامہ ضیاء القادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

السّلام اے نورِ سلطانِ خوباں صلی اللہ علیہ وسلم! السّلام
السلام اے نونہالِ شیرِ یزداں رضی! السلام
السلام اے ہادیٔ مخلوقِ رحماں! السلام
السلام اے عبدِ قادر، قطبِ دوراں! السلام
السّلام اے غوثِ اعظم، شاہِ جیلاںؒ! السلام
السلام اے محیٔ دیں، محبوبِ سُبحاںؒ! السّلام

السلام اے افتخارِ دین و ملّت! السلام
السلام اے واقفِ رازِ شریعت! السلام
السلام اے کاشفِ اسرارِ وحدت! السلام
السلام اے صاحب کشف و کرامت! السلام
السلام اے غوثِ اعظم، شاہِ جیلاںؒ! السلام
السلام اے محیٔ دیں، محبوبِ سبحاںؒ! السلام

السلام اے جانثارِ ربِّ اکرم السلام
السلام اے لمعۂ نورِ معظّم السلام

السلام اے ہادیٔ افرادِ عالَم السلام
السلام اے قطبِ دیں قطبِ مکرّم السلام
السلام اے غوثِ اعظمؑ شاہِ جیلاںؒ السلام
السلام اے محیٔ دیںؑ محبوبِ سُبحاں السلام
السلام اے خُسروِ بغداد و سلطانِ عراق
السلام اے نورِ جاںؑ اے مہرِ رخشانِ عراق
السلام اے مہ جبیںؑ اے ماہِ تابانِ عراق
السلام اے پیرِ پیراںؑ میرِ میرانِ عراق
السّلام اے غوثِ اعظمؑ شاہِ جیلاںؒ! السّلام
السلام اے محیٔ دیںؑ محبوبِ سُبحاںؒ! السّلام

علامہ ضیاء القادری بدایونی

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

غوثِ اعظمؒ قطبِ ملّت آپ پر لاکھوں سلام
مُحیِ دیں محبوبِ اُمّت آپ پر لاکھوں سلام
مطلعِ انوارِ وحدت آپ پر لاکھوں سلام
منبعِ انہارِ کثرت آپ پر لاکھوں سلام
کاشفِ اسرارِ قدرت آپ پر لاکھوں سلام
واقفِ رازِ حقیقت آپ پر لاکھوں سلام
ظلِّ سلطانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر لاکھوں سلام
وارثِ شاہِ ولایت آپ پر لاکھوں سلام
مقتدائے دین و ملّت آپ پر لاکھوں سلام
پیشوائے اہلِ اُمّت آپ پر لاکھوں سلام
اے حسیں اے پاک سیرت آپ پر لاکھوں سلام
شاہدِ محبوب صورت آپ پر لاکھوں سلام
مظہرِ شانِ نبوّت آپ پر لاکھوں سلام
پیکرِ رُشد و ہدایت آپ پر لاکھوں سلام

--

پیرِ پیرانِ طریقت آپ پر لاکھوں سلام

میرِ میرانِ اَمارت آپ پر لاکھوں سلام

والیٔ مُلکِ ولایت آپ پر لاکھوں سلام

اے ولی با کرامت آپ پر لاکھوں سلام

مُرشدِ اہلِ عقیدت آپ پر لاکھوں سلام

ہادیٔ اہلِ ارادت آپ پر لاکھوں سلام

قبلۂ اربابِ حاجت آپ پر لاکھوں سلام

زیبِ محرابِ عبادت آپ پر لاکھوں سلام

اخترِ بُرجِ سعادت آپ پر لاکھوں سلام

گوہرِ دُرجِ سیادت آپ پر لاکھوں سلام

اے غریبوں بے نواؤں بیکسوں کے دستگیر

اے امامِ دین و مِلّت آپ پر لاکھوں سلام

ہو سلام اپنے ضیاؔ کا یا محیؒ الدّینؒ قبول

ہو ضیاؔ پر خاص رحمت آپ پر لاکھوں سلام

علّامہ ضیاؔ القادری

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

السّلام اے غوثِ اعظمؒ السلام
السّلام اے قطبِ اکرم السّلام

السلام اے شاہِ جیلاںؒ السلام
السلام اے ماہِ عرفاں السلام

السلام اے میرِ بغداد السلام
السلام اے صدرِ افراد السلام

السلام اے غوثِ اعظمؒ دستگیر
السلام اے ہادیٔ روشن ضمیر

السلام اے قرۃ العینِ رسول ﷺ
السلام اے فاطمی گلشن کے پھول

السلام اے جانِ سبطینِ نبی ﷺ
السلام اے مُحیِ دیںؒ روحی فداک

السلام اے شیخِ کُل؛ اے تاجور
اے حسنؓ سیّدِ مثنیؒ کے پسر

السلام اے سیّد عبداللہؒ کے لال
سیّدِ موسیٰؒ کے ابنِ خوش جمال

السلام اے قطبِ دیں عالی گہر
سیّد عبداللہ ثانیؒ کے پسر

السلام اے موسیٰ ثانیؒ کے چاند
حضرت داؤد رحمانیؒ کے چاند

دلبرِ سیّد محمدؒ السلام
جانِ یحییٰؒ نورِ ایزد السلام

نورِ عینِ ابنِ عبداللہ سلام
السلام اے جانِ جاں غوثِ انامؒ

السلام ابنِ ابو صالحؒ ولی
السلام اے واقفِ رازِ جلی

نازشِ آباؤ اجداد السلام
سرور و سلطانِ بغداد سلام

السلام اے ظلِّ ختم المرسلیں ﷺ
السلام اے عبدِ قادر مُحیِ دیںؒ

آپ ہیں لختِ دلِ محبوبِ ربؓ
غوثِ اعظمؒ آپ کو کہتے ہیں سب

آپ سے عُشّاق کی فریاد ہے
وقتِ امداد اے شہِ بغداد ہے

اُمتِ خیرُ الوریٰ ﷺ مشکل میں ہے
عالمِ یاس و الم ہر دل میں ہے

ہر طرف لادینیت کا زور ہے
کفر و باطل کا جہاں میں شور ہے

مغربیّت کا ہے طوفاں آج کل
ہے عدوئے دیں مسلماں آج کل

فرقہ بندی کی وبائیں عام ہیں
حامیانِ دینِ حق بدنام ہیں

قوم کا یا غوثؓ یہ سُنیے سلام
کیجئے اہلِ وفا کو شاد کام

علامہ ضیاء القادری

....

کرتے ہیں اس پہ لطف و عنایت جواب میں
کرتا ہے جو بخدمتِ غوثُ الوریٰؓ سلام

اِس واسطے یہی ہے مناسب کہ اے عزیز!
تو از رہِ خلوص کیا کر سدا سلام

(ر۔ر۔م)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

غوثُ الاعظمؒ کے کمالاتِ امامت کو سلام
اُن کے کردارِ بلند و خوبصورت کو سلام

تھے ولی اللہ اپنے دور کے سب سے بڑے
جُوں ستارہ آپ کی تاباں ولایت کو سلام

دین کی تبلیغ میں عمرِ گریزاں کاٹ دی
ان کی جدّوجہدِ احیائے شریعت کو سلام

بدعتوں سے پاک یکسر دینِ حق کو کر دیا
بہرِ امّت اُن کی اِس بے مثل خدمت کو سلام

جابروں کو مثلِ آئینہ سناتے حق کی بات
جوں غضنفر ان کی ہمّت اور جُرأت کو سلام

عظمتِ اسلام کو افلاک پر پہنچا دیا
شدّومد سے دینِ فطرت کی اشاعت کو سلام

برسرِ پیکار الحاد و ضلالت سے رہے
آپ کی اسلام سے گہری محبّت کو سلام

غیر اسلامی شعائر دین سے خارج کیے

آپ کی دینی حمیّت اور غیرت کو سلام
درسِ وحدت ملّتِ بیضا کو دیتے صبح و شام

ان کے ارشاداتِ عالی اور ہدایت کو سلام
دور کردی طالبانِ حق کی یکسر تشنگی

آپ کے علمی ترفّع اور جلالت کو سلام
فتنۂ باطل پرستی کو ملایا خاک میں

آپ کی مردانگی اور استقامت کو سلام
مسئلے مشکل سے مشکل خلق کے حل کردیے

آپ کی فقہی بصیرت اور فطانت کو سلام
درس دنیا کو دیا، منہاجِ سُنّت پر چلو

آپ کی اس کوششِ اعزازِ سنّت کو سلام
زندگی بھر شاہِ دیں صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے رہے

آپ کی جانب سے شاہِ دیں صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت کو سلام
ان کے ارشادات حافظؔ دل میں کر لیتے تھے گھر

جان و دل سے ان کے اندازِ نصیحت کو سلام

حافظؔ محمد صادق (لاہور)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

قمر رشکِ رُخ حسنِ عجب تھا
کر نہیں سکتا بیاں اس کو بشر

قدِ بالا غیرتِ شمشاد تھا
سرو خود تشبیہ سے آزاد تھا

تھا سرِ سرورؒ سراسر نور نور
دائرہ تھا نور کا فرقِ حضورؒ

زلف سے تھا شرمگیں مشکِ ختن
تھا جبیں سے نورِ حق جلوہ فگن

ابروئے خمدار تھیں زیبا تریں
تھیں شعاعِ نور مژگانِ حسیں

چشمِ روشن میں عجب ایجاد تھا
نور کے حلقہ پہ گویا صاد تھا

شکر افشاں خوب تھی شیریں زباں
تھا ذقن پہ چشمۂ خور کا گماں

گوشِ نازک تھے نہایت حق نیوش
تھے نزاکت میں قوی تر پاک دوش
سینۂ بے کینہ ایسا صاف تھا
گویا اک آئینۂ شفّاف تھا
دستِ اقدس تھے یدِ بیضا مثال
ناخنِ انگشت تھا شکلِ ہلال
خوبیاں تھیں گو سراپا میں عجب
ہے مگر ثاقبؔ یہاں پاسِ ادب
ثاقبؔ

....

ہیں سراپا نور، ملکِ معرفت کے شہریار
خاکیوں اور نُوریوں سب پر ہے ان کا اقتدار
(ر۔ ر۔ م)

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

اسی سے سوچ لو ہے اوج کتنا شانِ میراںؒ کا
فرشتوں کی زبانوں پر ہے چرچا شانِ میراںؒ کا

گھٹا سکتا نہیں عظمت کوئی غوثِ معظمؒ کی
مُحافظ جبکہ ہے خود حق تعالیٰ شانِ میراںؒ کا

کرے وہ غور "مُحیُ الدّین" کے اسمِ گرامی پر
سمجھنا چاہتا ہو جو خُلاصہ شانِ میراںؒ کا

قدم سیّدؒ کے سارے اولیاؒ کی گردنوں پر ہیں
فقیدُ المثل یہ دیکھا ہے رتبہ شانِ میراںؒ کا

رُخِ محبوبِ سُبحانی پہ چمکا نورِ ربّانی
زِ رُوئے معرفت پردہ جو سرکا شانِ میراںؒ کا

اگر چاہے کہ ہوں راضی حبیبِ کبریا ﷺ تجھ سے
تو مدحت گو بتہِ دل سے تُو ہو جا شانِ میراںؒ کا

سلاسل سب تصوّف کے اسی سے نور پاتے ہیں
ہُوا ہے غلغلہ دُنیا میں برپا شانِ میراںؒ کا

اگر مل جائیں رب سے تم کو آنکھیں دیکھنے والی
عَلَم تا آسماں دیکھو گے اونچا شانِ میراںؒ کا
کمی کے تو تصوّر تک کی گنجائش نہیں اس میں
ہے شانِ سرورِ عالم ﷺ سے ناتا شانِ میراںؒ کا
شہِ جیلاںؒ کریں گے دستگیری اُس کی محشر میں
جہاں میں نغمہ جس بندے نے گایا شانِ میراںؒ کا
نبی ﷺ کا نام لے کر جو سُوئے بغداد دیکھیں گے
نظر آئے گا منظر اُن کو کیا کیا شانِ میراںؒ کا
کرے گا حرزِ جاں ہر وقت نامِ غوثِ اعظمؒ کو
ہُوا اِدراک جو تجھ کو ذرا سا شانِ میراںؒ کا
اگر شانِ پیمبر ﷺ دیکھ کر کہتا ہوں میں نعتیں
تو ہے یہ منقبت گوئی تقاضا شانِ میراںؒ کا
رکیا ہے راجا یوسف قادری نے از رہِ الفت
بنامِ غوثؒ قائم اک ادارہ ''شانِ میراںؒ'' کا

راجا رشید محمود

اشاریہ منقبت نگارانِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ

(بترتیب حروفِ تہجی بلحاظ تخلص)

اختتامیہ

خداوندِ کریم و عظیم نے زمین' آسمان' سورج' چاند ستارے ...... بہت سی دُنیائیں پیدا کیں۔ ان میں قسم قسم کی مخلوق تخلیق کی۔ جب کچھ بھی نہ تھا' خدا نے چاہا کہ سب کچھ پیدا ہو جائے' ہو گیا۔ کُن اور فیکون کے درمیان کوئی فاصلہ نہ تھا مگر "کیوں" کا سوال اپنی جگہ ہے۔ یہ ہنگامۂ عالم کس سبب سے ہوا۔ اس کی غایتِ تخلیق کیا تھی؟ ...... تو خدا نے اسے بھی راز نہیں رکھا۔ غایتِ تخلیقِ دو عالم اور سببِ تشکیلِ زمین و آسمان بھی اُس نے بتا دیا۔ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔ اُس نے اپنے محبوب پاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء سے کہا کہ یہ سب آپ کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔

سرکارِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خالق و مالک کے محبوب ہیں۔ اُس نے ان کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا۔ ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت کہا' یہ فرمایا کہ مسلمانوں میں سے جو شخص اپنی جان پر ظلم کر بیٹھے وہ حضور ﷺ کے دربار گہر بار میں حاضر ہو' پھر اللہ سے مغفرت چاہے' پھر حضور ﷺ اس کی سفارش فرمائیں تو اس کی غلطی معاف کر دی جائے گی۔ خالق کائنات خدائے وحدہٗ لاشریک نے فرمایا کہ جو فرد باعثِ ظہور کائنات مطاعِ اہلِ عالم ﷺ کی تعظیم و تکریم میں کمی کرے گا' حتیٰ کہ ان کی آواز سے اپنی آواز کو بلند کرے گا' اُس کے اعمال حبط ہو جائیں گے۔ اُس نے حضور پُرنور خیر الانام رحمتِ تمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کبھی نام سے مخاطب نہیں کیا' خطابات سے پکارا ہے۔ اُس نے اپنے ممدوح و محبوب کے دشمنوں کو کبھی ہاتھ ٹوٹنے کے کوسنے دیئے ہیں اور کبھی وَلَا تُطِعْ کُلَّ حَلَّافٍ مَّهِینٍ سے لے کر بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ تک گالیاں دی ہیں۔

پھر وہ اپنے محبوب کے نام لیواؤں کو کیوں محبوب نہ رکھتا۔ اس نے یہ کیا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دوستوں کو کائنات میں انبیاء کرامؑ کے بعد سب سے بڑا مرتبہ دیا۔ اُن پر اپنے راضی ہونے کا اعلان کیا۔ جن لوگوں نے حضور ﷺ کو ایمان کی حالت میں چشمِ ظاہر سے دیکھا' وہ صحابی کہلائے۔ اُمتِ مسلمہ میں کوئی شخص کتنی ہی عبادت کرے' خدا کے کتنا ہی قریب ہو جائے' کتنی ہی سعادتوں سے بہرہ ور کر دیا جائے' کسی صحابیؓ کے مقامِ ارفع و اعلیٰ کے قریب بھی

نہیں پھٹک سکتا۔ کیونکہ صحابی سرکار ﷺ کے دوست تھے اور ان کا یہ عظیم مرتبہ اس حالت میں بھی قائم ہے کہ ان میں سے کوئی ایمان کی دولت سے سرفراز ہو اور سرکار ﷺ کو چشمِ ظاہر سے دیکھ لے مگر کوئی نیک کام کیے بغیر داعیِ اجل کو لبیک کہہ گیا ہو۔

یہ تو ان لوگوں کا مقام ہوا جنھوں نے محبوبِ خالق و مطلوبِ خلائق ﷺ کا حالتِ ایمان میں دیدار کیا۔ مگر جو لوگ خَیرُ القُرُوْن کے بعد کے ہیں مگر سرکار ﷺ کی راہوں کے راہی بنے، خدا کے احکام کے پابند ہوئے، مخلوق سے انھوں نے محبت کی، اسلام کی تبلیغ کو شعار کیا، وہ حضور ﷺ کے دوست یعنی صحابی تو نہیں بن سکتے تھے، خدا نے انھیں اپنا دوست بنالیا اور انھیں اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ کی نوید سنائی۔

پھر ہم...... خدا کی عظمت و جلالت اور رسولِ خدا ﷺ کی رسالت و محبوبیت پر یقین رکھنے والے...... پہلے حضور فخرِ موجودات سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کے دوستوں یعنی صحابۂ کرامؓ اور پھر خداوندِ تبارک و تعالیٰ کے دوستوں یعنی اولیائے کرامؒ کے مدح خوان و منقبت سرا کیوں نہ ہوں۔ ہم ان کی عظمت کو سلام کیوں نہ کریں کہ انھوں نے استقلال و استقامت سے اپنی زندگیاں دینِ متین کی تبلیغ میں گزار دیں، بندوں کو خدا سے لو لگانا سکھایا، حضورِ پُرنور شافعِ یوم النشور ﷺ کی محبت و عقیدت سے لوگوں کے دل مملو کر دیے۔ اتباعِ سنت میں اپنی زندگیاں گزار دیں۔ تزکیۂ نفس کی اہمیت کو عوام و خواص پر واضح کیا۔

اولیاء اللہ کا تذکرہ ہمارے لیے سکونِ قلب اور راحتِ جاں کا باعث کیوں نہ ہو کہ انھوں نے عامۃ الناس کی زندگیوں میں اور انسانی روح میں انقلاب برپا کر دیا اور انسانوں کی اعتقادی اور نظریاتی تہذیب ہی نہیں کی انھیں اپنی سیرت و کردار سے یہ تعلیم بھی دی کہ نیکیوں کو اوڑھنا، بچھونا بنالیں۔ انھوں نے زبان سے زیادہ اپنے عمل سے تبلیغ کی۔

اولیاء اللہ جب تک زندہ رہے، لوگوں کو فیض کے چشموں سے سیراب کرتے رہے۔ دُنیا کو اپنے حسنِ اخلاق اور فیضانِ نظر کے ذریعے دینِ حق کے قریب لاتے رہے۔ لوگوں کو معبودِ حقیقی کے در پر جھکاتے رہے، قرآن کریم اور سنتِ نبوی ﷺ کی تبلیغ و تعلیم کی روشنی سے عالم کو بقعۂ نور بناتے رہے...... اور واصل بحق ہونے کے بعد بھی ان کے فیض کے سوتے لوگوں کی

روحوں کو سیراب کر رہے ہیں۔

ان بزرگوں نے کفرستانِ ضلالت و گمرہی کو قندیلِ ایمان سے جگمگا دیا۔ ان نفوسِ قدسیہ نے اسلام کی حقانیت کو اپنے عمل سے ثابت کیا۔ عوام و خواص کو دنیا کی بے ثباتی کا یقین دلایا اور علائقِ دنیا سے متنفر کر دیا۔

ہماری خوش بختی ہے کہ ہم قبیلۂ عاشقانِ خدا و رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) کے سرخیل اور اولیاء اللہ کے مقتدا اور رہنما حضرت غوثِ اعظم سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حیاتِ پاک کے بارے میں گفتگو کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ سیدنا عبدالقادر جیلانی علمبردار تھے توحیدِ خداوندی اور اتباعِ رسول کریم ﷺ کے۔ انھوں نے زندگی بھر اقامتِ دین اور احیائے اسلام کا پرچم بلند کیا۔ خدا دوست بناتا اُسی کو ہے، جس کی زندگی سرکارِ دو جہاں، ممدوحِ انس و جاں، حبیبِ مخلوق و محبوبِ خالق ﷺ کی متابعت میں گزرے، جو اُن کی تعلیمات کے فروغ اور اُن کی سنت کی پیروی کو مقصدِ حیات سمجھے اور لوگوں کے دلوں میں اس مقصد کے حصول کی لگن پیدا کر دے۔

غوثِ صمدانی شاہ جیلانی قدس سرہ العزیز توکل و استغنا کے پیکرِ جمیل تھے، عفو و کرم کا مجسمہ تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت کے ہنگام یا حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکرِ مبارک کے وقت ان کی آنکھوں سے سیلابِ اشک بہہ نکلتا تھا۔ مظلوم کی امداد و استعانت کے لیے ہمہ وقت آمادہ رہتے تھے۔ اخلاقِ حمیدہ کی تصویرِ مجسم تھے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا، جن کی ماں کا نام فاطمہ ہو، جن کی پھوپھی ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ہم نام ہو۔ جن کے والد ابو صالح موسیٰ جیسے خدا دوست اور نانا حضرت عبداللہ صومعی جیسے ولی اللہ ہوں۔ جو حسنی بھی ہوں حسینی بھی، جن کا قلب نورِ خدا کی تجلیوں سے مستنیر ہو، جن کے سر پر بے سایہ و سائبانِ عالم کا ظلِ عاطفت ہو، وہ ایسے کیوں نہ ہوں کہ ان کا قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہو۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے

سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا

اولیاء اللہ کے دل میں غوث اعظم علیہ الرحمۃ کے مقام کی عظمتیں کس طرح جاگزیں ہیں، اس کے چند مظاہر ملاحظہ فرمائیے:

حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یا غوث معظم، نور ہدیٰ، مختار نبی صلی اللہ علیہ وسلم، مختار خدا

سلطان دو عالم، قطب علیٰ، حیراں ز جلالت ارض و سما

در صدق ہمہ صدیق وشیؓ، در عدل و عدالت چو عمرؓ

اے کان حیا عثمان غنیؓ، مانند علیؓ با جود و سخا

حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ غوث اعظمؓ کی شان میں فرماتے ہیں:

''شیخ عبدالقادر بادشاہ طریق اور اتمام وجود میں صاحب تصرف تھے، کرامات اور خوارق عادات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ید طولیٰ عطا فرمایا تھا۔''

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ العزیز مکتوب ۱۲۳ میں ارشاد فرماتے ہیں:

''حضور پرنور سیدنا غوث اعظمؓ کے زمانہ مبارک سے قیامت تک جتنے اولیاء، اقطاب، اوتاد، غوث یا مجدد ہوں گے، سب فیضان ولایت و برکات طریقت حاصل کرنے میں حضور غوث اعظمؓ کے محتاج ہوں گے۔ بغیر ان کے واسطے اور وسیلے کے قیامت تک کوئی ولی نہیں ہو سکتا''۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ''ہمعات'' میں فرماتے ہیں:

''اولیائے عظام سے راہ جذب کی تکمیل کے بعد جس شخص نے کامل و اکمل طور پر نسبت اویسیہ کی طرف رجوع کر کے وہاں کامل استقامت سے قدم رکھا ہے، وہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی ہیں اور اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ آنجناب اپنی قبر میں زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں''۔

''ہمعات'' کے علاوہ ''تفہیمات الٰہیہ جلد دوم'' میں کہتے ہیں:

''شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کو عالم میں اثر و نفوذ کا ایک خاص مقام حاصل ہے اور

اُن میں وہ وجود منعکس ہو گیا ہے جو تمام عالم میں جاری و ساری ہے''۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ ''اخبار الاخیار'' میں لکھتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ نے غوثِ اعظمؒ کو قطبیتِ کبریٰ اور ولایتِ عظمیٰ کا مرتبہ عطا فرمایا' فرشتوں سے لے کر زمینی مخلوق تک میں آپ کے کمال اور جلال و جمال کا شہرہ تھا''۔

امام اہلِ سنت اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی نور اللہ مرقدہ کہتے ہیں۔

نامد ز سلف عدیل عبدالقادرؒ
ناید بخلف بدیل عبدالقادرؒ
مشکل گر از اہلِ قرب ہوئی گوئی
عبدالقادر مثیل عبدالقادرؒ

اور حضرت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود اپنے بارے میں ''قصیدۂ غوثیہ'' میں فرماتے ہیں:

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمِخْدَعُ مُقَامِیْ
وَ اَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

(میں حسنی ہوں اور میرا مرتبہ قربِ خاص ہے اور میرے پاؤں مردانِ خدا کی گردن پر ہیں)

حضراتِ محترم! ہمارے ہاں یہ بات روایت کا درجہ حاصل کر گئی ہے کہ کسی بزرگ کے عرسِ پاک پر جو مجلس برپا ہو اس میں ان کے کشف و کرامات اور خوارقِ عادات پر گفتگو ہو مگر ان کی سیرت و کردار یا شخصیت کے علمی اور تبلیغی و اصلاحی پہلو پر خالصۃً علمی گفتگو کا اہتمام نہ ہونے کے برابر ہے۔ حالانکہ جہاں تک خدا کے پیغمبروں کے معجزات اور اس کے دوستوں کی کرامات کا تعلق ہے وہ برحق ہیں۔ خدا کے دوستوں کے لیے کائنات پر متصرف ہونا کوئی اچنبھے کی بات نہیں مگر اس عوامی تاثر کو ختم کرنے کی ضرورت ہے کہ اولیاءِ کرامؒ کے تصرفات' کشف اور کرامات ہی سب کچھ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اولیاء خود اللہ تک رسائی کے مراحل طے کرتے ہیں اور لوگوں کو خدا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ خود دین کے احکام کی شدت سے پابندی کرتے ہیں اور لوگوں سے پابندی کراتا

چاہتے ہیں۔ خود سید محی الدین جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ مُرشد کے لیے پانچ باتیں ضروری ہیں۔ وہ احکام شریعت سے پوری طرح واقف ہو' اصل حقیقت کا عالم ہو' جو کوئی اس کے پاس جائے اس کی کشادہ دلی اور کشادہ پیشانی سے خدمت کرے' حلال وحرام کو جانتا ہو' اپنے آپ کو مہذب بنائے اور مرید کے حال کا نگران رہ کر اسے راہِ حق پر چلائے۔

''غنیۃ الطالبین'' شریعت وطریقت کے مسائل پر حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظیم تصنیف ہے۔ پھر علم تصوف ومعرفت اور رموز و اسرار طریقت ومعارف قرآنی کے اسّی مقالات کی حامل ''فتوح الغیب'' ہے۔ حضرت کے تریسٹھ خطبات کا مجموعہ ''فتح الربانی'' ہے۔ آپ کے چودہ قصائد میں سے ایک قصیدۂ غوثیہ ہے جو زبانِ زد خاص وعام ہے۔

ہمیں چاہیے کہ سرکار غوثیت مآب سے اپنی محبت وعقیدت کا مظاہرہ اس صورت میں بھی کریں کہ ان کی تعلیمات سے اپنی روحوں کو مستفید و مستنیر کریں۔ ان کی تصانیف کے مطالعے سے اور ان کے ارشادات پر عمل سے اپنی زندگیوں کو صراطِ مستقیم پر چلائیں اور ان کی سیرت وکردار سے عملی استفادہ کریں۔

مثلاً ہمیں جب جھوٹ اور سچ کے دوراہے پر کھڑا ہونے کا مرحلہ درپیش ہو تو حضرت کی زندگی ہماری رہنمائی کرے۔ ہمیں یاد ہو کہ راہزن حملہ آور ہیں۔ جھوٹ سچ پر صرف صدری میں سلے ہوئے دیناروں ہی کا نہیں' زندگی کا بھی دارومدار ہے مگر حضرت غوث اعظم کی صداقت شعاری کے قربان جایئے کہ سچ بولتے ہیں..... اگر ہم اپنے ممدوح کے اس واقعے کو اپنے اذہان و قلوب میں جاگزیں کر لیتے تو ہمیں یقین ہو جاتا کہ سچ بولنے کا نتیجہ آخر کار اچھا ہی نکلتا ہے۔

کام وہ اچھا ہے جس کا کہ مآل اچھا ہے

ہم حضرت غوث الثقلین محی الدین جیلانی علیہ الرحمہ کی سیرتِ پاک کا اس لحاظ سے مطالعہ کریں کہ ہمیں ان سے محبت کا حق اپنے اعمال وکردار کی راستی سے ادا کرنا ہے تو ہمیں معلوم ہو کہ شیطان نے ان پر زندگی بھر کئی جال پھینکے مگر وہ خدا کے مقبول بندے اس کے پھندے میں نہ آئے۔ پھر اس نے انھیں مژدہ سنایا کہ تمام عمر آپ نے عبادت کی ہے اب آپ کو عبادت کی ضرورت نہیں تو آپ نے لاحول پڑھی۔ اس پر شیطان نے اپنی اصلی حیثیت سے انھیں کہا کہ آپ

اپنے علم کی وجہ سے میرے پھندے سے محفوظ رہے تو آپ نے اُس کا یہ وار بھی کند کر دیا اور فرمایا کہ میں علم کی وجہ سے نہیں محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمھارے چکر میں نہیں آیا...... لیکن ہم عبادت کے تکلف سے آزاد "صوفیوں" کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور حضرت عبدالقادر جیلانی کی زندگی سے اکتساب فیض نہیں کرتے' آخر کیوں؟

پھر ہم غوث صمدانی" کے مداح و منقبت سرا لوگوں کو دیکھنا چاہیے کہ کہیں دولت اور دنیاوی آسائشوں کے حصول کے لیے ہم اپنے ممدوح کی تعلیمات سے صرفِ نظر تو نہیں کر رہے۔ ان کی حیات پاک کے ان زریں گوشوں کو فراموش کرنے کے مجرم تو نہیں ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ مجاہدے اور ریاضت کے دوران میں دجلہ کے کنارے بیس روز کے بعد انھیں کچھ ملا تھا تو انھوں نے شام تک سب کا سب خدا کی راہ میں خرچ کر دیا تھا۔

"بہجۃ الاسرار" میں ہے کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ تلاشِ حق میں پچیس سال عراق کے بے آب و گیاہ صحراؤں میں پھرتے رہے مگر ہم میں سے کتنے ہیں' جنھیں تلاشِ حق میں ایک رات کی نیند قربان کر دینا بھی گوارا ہو۔

حضرت خواجۂ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے پہاڑوں میں مجاہدات میں مشغول تھے کہ حضرت غوث اعظمؒ نے اولیاء اللہ کی گردنوں کو اپنے زیرِ قدم ہونے کا اعلان کیا تو خواجہؒ نے خراسان میں اپنی گردن خم کر دی۔ پھر ہم غوث اعظم کا نام سن کر اپنا سرِ نیاز کیوں نہ خم کر دیا کریں۔

حضور سرورِ کونین سلطانِ دارین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہد سے لحد تک علم حاصل کرو۔ علم کا حصول ہر مومن مرد اور عورت پر فرض ہے۔ پس ہمیں دیکھنا چاہیے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے حصولِ علم کے لیے کیا کیا۔ ۱۸ سال کی عمر میں آپ جیلان سے بغداد تشریف لائے تو حصولِ علم کی خاطر بغداد میں سات سال تک علوم ظاہریہ کی تحصیل میں مصروف رہے۔ پھر ۲۵ سال ریاضت میں گزارے۔ اور پھر چالیس سال مخلوقِ خدا کی ہدایت کے لیے بسر فرمائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ "جو شخص علم کے بغیر اللہ کی عبادت کرتا ہے اس کی اصلاح کے امکانات بہت کم ہوں گے"۔

حضرت غوث اعظمؒ اپنے مقام کی عظمت کے حوالے سے لوگوں کو خداوندِ قدوس کے مقام کی طرف متوجہ فرماتے ہیں۔ ارشاد ہے:

''اے اللہ سے روگردانی کرنے والو! اُس کی طرف آ جاؤ۔ جب میرے نام کا سننا ہی دارالشفا ہے تو حق کا مقام کیا ہوگا؟''

اپنے اعمال کی حساب دہی کے لیے قیامت کا انتظار کرنا درست نہیں۔ حضرت محی الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ کے یومِ حساب سے پہلے ہی اپنے نفس کا محاسبہ کرو''۔

الغرض حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دنیا سے بے رغبتی' علائقِ دنیا سے دوری اور معرفتِ حق' طالبانِ حقیقت کے لیے مشعلِ تابندہ کی طرح جگمگاتی رہے گی۔ ان کی تبلیغ اسلام کی سرگرمیاں ہمیں سبق سکھاتی رہیں گی کہ اخلاص کی دولت سے بہرہ یاب ہونے والے ایسے کارنامے انجام دیتے ہیں جو قوموں کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جاتے ہیں۔ آپ چالیس سال تک وعظ فرماتے رہے' ہر ہفتے میں تین دن اور ان کے وعظ میں ساٹھ ستر ہزار آدمی شریک ہوتے تھے۔ حضرت غوث اعظم کا وجود علامہ اقبالؒ کے اس شعر کی تصویرِ مجسم ہے کہ

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی' ارادت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

اولیاء رحمہ اللہ کا فیضِ روحانی ان کی ظاہری زندگی ہی تک محدود نہیں ہوتا۔ دنیا ان کی رحلت کے بعد بھی بزرگانِ دین' مقربین بارگاہِ الٰہی اور شیدایانِ رسالت پناہی سے کسبِ فیض کرتی ہے۔ خدا کرے' ہم حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ذکرِ مبارک سے زندگی کی نئی امنگیں حاصل کریں۔ جن میں تبلیغ کی گرمی ہو' محبتِ رسول ﷺ کی تڑپ ہو اور خدا تک پہنچنے کی لگن ہو...... آمین!

راجا رشید محمود

مآخذ و مراجع

شاعر	کتاب
وفا وارثی	آفتاب مدینہ
ساحر صدیقی	جام حیات
عزیز لطیفی	صبح بہاراں
امید فاضلی	مناقب
سراج آفاقی	میلاد رسول ﷺ
ہارون الرشید	طوبیٰ
منور بدایونی	منور تجلیں
قمر مانچوی	چراغ طور
نسیم بستوی	بہارستان
شمیم ہمت نگری	گلدستۂ شمیم
محمد اعظم چشتی	نیر اعظم
اکرم علی اختر	اسلامی نظمیں
صبیح رحمانی	ماہ طیبہ
شمس بینسوی	تجلیات شمس
حافظ محمد مستقیم	معراج سخن
ریاض الدین سہروردی	دیوان ریاض
خادم صہبائی	ریاض فردوس
بیدم وارثی	مصحف بیدم
شاہد الوری	سخن در سخن
طیب قریشی اشرفی	جان ایمان
آباد جیلی بھٹی	میخانۂ تصور
اختر الحامدی	نعت گل
فخر الدین حاذق	چشمہ کوثر
شاد قادری	گنجینۂ نعت و مناقب
حبیب اللہ حاوی	جمالستان رحمت
بدر القادری	جمیل الشیم
امین علی نقوی	عشق محمد ﷺ
نجم بریلوی	شمع نجم
فیاض احمد کاوش	نور و نکہت
ضامن حسنی	ضامن حقیقت
انصار الہ آبادی	سراج السالکین
انصار الہ آبادی	کلام الکلام
ستار وارثی	آیۂ رحمت
غلام رسول القادری	کلیات قادری
عبد الحامد بدایونی	جذبات حامد
نفیس القادری	روح نفیس

دینی صحافت کی نظامت ۔ مرتبہ محمد [illegible]

جمیل نظر	ایقان	خاتون پاکستان (کراچی)۔ غوث اعظم نمبر
عزیز الدین خاکی	ذکر صل علیٰ	(دو جلدیں)
عزیز الدین خاکی	نغمات طیبات	السعید (ملتان)۔ غوث اعظم نمبر
طور نورانی	چراغ طور	سلطان العارفین (گنگوہ)۔ غوث اعظم نمبر
شریف امروہوی	قندیل عرش	قومی ڈائجسٹ (لاہور)۔ پیران پیر نمبر
ثاقب	-	بصیر (کراچی)۔ غوث الاعظم ایڈیشن
مظفر وارثی	دل سے در نبی تک	آستانہ (دہلی)۔ جنوری ۱۹۵۴
مظہر الدین	جلوہ گاہ	آستانہ (دہلی)۔ اپریل ۱۹۵۱
نذیر احمد علوی	حدیث عشق	آستانہ (دہلی)۔ جون ۱۹۶۶
امیر الاسلام شرقی	خواب رفتہ	آستانہ (دہلی)۔ اپریل ۱۹۵۰
حسن رضا بریلوی	ذوق نعت	آستانہ (دہلی)۔ مارچ ۱۹۵۱
جمیل الرحمٰن قادری	قبالۂ بخشش	آستانہ (دہلی)۔ اکتوبر ۱۹۵۸
احمد رضا بریلوی	حدائق بخشش	آستانہ (دہلی)۔ جنوری ۱۹۵۹
سخنوران کاکوروی	نثار احمد علوی (مرتب)	آستانہ (دہلی)۔ فروری ۱۹۶۵
اشرف علی اشرف	مسدسات اشرف	آستانہ (دہلی)۔ اگست ۱۹۵۳
حامد الوارثی	نغمۂ نور	آستانہ (دہلی)۔ جنوری ۱۹۶۱
خلیل صمدانی	گلزار خلیل	آستانہ (دہلی)۔ مارچ ۱۹۶۴
عبدالرحمان عبد	عرفان عبد	آستانہ (دہلی)۔ فروری ۱۹۶۰
حامد بخش حامد بدایونی	کلام حامد	آستانہ (دہلی)۔ اپریل ۱۹۶۴
علی محتشم نقوی	جدالاقات المستقیمہ	آستانہ (دہلی)۔ مارچ ۱۹۶۷
نقا کوثری	آیات نورانی	آستانہ (دہلی)۔ اکتوبر ۱۹۶۱

آستانہ (دہلی)۔ جون ۱۹۶۷

آستانہ (دہلی)۔ اگست ۱۹۶۷

آستانہ (دہلی)۔ جون ۱۹۵۹

آستانہ (دہلی)۔ اکتوبر ۱۹۶۰

آستانہ (دہلی)۔ نومبر ۱۹۶۰

آستانہ (دہلی)۔ جون ۱۹۵۸

آستانہ (دہلی)۔ نومبر ۱۹۳۸

آستانہ (دہلی)۔ دسمبر ۱۹۵۷

آستانہ (دہلی)۔ اگست ۱۹۳۹

آستانہ (دہلی)۔ ستمبر ۱۹۳۹

آستانہ (دہلی)۔ اکتوبر ۱۹۳۹

آستانہ (دہلی)۔ مارچ ۱۹۶۳

تاج (کراچی)۔ نومبر ۱۹۹۱

تاج (کراچی)۔ ستمبر ۱۹۹۵

تاج (کراچی)۔ اگست ۱۹۹۶

تاج (کراچی)۔ ستمبر ۱۹۹۳

آستانہ (کراچی)۔ اکتوبر ۱۹۹۲

نور اسلام (شرقپور)۔ ستمبر ۱۹۹۵

مہر و ماہ (لاہور) ستمبر ۱۹۹۰

انوار الفرید (ساہیوال)۔ اکتوبر ۱۹۹۰

انوار الفرید (ساہیوال)۔ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

انوار الفرید (ساہیوال)۔ نومبر ۱۹۸۸

الوارث (کراچی) ضمیمہ رسولؐ نمبر

استقامت (کانپور)۔ فروری ۱۹۸۱

اکرام المشائخ (ڈیرہ نواب صاحب) اکتوبر تا دسمبر ۱۹۹۳

فیض الرسول (براؤں، بستی)۔ نومبر دسمبر ۱۹۹۰

السعید (ملتان)۔ جنوری ۱۹۸۵

السعید (ملتان)۔ اگست ۱۹۹۶

السعید (ملتان)۔ ستمبر ۱۹۹۵

ضیائے حرم (بھیرہ/لاہور)۔ دسمبر ۱۹۸۵

ضیائے حرم (بھیرہ/لاہور)۔ فروری ۱۹۸۱

الہام (بہاولپور)۔ ۲۱ جنوری ۱۹۷۸

انوار الاتقانی (شکر گڑھ)۔ اگست ۱۹۹۷

نور الحبیب (بصیر پور)۔ ستمبر ۱۹۹۵

نور الحبیب (بصیر پور)۔ ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ

اور

شعرائے محترم سے ذاتی رابطے

☆☆☆☆☆

منقبتِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ

قطعۂ تاریخِ طباعت

مہِ گیلان، سرتاجِ ولایت
شہِ فقر و جہاندارِ طریقت

امامُ الاولیائے پاک طینت
مثالی دی خدا نے اُن کو عظمت

زباں سے بھی کیا، تحریر سے بھی
ہویدا اوج و اجلالِ شریعت

حیاتِ نو عطا کی مردِ حق نے
تھا جب کمزور دینِ جانِ رحمت

ہزاروں سیکڑوں لاکھوں کو اُس نے
دکھائی راہِ ایمان و ہدایت

رہا مشکل ترین اوقات میں بھی
زباں پہ اُس کی اعلانِ صداقت

کسی آمر کو خاطر میں نہ لایا
نہ دل میں تھی کسی جابر کی ہیبت

وجود اُس کا دلیلِ اوجِ اسلام
وہ بُرہانِ کمالِ دینِ حضرتؐ

وہ عالمگیر حیثیت کا مالک
جہانگیر اُس کا فیضِ علم و حکمت

مرتّب کی خُوشا راجا نے طارق
کتاب ایمان پرور خوب صورت
کیے اِس میں مناقب اُس نے یکجا
جمیل افکارِ اربابِ عقیدت
یہ اخلاص و وِلا کا ارمغاں ہے
بہ دربارِ شہنشاہِ ولایت
کریں گے پاک باطن اِس کی تحسین
سراہیں گے اسے اہلِ بصیرت
طباعت کا کتابِ خوب کا سال
کہا ہے "اوجِ مجدِ غوثِ اُمّت"

۲۰۰۴ء

سنِ ہجری میں بھی تاریخ اس کی
رقم طارق نے کی "آوازِ عظمت"

۱۴۲۵ھ

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال)

مرتّب (راجا رشید محمود)

کی مطبوعہ کاوشوں کا ایک خاکہ

تخلیقِ نعت

ورفعنا لک ذکرک۔ حدیثِ شوق۔ منشورِ نعت۔ سیرتِ منظوم۔ ۹۲۔ شہرِ کرم۔ مدیحِ سرکار ﷺ۔ قطعاتِ نعت۔ حی علی الصلوٰۃ۔ مخمساتِ نعت۔ تضامینِ نعت۔ فردیاتِ نعت۔ کتابِ نعت۔ حرفِ نعت۔ نعت۔ سلامِ ارادت۔ اشعارِ نعت۔ اوراقِ نعت۔ مدحتِ سرور ﷺ۔ عرفانِ نعت۔ دیارِ نعت۔ تسبیحِ نعت۔ صباحِ نعت۔ احرامِ نعت۔ شعاعِ نعت۔ دیوانِ نعت۔ منتشراتِ نعت۔ تجلیاتِ نعت۔ وارداتِ نعت۔ منظومات۔ نعتاں دی اُٹّی (پنجابی)۔ حق دی تائید (پنجابی)۔ ساڈے آقا سائیں ﷺ (پنجابی)۔ ۳۳ کتابیں = ۳۸۵۶ صفحات

تحقیقِ نعت

پاکستان میں نعت۔ خواتین کی نعت گوئی۔ غیر مسلموں کی نعت گوئی۔ اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا' جلد اول و دوم۔ نعت کیا ہے۔ اقبالؔ و احمد رضاؔ ؛ مدحت گرانِ پیغمبر ﷺ۔ انتخابِ نعت۔ مقدمہ ''نعت کائنات'' ۹ کتابیں = ۲۳۰۲ صفحات

تدوینِ نعت

مدیحِ رسول ﷺ۔ نعتِ خاتم المرسلین ﷺ۔ نعت کائنات۔ نعت حافظ۔ قلزمِ رحمت۔ مدحِ سرورِ کونین ﷺ۔ حُسنِ نعت۔ طرحی نعتیں۔ نعت کیا ہے؟ اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو۔ نعت ہی نعت۔ غیر مسلموں کی نعت۔ لاکھوں سلام۔ کلامِ ضیاؔ۔ سلامِ ضیاؔ۔ آزادؔ بیکانیری کی نعت۔ حسنؔ رضا بریلوی کی نعت۔ غریبؔ سہارنپوری کی نعت۔ علامہ اقبالؔ کی نعت۔ بہزادؔ لکھنوی کی نعت۔ محمد حسین فقیرؔ کی نعت۔ اخترؔ الحامدی کی نعت۔ شیداؔ بریلوی اور جمیل نظرؔ کی نعت۔ کافیؔ کی نعت۔ لطفؔ بریلوی کی نعت۔ جوہرؔ میرٹھی کی نعت۔ عبدالقدیر حسرتؔ کی

حمد و نعت ۔ حقیر فاروقی کی نعت ۔ حمید صدیقی کی نعت ۔ عابد بریلوی کی نعت ۔ وارثیوں کی نعت ۔ نعتیہ مسدس ۔ آزاد نعتیہ نظم ۔ نعتیہ رباعیات ۔ تضمینیں ۔ نورٌ علیٰ نور ۔ استغاثے ۔ موجِ نور ۔ فیضانِ رضا ۔ رسولؐ نمبروں کا تعارف ۔ حضور ﷺ کے لیے لفظ ”آپ“ کا استعمال ۔ نعتِ قدسی ۔ ۴۴ کاوشیں = ۹۲۳۷ صفحے

تدوینِ حمد

حمدِ باری تعالیٰ ۔ حمدِ خالق ۔ ۲ کاوشیں = ۳۴۴ صفحے

دیگر موضوعات پر کتابیں

راج دلارے ۔ نزولِ وحی ۔ شعب ابی طالب ۔ تسخیرِ عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ ۔ حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ ۔ احادیث اور معاشرہ ۔ ماں باپ کے حقوق ۔ میرے سرکار ﷺ ۔ حضور ﷺ اور بچے ۔ درود و سلام ۔ قرطاسِ محبت ۔ حمد و نعت ۔ میلاد النبی ﷺ ۔ مدینۃ النبی ﷺ ۔ سفرِ سعادت منزلِ محبت ۔ دیارِ نور ۔ سرزمینِ محبت ۔ تحریکِ ہجرت ۱۹۲۰ ۔ قائدِ اعظمؒ افکار و کردار ۔ اقبال قائدِ اعظم اور پاکستان ۔ میلادِ مصطفیٰ ﷺ ۔ عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت ۔ ترجمہ خصائص الکبریٰ ۔ ترجمہ فتوح الغیب ۔ ترجمہ تعبیر الرؤیا ۔ نظریۂ پاکستان اور نصابی کتب ۔ مناقبِ سیّد ہجویرؒ ۔ مناقب داتا گنج بخشؒ ۔ مناقبِ خواجہ غریب نوازؒ ۔ مناقبِ حضرت غوث اعظمؒ ۔ ۳۰ کتابیں = ۶۵۷۶ صفحے

۱۱۸ مطبوعہ کاوشیں = ۲۲,۲۳۵ صفحات

صحافتِ نعت

راجا رشید محمود کی ادارت میں شائع ہونے والے ماہنامہ ”نعت“ کی جنوری ۱۹۸۸ سے باقاعدہ اشاعت ۔ ہر شمارہ نعت یا سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی ایک موضوع پر ۔ جون ۲۰۰۴ تک = ۲۲,۵۲۸ صفحات

☆☆☆☆☆